



بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بے حد اوس خدا کو ہے سزا دہنے اشرف خاک کو سب پر کیا دہاؤ کیا اوس نثار کو کیا
 بہر طواف کعبہ رب جلیل پچھ فرماوان اور شاہ سب بے پایاں اوس سلطان عجب ارشاد گزین
 کو بجا ہے کہ جسکے کن کہتے ہی فیکون ہوا اور بموجب فرمان قضا جریاں و الیہ تو غایا البیسیا
 حمار حور و ملک کو بذریعہ طواف اوس خانہ فیض کا شانہ کے رتبہ تقرب دلا دیا اور تکریم کیا
 کہ اوس خلاق ارض و سما کو زیبا ہے کہ جسکے ادنیٰ اشارہ سے آسمان ارض و
 مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
 الْمَكَانَ ذَاتِ جَلَالٍ

مسموم ہے اور اسکے طواف اتبہاع کے باعث قلوب ظلمت اسلوب سائر ناکاموں کا پر نور ابیات
 دہی ہیگا مطوف عرش و کرسی + وہی ہے راز دارانہ قدسی + وہی ہے اگر اطمینان مشرق + وہی سید
 شفاعت کا ہے بربر + وہی ہے پیشوا سب عاصیوں کا + وہی ہے رہنما سب گمراہوں کا + اور شفا
 بسیار اور توصیف بیشمار کے متوجہ ہی ماہ آسمان ہدایت کے تارے اور ایوان پر انوار نبوت کے
 سنارے ہیں کہ جسکی ضیاء انوار محبت اور خلوص قلوب موت سے زنگ خواطر الکی عالم کا دوسرے اور
 دل تلم عالم کا سنورا و رسد را پر روی او کی باعث افسر حقی نور ایمان ہے اور موجب ترقی راہ دین اور
 ایتقان ابیات وہی تخت ہدایت کے سین دریا + وہی رکن رسالت کے ہیں امرا + وہی ہیں
 حاکم شارق حکم سولے + اور زمین کی ہے محبت سکواولے + وہی قوت دہی ہر پہلوان ہیں + جو انور
 اور ان جہان ہیں + علی فاطمہ شہر و شہر + ابو بکر و عمر عثمان و حیدر + محبت الہی سہون کی ہے مقدم
 زخم باد کو دسے ہر دم + سدا انکو رکھو تم حلقہ گوش + نکو ایک ساعت بھی فراموش + محب
 اکار ہے دایم بایمان + عدو ساری قیامت تک پریشان + آنا بعد احقر العباد ازلی سید محمد انور
 محمد متخلص عاجز کانپوری گوہر التماس کو حلقہ گوش سماعت سامعین کا کرتا ہے سہماور کس قدر حقیقت
 علی حقیقت کو اپنی زبان پر لانا ہے مخفی نہ ہے کہ یہ راقم آوارہ زمانہ چراغ خوشی + چہ بگدا اپنے وطن سے
 بکشتش آب و دانہ تلاش روزگار فرخندہ نہاد حیدر آباد میں محض خیال دہا لا سلام وارد ہو و ہا نیز چنبا
 بیکان کرے مستقیم اور جا بجا ہر صبح و مسامحت امرا و دیار و اکین و دیار کے آمد و رفت رکھی اور
 تعرف و مدارات محبت ہم ہو چنبا اور جلا امرا و کارائی و ملکی دیان کا جو نظر آپا سو محض خلاف شرع از موصول
 و فرج پایا اور ہر افراد بشر و انکا با وضوح نظر آیا فلہذا تلاش مراد اصلی سے کہ عبارت نوکری سے ہوتا
 اوٹکا یا ہرگز نہ کر دل نہ لگایا اور کتنا بعض حساب خراج جو تفہیم اکثر اصحاب صلاح گو کا کچھ بھی خیال میں
 نہ لایا کہو کہ دنیا چدر روزہ ہی آنکا کار با نذا و نذر روزگار نمودن البد کہیں دن اور کسکے واسطے آتشا ملازم
 نافرمانی کا لہجہ گردن پر لون گناہ روزانہ کیا کم ہے کہ جسکی گراں باری ایش خیمہ راست نہیں کر سکا

ہاں جو کہ کرم کرے تو سب بن آوے بہر حال اسیدوار اور نظر رحمت اور عنایت کی او سکے درکار الہی
 سیاحت اس کشمکش کے ارادہ لوٹ جانے لگے گا کہ کیا پر دل گہایا کچھ بن نہ آیا اس عرصہ میں ایام فرحت
 فرحام روانگی حج بیت اللہ کا آیا جو جوق مسلمانوں کو اوس سفر وسیلہ طہرین جاتے پایا تب ہلکویا
 دل غمیدہ نے ترغیب سفر حج کی دلائی پس باتبع آتے کہ یہ کیا و رسم فی الامر ہے مشورہ کہ لازم آیا جو
 اس شہر میں کسی کو اپنا یا دارمونس غمخوار پتیا مجبور اپنی خاطر شوریدہ اور دل خزان رسیدہ سے مشورت
 طلب ہوا و سننے ہی صلاح روانگی حج بیت اللہ کہ دارین میں کوئی امر بہتر اوس سے نہیں ہے دیا
 لہذا صرف مسمی خدا داد اپنے ہوا خواہ قدیم کو ہمراہ لیا اور رخت سفر اور پردوش آرزو نبوش کے
 رکھا اور من شیوکل علی اللہ فوجہ کو زاد را حلہ کیا اور حبیہ اللہ و نعم الوکیل کو توشہ لیا اور شہر
 بنی تہی کو جو دراصل حجاج ہے روانہ ہوا اور واسطے پر کبیہ قناعت کے جو جواد داد و عتایہ
 وہ بیان سے سیرے باہر بلکہ شرح اوسکی طالب ایک فقر ہے اسلئے تذکرہ اس ذکر کا بدو جہ
 ایک بہ خیال طوالت رسالہ و ثانی بدگمانی انسانی زمانہ او پر تعلی راقم کی ترک کر دیا اور شہر بنی تہی
 میں در آیا اور یہاں پر اکثر احباب تو دکن کی ملاقات سے لطف عجیب پایا اور خط غریب و ٹھایا اوس حلے
 میں بہ تحریریں و ترغیب بعض محبان صمیم اور دوستان مستقیم کے بخیاں کار آمدنی عزیزان شائق و پیران
 ناواقف فانی ترتیب دینا اور یکجا کرنا مسائل مناسک حج و احکام احرام و عمرہ وغیرہ مشر و معاون
 سرخ روی اور ذریعہ ذخیرہ اندوزی عقبنی کا اپنے جانا اور واسطے فوائد عوام الناس کے آسہ
 مانا و لیکن اس شہر ناشائس میں کتب فقہ اور رسائل حج کے کہاں کہ نیازاخراج مطالب
 کافی اور اعانت تالیف میں فانی ہو وے باری بہزاد رفت و فراوان مشقت چند رسائل
 مسلہ احکام الحج و مفاتیح و زاد سبل فی بیت الخلیل و رسالہ مولفہ جناب خواجہ حسن بصری
 حلیہ و رسالہ مولوی خرم علی مرحوم و دیگرے رسائل فارسی و عربی پایا و ش سے اکثر مطالب
 لا بد یہ ذہن نشین کیا اور رسائل حج کے جیسا کہ منظور دل تھا یکجا کیا اور اسے جو مجموعہ تالیف بنی

عروس مدعی کو ساتھ زبور بیان ورد و سلیس کے آراستہ کر کے کرسی نشین بنایا اور نام اسکا
کلید باب لچ رکھا اور عام فہم زبان میں کہہ کر بلا وقت اور بلا تکلف اپنا مطلب رباب حج اور
احرام وغیرہ کے احکام نکال لئے اور اوسپر عمل درآمد کریں اور اس راقم گنہگار کے حتمین
بنابر خاتمہ خیر کے براہ عنایت دعائی غراوین مخصوص حاجیان خدا پرست بمقام مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے بابام حج و طواف و زیارت کے بد دعائی خیر یاد کریں اور جو کچھ اس سالہ میں
خطایا نقصان و کمین و سکوسانہ اصلاح کے صحیح کریں اور مولف کو دیدہ تحفہ اور طبع سے نیکمین پس
اس سالہ کو ساتھ ایک عنوان اور ایک خاتمہ اور ہم فصلوں مع تتمہ اور ۱۲ افواہد اور چند نصائح پر
ختم کیا اور فوجی ترتیب دیا *

عنوان بیچ بیان فضائل حج کعبہ کے

اے بہائی مسلمانوں بخوبی گوش دل سے سنو اور جانو کہ حج وہ گناہناست ہے جو کہ احرام باندہ کر
حرم مکہ معظمہ میں طواف کعبہ کیا جاتا ہے اور وقوف عرفات اور مناسک صفا و مردہ وغیرہ بجالاتا ہے
اور کعبہ ایک گہرا معدن ہے اس کے پاس اور اسکی بزرگیان بہت بڑی ہیں اسوجہ سے کہ خلاق
عالم دو ہزار سال پہلے تخلیق ارض سے اس کے جب عرش سے کو پانی پر پیدا کیا اور اپنی نظر قدرت
سے اس پانی کو ملاحظہ فرمایا تب پانی مع زمان اور حرکت کنان ہوا اور اس سے ایک
ہووان عظیم الشان ظاہر اور پریشان ہوا اور سر بلندی غایت اختیار کیا چنانچہ اس سے خلا
عالم نے آسمان کو بنایا اور بہت قدر زمین خطہ پاک مکہ معظمہ کے اس پانی پر کثرت خلعت وجود
پایا یعنی اس کثرت کو بصورت زمین بنا کر پہیلا یا پس جب زمین مانند ایک تختہ کے ہو کر حرکت
میں آنے لگی اور جنبش بجالانے لگی تو اوسپر بارگراں پہاڑوں کا رکھا گیا اور وہ پہاڑ مہر
کیے گئے چنانکہ ان پہاڑوں سے اول ابوالقہس پہاڑ نمودار ہے بیت زمین راتوں

آمد سوم پہ فوکوت برداشتیں بیخ کوہ پہراہ اسکے بعد اوس زمین کو سر پہ ایک گہر جو بیت المعمور زبان
 ہے تعمیر کیا گیا اور اوس سے پہلے بمقابل اوس گہر کے یعنی خانہ معمور کے کوئی گہر معمور نہیں ہوا
 تھا جیسا کہ پروردگار عالم اپنے کلام ابلغ النظام میں ارشاد فرماتا ہے **اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ**
لِلنَّاسِ لِلَّذِي فِي بَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ اور جب ابو النضر آدم علیہ السلام اوپر
 زمین کے تشریف لائے سو اسی کا طواف کرتے تھے اونکے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے
 زمان طوفان میں وہ خانہ فیض کاشانہ آسمان چہیم پر قرار پایا سو اوس وقت سے اب تک روزانہ
 فرشتے جداگانہ یعنی مکی بعد دیگرے اوسیکے طواف میں مصروف رہا کرتے ہیں یوں جس صفت
 نے آج طواف کیا وہ روز دیگر باز رہا گیا پہر بعد جانی اوس خانہ مغطیہ کے مسجد و تمام نبی علیہم السلام
 فلک چارم بار دیگر نگران واجب الاذان آفرینندہ جان کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بدل
 بیت المعمور کے اس خانہ کعبہ شریف کو تعمیر کیا اور معمور عبادت ہوئے پہر بعد ضایع ہو جانے
 اوسکی بنائے کے تیسرے بار قوم حرم جو قبیلہ از قبیل حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سلسل سے
 تھا بنایا تھا پہراہ اسکے بعد پیرتبہ چہارم سہمی عمالقبہ بادشاہ مصر و شام باہام سلطنت خود بنوایا تھا زبان
 پس ہمزنبہ پنجم قبل از بعثت آن حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ قریش نے حسب آثار
 خود حطیم کو کعبہ سے الگ کر کے تیار کیا پہر بار ششم عبدالمد بن زبیر نے بزمان حکومت مکی کی
 نبی صی قریش کو ٹوڑ کر موافق آرزوی آن حضرت علیہ السلام مطابق بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کے تعمیر فرمایا تھے حطیم کو اندر کعبہ پہنچایا اور اوس میں دو دروازی ایک جانب مغرب اور تانی
 طرف مشرق کے بنایا اور مردان صدور اور مرد کو تنگی اور تکلیف سے بہرہ کو نہ وسیلہ آرام اور بجا
 بطرز آسان کے دیکھایا پہر بار ہفتم باہام حکومت مکہ مبارک حجاج بن یوسف نے اپنا تصرف
 پا کر اون دروازوں سے در مغربی کو بند کر دیا اور حطیم کی طرف دیوار توڑ کر حطیم کو باہر کر کے جہاں
 پہلے تھا وہاں سے اوٹھایا کہ اب کعبہ شریف اسی بنا پر ہی قائم و ایم کہ حکمت الہی یوں ہیں

افرض مطابق بنا رکھ کر تشریف کے طواف کے لیے بھی سات تہ طویلینے سات بار قرار پایا اور اس کو نہایت بزرگیان عطا فرمایا اور بنا برتھصال خوبان دارین کی جای پاک اور برگزیدہ کو نین بنا یا کہ لطف عجیب و رخصت غریب و سکا دل حج کرنے والے اور اعتکاف بجالانے والے سے پوچھا چاہیے یہ شرط ہے کہ لڑائی محض آسٹے پیدا کرنے نیکو کار سے دارین کے بندوں کے لیے آراستہ کیا گیا اور بنا برتھصال دایمی کے اس کے جو رحمت میں آبادی مکہ کو شاد آباد کیا الحق کہ بالخصوص مکہ مکرمہ بہترین اور روشن ترین سرزمین سائر زمین سے نزدیک خلاق ارض کی ہے اور کعبہ معظمہ بزرگترین اور عظمت گزین خانہ تمامی شہر مہاو خانہ اسے روی زمین سے برج تراور فضل اور حسن مشہور ہے اور پروڈگار عالم اپنے کلام پاک میں بہترین مزید خوبان اس کی بنا فرماتا ہے بلکہ زاید از لب آیت میں بزرگیان اس کی اور بڑائی ان بیان کرتا ہے اور اس کے فضیلت میں جناب حضرت رسول ثقلین حبیب عالمین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے فرمایا حدیث ارشاد فرماتی ہیں کہ حدیث اس سے افزون ہے اور گنتی اور احاد سے بہر حال بیرون تہوڑی حدیثوں کے ترجمہ اس مقام کے رسالہ ہذا میں مذکور لکھے جاتے ہیں واضح ہو کہ اول حدیث یہی ہے کہ پیام ہجرت از مکہ جانب مدینہ منورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فیض ترجمان سے اپنی ارشاد کیا حدیث بالتحقیق بہترین شہر مہاو و دوسرین زمین مہاو نیکو ترین خانہ بنا نو پیش خلاق عالم کی ہے پس اگر ایسا نہ ہوتا کہ مشرکین عرب مجبور نہ کرتی ہرگز ہرگز زمین تہہ سی بیرون آدم نہ کہنا حدیث فرمود آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق بہترین مہاو بروی زمین اور دوسرین شہر مہاو نزدیک خدا تعالیٰ مکہ معظمہ ہے اور نیچے اس کے تمام روئی زمین کشیدہ دوم اس لیے نام اس کا ام القریٰ ہے یعنی مادر سب کانون کی بنایا اور پہلے جو پہاڑ روی زمین پر بنا یا گیا وہ جیل ابوالعبیس کہلایا اور اول جس گروہ نے طواف زمین مکہ مکرمہ سے زینت پائی ملک میں حق سبحانہ تعالیٰ نے دو ہزار سال قبل پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی فرشتہ ایسا

نہیں ہے کہ ساتواں آسمان سے زمین پر نازل ہو کر یہ کہ وہ زیر عرش غسل کرے اور فردوسی
 حرم میں پہر نزول فرماوے مکہ معظمہ میں کہ طواف بجالاوے ساتھ مرتبہ اور آگے مقام ابراہیم
 علیہ السلام کے دو رکعت نماز ادا کرے پھر اپنے کار مفوضہ پر رہی ہوتے حدیث فرمایا انہیں
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی پیغمبر اپنی قوم سے کہیں نہ تھا گا مگر جو بھاگا وہ مکہ معظمہ میں در آیا اور
 تا فوت اپنی تن بعبادت الہیہ دیا حدیث فرمود آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ حوالی
 کعبہ مکرمہ میں قبر تین ہزار تن از پیغمبران کہ ہمہ لوگ شدت گرسنگی کی اوٹھائی اور الم ہر گوشت کھینچ
 ہوتے روز میدان صبر میں پہونچے ہوئے یہاں تک کہ وفات پاوین اور قبر حضرت اسمعیل
 علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ مادر شریفہ اونکی علیہا السلام بیح منہجر کے سینے در حطیم کہ جانب
 تاودان کعبہ کی ہے اور ہر ایک پیغمبران کہ جب کو سی قوم سے اون کا ایمان نہ لانا
 اور الزام دروغ گوئی کا اونکو قیامت وہ لوگ اپنی قوم سے گریزان ہو کر نزول اجلال مکہ مکرمہ میں
 فرماتی اور بعبادت الہی تا وقت فوت اپنی مصروف بجان دل ہاکرتی ہر حدیث فرمایا آن سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج یا عمرہ میں مر جاوے وہ بلا حساب و بدون عقاب کے
 درون بہشت آرام پاوے حدیث فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت اسمعیل بن حضرت
 ابراہیم علیہما السلام نے حج درگاہ حق تعالیٰ کے شکایت گراے مکہ کی فرماتی تب وحی شریف آئے
 کہ ہم کشادہ کرتے ہیں تیرے واسطے بہشت سے ایک بہشت کہ نسیم بہشت نام نکواوس دروازہ
 آتی رہے قیامت تک نقل ہے کہ ایک روز جناب میر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
 نے اپنے ہمراہیوں سے ملاقات کی سب نے عرض کیا کہ آپ کہاں سے تشریف لاتے
 ہیں ارشاد فرمایا کہ دروازہ بہشت پر تھا حالانکہ اونپر ودان کعبہ کے کترے دعا کرتے تھے
 حدیث وارو حدیث ہے نہیں جانتا ہوں کہ کوئی شہر ابراہیم کی زمین پر ہے کہ خدا تبارک و تعالیٰ
 نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہو کہ فلاں نے موضع میں نماز پڑھو الا کہ کہ اوس جاگہ فرمایا اقمہ میں قائم ہو

اور نہین جانتا ہوں کسی شہر کو روی زمین پر کہ بحر دیکھنے کے عبادت لکھی گئی
ہے اور اجر پہنچی مگر مکہ معظمہ *

فصل اولیٰ بیان میں فضیلت حج کے

اسی بہائی مسلمانوں نے جو نبی جانو اور بد رستی ہو شوش گوش سنو کہ حج منجملہ ارکان خمسہ اسلام ہے کے
ایک رکن عظیم ہے فرض عین ہے ہر افراد مرد اور عورت مسلمان حرّہ عاقل بالغ و صاحب
اضابطہ پر اجتماع شروط متذکرہ آئندہ کے تمام عمر میں ایک بار منکر حج کا کافر ہے بلا اختلاف
اور عبادتوں میں حق تعالیٰ کی یہ عبادت عظیم تر ہے پس یہ مجرد قدرت ہونے کے جو شخص
اوسکی ادا میں آمادہ اور کمر بستہ نہ ہو و یگا بڑا گنہگار ہو گا کیونکہ یہ تہی قدرت یعنی استعداد
حج فرض ہوتا ہے اور وہ مالدار مفروض حج حدیث فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی
باوجود پانے قدرت اور موجود ہونے زاد راحلہ کے حج نہ کیا اور مر گیا تو بلاتفاوت موت
اوسکے مانند موت یہود اور نصاریٰ کی ہوگی پس مقام عبرت اور جای خوف ہے کہ
کیسی و عید سخت اور حکم کثرت نسبت تبرک حج بنا تبارکان کے وارد ہے پر ظاہر کہ ناک
حج بہتر نہایت بد قسمت اور عاقل بکفران نعمت ہے اور تخصیص اہل یہود اور نصاریٰ سے
دربارہ موت کے ایسا واضح ہوتا ہے کہ وہ لوگ بھی اہل ملت اور صاحب کتاب ہیں پر او
مطالب عمل درآمد سے بے نصیب بلکہ ساتھ فریب ابلیس کے قریب حدیث امام دامی
روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس لفظ کے کہ جو کوئی
ممنوع الحج نہین ہے بسبب عذر عدم موجودگی اسباب برفع حاجت ظاہر ہے یا جبر سلطان
جابر و یا از حدیث بیماری وغیرہ برابر ہے کہ وہ مرنے بعد چھوڑے مے خواہ ترنا حدیث
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی حج نہ کرے اور بھی وصیت نہ کرے حق سبحانہ

قبول نہ کرے روز قیامت میں کوئی عمل اوسکا حدیث فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مقدور رکھے حج کرنے کا استطاعت ظاہر ہے اور ہر طور مفروض ہے پیر وہ حج کرے یا نہ عزیمت حج کے اور مر جاوے تو بلا دلیل اور حجت مرسل یہودی اور نصاریٰ کی حدیث فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو کوئی نہ حج کرے یا وصیت حج کرنے کو وہ مرے حق لگاے روز قیامت میں کوئی عمل اوسکا نہیں قبول کریگا اور اس مقدمہ میں روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس شخص کو مال ہو اور استطاعت حج کی رکھتا ہو سو وہ بدون اداسے حج کے اپنے حال پر مر جاوے سو در اوے کا آتش دوزخ میں یہ لفظ میں مرتبہ ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج کرنے کی ہودے اوسکو بہت تنہائی اور تعبیل ضرور ہے حدیث فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلے بنا بر حج یا عمرہ یا واسطے خوا اور مر جاوے عین راہ میں لکھا ہے خداوند کریم واسطے اوسکے اجر غازی و حاجی و متمم کا اور اسباب میں بعض روایت میں کچہ زاید ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال اوسکے واسطے لکھا جاوے حج اور عمرہ اور غزا زاد الحج میں حدیث قدسی سے نقل کرتے ہو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ اسی بندہ میرا نئے میں صحت دی اور وہ ہمہ معاش کو تہہ و تبرج کیا پیر پانچ سال گذرے کہ تو میری طرف ہل گیا میری عظیم فضیلت اور بزرگ رحمت اور اکل نعمت سے میری نا امید ہوا سو ایسی حدیث سے بعض بعض نے دلیل پکڑی ہے کہ بعد پانچ سال کے حج فرض ہے بعض حج بعد پانچ سال کے عود کرنا ہے یعنی بعد پانچ سال کے حج کرنا لازم ہے واللہ اعلم بالصواب حدیث فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ایک ساعت خاص بر خدا و برای رسول خدا بنا بر عظمت کعبہ و دی بجانب کعبہ کے بیٹھے عنایت کرے ثواب اللہ تعالیٰ اوسکو مانند لوں ثواب جو کسی نے حج کیا ہو عمرہ لایا ہو ہما د کیا ہو اور گھوڑے راہ خدا میں دوڑائے ہوں اور روزہ رکھے ہو حدیث فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اول نظر رخت کی اللہ تعالیٰ او چاہے کہ

فرماتا ہے جس کسی کو طواف مین یا نماز مین یا مسجد مین دیکھے وہ یا روی کعبہ کردہ سو بخشن دینا
 فی سبکو ملائکہ عرض کریں کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ایک جماعت وہ جو سونے مین حکم سے صادر
 ہوگا کہ اون سبکو بھی داخل کین بخشش کے ہوتے مین حدیث فرمایا ان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ جو کوئی مکہ شریف مین روز شہر مبارک رمضان کا رکے عطا کرے خدا تعالیٰ اوسکو توبہ
 سو نہراہ ماہ کا کہ غیر مکہ مین روزہ رکھا ہو اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام کی برابر ہی کرنی ہے ساتھ
 نہر رکعت کی جو غیر اوس مسجد کے ادا کی ہو ہے اور جو کہ جماعت ساتھ ادا کرے نماز وہ مجتہد
 ہے ساتھ ایک سو پچیس نہر نماز کے بجائے ایک لاکھ پچیس نہر حدیث فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جو کہ پانچ ماہ رمضان کو مکہ مین اور سارے مہینے کا روزہ رکے اور نماز رائج
 اور نماز شب ادا کرے اور جو کہ چاہے سو ہے پڑھے عطا کرے خلاق عالم تواب و سکو
 سو نہراہ رمضان کا کہ غیر مکہ ہو وے اور دیوے اللہ تعالیٰ بعد دہر روزے کی مغفرت
 اور شفاعت اور بعد دہر روزے کے درجہ بہشت مین اور بعد دہر روزے کے ثواب ازاد
 بندہ کا حدیث فرمایا ان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ مین رہنا بہت بہتر ہے بلکہ
 بڑی سعادت اوسکی ہے جو چاروب کشتی مین کعبہ کے مصروف رہے اور بہت نیک نیتی
 اوسکو نصیب ہے جو بخوبی آداب اوس مکان رفیع الشان کا بہر حال ملحوظ اور مد نظر رکھے
 اور کاش اگر باختیار خود اطلبے نیا اور خطوط نفس کے بدون ضرورت باہر ہوئے وہ بلا ثواب
 میدان شفاوت دورے اور خواجہ حسن بصری علیہ الرحمٰن نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں جانتے
 کہ کوئی شہر روی زمین پر ایسا ہے کہ جہاں پر ایک عمل خیر کے بدلے مین سو نہراہ جزا لکھی جاوے
 سوا می مکہ مکرمہ اور نہرونگ فرماتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ اوپر روی زمین کے کوئی شہر ہے
 کہ جہاں شہر ابرار اور مصلحا اختیار ہو غیر از مکہ شریف کے وہاں شہر ابرار آب زمزم ہے
 اور مصلحا اخبار زینا و دان پھر فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ کوئی شہر اوپر روی زمین کے ہے

کہ حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو امر کیا ہے کہ نماز کرو الا کہ مکرمہ فقہاء حدیث فرمایا کہ بہشت ہے
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر گزرا مکہ مکرمہ کے صبر کرے ایک ساعت تو دو رکعت نماز
اوسکے بدن کو آتش دوزخ سے ہزار سالہ راہ سے اور قریب کرے خدا تعالیٰ بیچ بہشت کے
دو بہشت سالہ راہ سے حدیث فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مکہ مکرمہ میں فرجاوے بعد
باندھنے احرام حج کے یا عمرہ کے اوٹھاوے اوسکو اللہ تعالیٰ روز قیامت میں بلا حساب
عذاب اور حکم دیو گناہ گاروں کو کہ خلق جلی آوے بہشت میں جدہ سے چاہے اوسے حدیث
فرمایا جناب بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی روزہ ماہ رمضان شریف کا مکہ منظر میں رہے
اور نماز تراویح اور تہجد ادا کرے پروردگار عالم اوسکو ثواب ہزار ماہ کا جو غیر مکہ کے ہوئے
جہاں روزہ رکھے اور ایک کعت نماز مسجد الحرام میں برابر ہے سو ہزار نماز کے غیر مکہ کے اگر
جماعت نماز ادا کرے ایک کعت محبوب ہوگا ساویسویس بچپن ہزار رکعتوں کے بعد ہر روز کے
اوس سے مغفرت اور شفاعت اور رحمہ در بہشت اور ثواب بندہ آزاد کرنے کا پاؤں گناہ حدیث
جو کوئی ایک روز مکہ میں بیمار پڑے حرام کرنا ہے اللہ تعالیٰ آتش دوزخ کی اوسپر حدیث فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کہ اوپر سختی مکہ مکرمہ کے صبر کرتے ہیں اوسکی شفاعت روز قیامت میں بدر
سارک و تعالیٰ کے میں کرونگا حدیث فرمایا جناب بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ہو کہ مکہ
اور مدینہ آویسوں کو پاک کرنا ہے گناہوں سے جیسا کہ پاک کرنا ہے ہٹھ لوہی کا لوہے کو اوسکی
اہل مکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک خاصوں سے ہیں اور ہمسایوں سے اور بہترین وادی باوادر
حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے جو شخص کہ نماز پڑھے بیچ ہجر یا بیچ برابر در کعبہ کے وہ گناہوں سے
پاک ہو جاوے گا اور بہترین چاہ ہامی سے چاہ زفرم ہے اوسپر نظر کرنا انہی ہے نفاق سے
اور جو کوئی کہ بانی اوسکا پیچہ جس نیت سے اللہ تعالیٰ وہ مراد اوسکی بر لاتا ہے بہشت
فرمایا جناب بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی تمہیں نظر کرنے لبوی کعبہ پر اوسکے گناہوں سے پاک ہو جائے گا

اکثر تہ اور آئینہ بخش دیئے جاتے ہیں روز قیامت میں اور ہمیشہ امان میں اللہ تعالیٰ کے لگا
 حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر کعبہ شریفہ کے نگاہ کرے بدو
 طواف اور ادائی نماز کے وہ فاضل تر ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے عبادت کی سارے
 غیر مکہ کی اور جو کوئی ادا کرے مثل روضہ کے اور جانا چاہیے کہ حضرت ابوالفضل آدم علیہ السلام
 تا ذات بابر کات جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جس قدر پیغمبران گذرے
 ان سب نے حج بیت اللہ کا کیے ہیں اور حج ایگلے امتوں پر فرض ہونے یا نہ ہونے
 میں علماء کا اختلاف ہے پس قول اصح یوں ہے کہ فرض نہ تھا اور بحر العمیق میں درج ہے
 کہ مشروعیت حج کے آدم علیہ السلام کے وقت سے اگلی امتوں کے حق میں تھے چنانچہ
 حضرت آدم علیہ السلام کے دو ہزار سال قبل سے بلا یک بیت اللہ کا حج کرتے تھے ملا علی قاری
 نے شرح مناسک متوسط میں تحریر کرتے ہیں کہ علماء کا اتفاق ہے فرض ہونے میں حج
 کے اوپر سائر پیغمبران سابق کے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہی تھا پر لاؤ
 امتوں پر فرض نہ تھا اور بلا لازمی اور قطب لدین وغیرہ رحمہ اللہ مکہ معظمہ کے احوال میں یوں
 قلم زن ہیں کہ امتان سابق نے احکام حج کے بطور نفل کے ادا کرتے تھے پر امتان مرحوم
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حج فرض ہوا اور اکثر علماء و نکات قول اوپر فرضیت حج کی یوں ہے
 کہ حکم حج کے فرض ہونے کا ہجری سنہ کے چھ سال بعد نازل ہوا ہے اور بعضوں نے
 کہا کہ بعد آٹھ سال کے سال نوین میں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بایام قیام مکہ مکرمہ کے
 کوئی سال حج ترک فرمایا ہے چنانکہ حافظ ابن حجر نے فتح الباب میں لکھا ہے اور قول بعض
 کا یہ ہے کہ آپ نے ایک بار دو بار حج شریف کیے ہیں شریعت سفر السعادت میں مذکور ہے کہ حج
 کرنا آپ کا بایام قیام مکہ کے حسب عادت قریش کے تھا اور حبیب آپ مدینہ منورہ میں رونق
 بخش پہنچے اس کے بعد حج فرض ہوا نب سے حج کی فرضیت ثابت ہوئی دسویں سال

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ بہتر لوگوں کے جنکی گنتی بعلم الہی ہے بنا بر حج مکہ شریف کو تشریف لیکئے
 پر ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ لوگ ایک لاکھ ۴۰ ہزار تھے اور حضور پر نور نے حج کیا ہی
 وہ قرآن تھا کیونکہ قرآن افضل بنے حج تمتع اور افراد سے یہی قول جمہور کا ہے فرضیت حج کی
 قرآن اور حاجت سے ثابت ہے چنانچہ شکات شریف میں جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے واسطے خدا کے بڑے
 اور نے غرض اور باز رہے جملہ منہیات یعنی دروغ گوئی و لغو پردازی و غیبت نوازی اور غمازی
 اور بیہودہ گوئی اور فضول گفتاری اور از تکلم لارفت و لافسوق سے تو پاک کرتا ہے
 خدا تعالیٰ اسکو ایسا گناہوں سے جیسے جسے اوسکو اوسکی مان اور اسی حدیث کو روا
 کی ہے بخاری اور مسلم اور بھی دیگر احادیث میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 کے وارد ہے صاف فرمایا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کا دوسرے
 عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہوں کا جو اون دونوں کے درمیان میں ہوں اور حج مبرور
 کے صراحت میں بروایت بخاری اور مسلم کی یوں واضح ہوتا ہے کہ مبرور وہ حج ہے
 کہ جسمین کسی طور کا گناہ سرزد نہواور نپایا جاوے اور بھی مبرور مقبول کہتا ہے اور علما
 مقبول کی یہی ہے کہ حج کرنے والے سے بعد حج کے پھر گناہ صادر نہو بلکہ پہلے سے اوسکا
 احسن پاک ہووے یعنی خلاف احکام شرعیہ کے مرتکب اور پابند جیلتا یا صریحاً نہو پہلے
 بلکہ ایسا ہماگے جیسے فحشاء سے گامی اور نیک کاموں میں جاہد اور راغب ہے
 شریف میں وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ روزانہ ایک
 میں رحمت واسطے خانہ کعبہ کے کرامت فرماتا ہے از انجملہ ساۓتہ بنا بر طواف کرنے والوں کو
 اور چالیں واسطے نماز پڑھنے والوں کے اور میں واسطے انکے جو اوپر کعبہ کے نگاہ اور نظر
 رکھتے ہیں حدیث فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حج کرنے والے اور عمرہ

لانے والے درگاہ میں اللہ تعالیٰ کی پہنچنے والی ہیں اگر خاص کسی اپنے پیغمبر اور اہل
 مانگے تو اللہ تعالیٰ اسکو قبول نہیں فرماتا ہے اور جو اپنے گناہوں سے امرزش چاہے
 تو انکے گناہوں کو بخش دیتا ہے روایت کی حضرت عباس بن مرواس نے کہ حدیث تھی
 میں وارد ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے دعا کی عرفہ کے دن عرفین
 بوقت مغرب واسطے بخشائیں گناہان امتان خوش جواب آیا رب الجلیل سے کہ میں نے
 بخشائے ان سبکے گناہوں کو مگر حق العبادہ اپنے بعد حمد پر داری جناب احدیت جلتا
 کی دعا فرمائی کہ پروردگار تو دے سکتا ہے مظلوم کو جنت اور ظالم کو بخشش اور سب کچھ جواب دے
 نہوا اگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرد لفظ میں تشریف لائے اور صبح کی وقت پہ دعا کی
 سود عار انکی قبول ہوتی اسوقت آنحضرت صلعم تبسم ہوئے تب جناب ابو بکر صدیق اور
 عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور میں عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپکی ہنسی کا وقت
 نہ تھا اس منہ کی کیا سبب ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کا دشمن ابلیس نے جب عار کی قبولیت کی
 اور میری جلد امتوں کے گناہوں کی بخشائیں کی خبر سنی تب چلایا اور پیچھے ہٹا کہ ڈالا اور گرتے
 وزاری کرنے لگا یہ حرکت اسکی دیکھ کر مجھے ہنسی آتی تھی اس حدیث کی ابن ماجہ اور وہ
 بسند طرانی اور حکم ترمذی اور عبد اللہ بن احمد اور علی بن نوعلیٰ اور ابن ماجہ سی اور یحییٰ بن
 بن مرواس سے اور جو شخص بارادہ حج و عمرہ کے اپنے گھر سے نکلے اور راہ میں مر جاوے
 تو اجر اسکا اللہ تعالیٰ پر ہے جیسا کہ اسنے خود فرمایا ہے من یخرج من بیتہ ماجراً الی اللہ
 ورسولہ یمیرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ جو شخص بنا برج جہم کے گھر سے نکلے اور راہ میں مر جاوے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے واسطے
 ثواب حج کا قیامت تک اور جو کوئی بنا بر عمرہ کے گھر سے نکلے اور مر جاوے تو اللہ تعالیٰ
 ثواب عمرہ کا قیامت تک واسطے اسکے تحریر فرماتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے مقرر

کتاب ہے ایک فرشتہ جو وہ اوس موتی کا ناب ہو کر اوسکی طرف سے تاقیاست حج کیا کر گیا روایت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو کوئی بارادہ حج یا عمری کے گھر سے نکلے اور راہ میں مر جائے تو وہ شخص بلا حساب و کتاب آخرت کے بہشت میں جلدی چلا جاوے گا فقط ۔ ۔ ۔

فصل دوم بیان میں شرط حج کے

اسی بہائی مسلمانوں پنجابی جانو کہ ان شرط کی تین قسم ہیں قسم اول شرط وجوب ہے جس سے حج فرض ہوتا ہے اور وہ اوپر سات رکن کے قرار پایا پہلارکن مسلمان ہونا و سربالغ ہونا تیسرا قائل ہونا چوتھا آزاد ہونا یعنی غلام کسی کا نہ ہو دس پانچواں قدرت زاد راہ پر رکھنا یعنی اتقد زاد راہ ہوئے کہ آتے جاتے فراغت سے خراج کرے اور سواری اور کمانے پینے میں تمنا نہ ہو اور اہل و عیال کو اپنے خرچ معقول تا مراجعت کے دیجاوے قرضدار نہ ہو بہر حال فارغ لہال ہووے چھوین زمان حج کا ہونا یعنی ماہ شوال و ذیقعدہ اور دس دن و بیچہ کے کل دو ماہ ایوم اور ہی زمان حج ساکنان قریب اور بعید کے مقرر رہیں لازم ہے کہ وہ لوگ انہیں دنوں میں اپنے گھروں سے نکلیں اور جو کوئی حج پر مفروض ہو اور جملہ اسباب مایحتاج پر قادر ہووے اور شاید اوسکو کسی دوسری ضرورت میں خچ کر دیا تو حج لازم نہیں ہے ساتویں تندرست ہونا مضر نہ ہونا قسم دوم وہ شرط ہے جنہر فضیت حج کی موقوف الیہ ہے اور جملہ فیود حج کے منحصر ہوں اس شرط کو شرط قونی بھی کہیں اسکی چار قسم ہیں قسم اول لمن راہ بہر طور نہو بنا بر اسالیش جاز مال کے قسم دوم وہ شخص عازم ممنوع الحکم سلطانی اور مجبوس اور خالیفہ نو قسم سوم اگر عورت ہو تو وہ اپنے شوہر یا کسی شخص مجرم کے ساتھ ہوئیے جسکے ساتھ نکاح حرام ہو اور خنثی شکل کا بھی حکم عورت کا ہے قسم چہارم عورت زمان عدت طلاق یا فوت شوہر خود کی نہو پس بحالت استحباب شرط بالا شخص مشروط پر لازم ہل واجب ہے کہ بدات خود یا بحالت محضر عاجز ہے

اور مغذوری دایمی کی نیابتاً اسے حج کرے اور جو کسی وجہ سے نہیں کیا تو وقت مرنے کے اپنے وارث سے بنا براد اسے حج کے وصیت کرے اور برخلاف اسکے کرنا حج واجب اور تو اسکی گردن سے بارج کران یا کسی طور سے نہیں اور ترا اور بخوبی واضح ہو کہ حج کوئی مالدار ہی اور چند روزین بنادار ہو گیا اور بینا ہی وہ نابینا بن جائے یا صحیح ہی مریض ہو جائے یا تندرست ہی بیمار بن گیا ان جودہ سے بھی فرضیت حج او انکی فمہ سے ہرگز ساقط نہ ہوگی پس اس صورت میں جسے خلاف وزری کی اور تخیل شرط ادا اسکے حج میں بند ہی نہ کی اور وہ مر گیا تو موت اسکی ساتھ موت یہود اور نصاری کے اور مجوس اور زرتراکی ہوگی حدیث امام ترمذی از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو مالک در احوال لایق جانے بیت اللہ کے ہوا اگر اس نے حج کی تین ادانکیا تو کچھ فرق نہیں ہی کہ وہ شخص مے یہودی و نصاری الحفیظ یہ کیسی وعید سخت اور تغلیظ سخت ہی حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی باوجود ہونے غیر مفروض اور ہونے مفروض کے ادا اسکے حج کیا اور اس کے بعد او سپر شرط وجوب حج کے پائی گئے حج ثانی او سکو لازم نہیں ہی کیونکہ حج اسلامیہ جو کہ عمر بہرین ایکبار فرض ہی وہ ادا ہو چکا ہی اوس شخص سے الاچار شخص اس کو چہر باہرین یعنی متثنی نابالغ غلام دیوانہ کافران چاروں کو بار دیگر حج فرض ہی حدیث شریف میں وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے اپنی ماں اور باپ کے واسطے تو لکھتا ہی خدا تعالی واسطے اس کے حج مخصوص اور دیگر حج بنا برادر و پدر اسکی پس فرمایا حضور نے کہ ایک حج بہتر ہی مقبول دینا سی اور جو کچھ دنیا میں حدیث شریف ثانی جو کوئی کہ واسطے مردہ کے حج کرے بدون اتس بات کے کہ وصیت کیا گیا ہو نجس لکھتا ہی پروردگار عالم واسطے اوس موتی کی ایک حج اور واسطی حج کرنے والے کے شرح قسم سوم کی وہ شرطین میں کہ جسکے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا ہے اسکی چار قسم ہیں اول قسم علان ہونا کافر کا حج خواہ فرض خواہ نفل درست نہیں ہے

قسم دوم احرام باندہنا بدون احرام کے کوئی افعال و ارکان حج کا صحیح اور درست نہیں ہوتا اور
قسم سوم ہونا ایام حج یعنی ماہ شوال و ذیقعدہ مادہ یوم ذیحجہ واسطے طواف قدوم اور سعی حج کی
مگر طواف قدوم و سعی بدون ایام مذکورہ کے واسطے حج کے صحیح نہیں ہے، لیکن فقط و اس
طواف اور سعی عمرہ کی درست ہے قسم چارم ہونا مکالمہ یعنی مسجد حرام کا واسطے طواف کو اور
ہونا میان صفا و عمرہ کا بنا بر سعی کے پُر ضرور ہے اور واسطے وقوف یعنی ٹھہرنے کی میدان عرفات اور
واسطے جمع کرنے نماز اور عصر کے مقام مزدلفہ اور بنا بر جمع کرنے نماز مغرب اور عشا کی
جائے بنا بر سعی حمار اور حرم بنا بر بیح ہدایا کے واقع ہو کہ یہ ہر مقام مخصوص ہے واسطے
انجام ہر کام مذکورہ بالا کے سوای اون مقام کے محل درآمد اون کاموں کا جائز اور صحیح نہیں

فصل سوم بیان فرائض حج و احرام اور واجبات و مستحبات و مکروہات و محرمات و منفسدات کے

ای سلسلہ انون بخوبی جانو کہ اس فصل میں سات قسم ہیں پہلا قسم فرائض حج اور احرام میں کہ اس میں
دو شکل ہے شکل اول بیان میں فرائض حج کہ یہ حقیقت متعلق ہے سات تین ارکان فریضہ کے
رکن اول باندہنا احرام کا بدو طریق پہلے شرط حج ہے لہذا تقدیم اس کے اور پہاہ ہا سے
حج کے جائز ہے ثانی رکن حج ہے مثلاً کوئی نابالغ بعد استن احرام کے بالغ ہوا پھر واسطے
حج کے اسکو احرام باندہنا پُر ضرور ہوا ورنہ اسے حج بدون استن احرام ہرگز نہیں ہوتا
اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ تو رکن حج ہے پھر تقدیم ہا ہا سے حج پر نا جائز اور
یوم وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا عرفات میں نوین تاریخ کو ماہ ذیحجہ کی یعنی زوال یوم مذکور ہے تا فجر و سکن
اوس ماہ تک قبل طلوع آفتاب کے اگرچہ ایک ہی ساعت ہو سہ یہ فرض ہے سوم طواف تبارک
کہ اسکو طواف الفضا بھی کہتے ہیں بقدر چار بار کے فرض ہے باقی باقی تین بار واجب ہے بخلاف امام شافعی
مقتدہ ہیں علیہ کے نزدیک اوس کے ساتوں بار فرض ہے اگر ان تینوں فرض سے کوئی خبر پائی

و جب کہ محاصل کے پہر جاوین اور احرام باندھ کے اپنے کو پہونچا دین ورنہ دم لازم جائیگا اور بنا بر ارباب لئے کہ واسطے احرام حج کے تھامے زمین حرم کے میقات پہنچنا افضل ہے کہ اپنے گھر کے دروازے سے احرام باندھنا اور نزدیک بعضوں کے زمین سے احرام افضل ہے اور حطیم افضل تر اور واسطے عمرہ احرام باندھنے کو تمام زمین محل میقات ہی۔ لیکن حطیم افضل ہے نزدیک امام خیفہ رحمت اللہ علیہ اور مقام حجرانہ نزدیک امام شافعی حرار علیہ کے بسبب قیام مکہ بنیت اقامت یا غیر اقامت کو کو قیون کے حق میں یہ حکم ہے ہر اگر باندھنے محل کے سے واسطے حج کے یا حرم سے عمرہ کے لیے اور یہ تقاضا حرم سے حج کے واسطے تو لازم ہے ہر شخص کو پہر جاوے اور احرام کو اس کے مقام میں باندھ دے ورنہ گناہ کار ہو دیکھا اور دم لازم ہوگا اور جو آفاقی کہ زمین حرم کے میں آئے گا ارادہ رکھتا ہے جو بغیر احرام کے میقات سے گزرتو واجب ہے کہ پہر کر اسی میقات پر یا دوسرے میقات پر آوے اور احرام باندھ کر جاوے وگرنہ دم لازم ہوگا اور جو منفات ہے اگر احرام باندھ دے وہاں سے تو میقات پر پہر کر آدمی احرام باندھ گیا ہو یا نہ ہو تبلیہ کہتا ہو میقات سے پہرنے وقت تبلیہ نہ کرے تو اس پر دم لازم آتا ہے اور جو کوئی آفاقی حج کا ارادہ رکھتا ہو احرام باندھ دے اور میقات سے گزرے اس کے بعد حج کی موت کا اندیشہ ہو تو میقات کو بجاوے لوٹ کر یکبارہ اسی جگہ سے احرام باندھ کر حج ادا کرے لیکن اس پر دم لازم ہوتا ہے اور جو کوئی آفاقی اپنے راہ کے میقات کو پہونچ کر دوسرے میقات پہونچ کر احرام باندھ دے تو بھی جائز ہے دم لازم نہیں آتا ہے اور جو کوئی آفاقی میقات سے گزر کر عمرہ کا احرام باندھ دے بعد اس عمرہ کو فاسد کرے تو اس عمرہ کو قضا کرنا لازم ہے البتہ قضا کے جو دم کے اس پر میقات کے گزرنے کے سبب واجب ہونا ساقط ہوتا ہے اور یہی حکم اس کو ہے جو کہ میقات سے بڑھ گیا اور احرام حج کا باندھنا پر فاسد کیا اس کو یا وہ حج فوت ہو اور جو آفاقی کہ حج کا ارادہ نہیں رکھتا ہے اگر بدول احرام کے میں جاوے تو واجب ہے

اوسپر کہ بجالا دے حج یا عمرہ بغیر احرام کے دخول کے سے پہر جو اوستے احرام باندھا وہین پر حج یا عمرہ کا اور میتقات کی طرف پہر کر لگیا اور اس حج یا عمرہ کو اذا کیا تو ادا می وجوب ہو گیا لازم آیا اوسپر دینا دم میتقات کا باعث ترک حق اوستے کے اور جو اوستے میتقات میں آ کے یا احرام باندھا اس حج یا عمرہ کا جو کے حین بغیر احرام کے دخول سے اوسپر واجب ہوا تھا اور اوستے اذا کیا تو واجب داسو گیا اور دم سے جاتا رہا یا احرام باندھا حج فرض یا نذر یا نفل کا یا عمرہ نذر یا سنت کا اور اذا کیا اوستے سال تو روا ہوتا ہی پر اوستے ضمن میں جو باس حج یا عمرہ کا جو کو حین بغیر احرام کے داخل ہونے سے اوسپر واجب ہوا تھا اگرچہ اسکی نیت نکرے اور دم ہی ساقط ہوتا ہو یا اذا کر کے حج فرض یا نذر یا نفل وغیرہ کو دوسرے سال میں تو ادا نہیں ہوتا جو جب اس حج یا عمری کا جو کے حین احرام باندھنے کے داخل ہونے سے اوسپر لازم ہوا تھا بلکہ چاہیے کہ اسکو علیحدہ اذا کرے فقط اور قسم ثانی کے دو جز ہیں یعنی ایک اگے رکن ہے اور دوسرا شرط ہے اور رکن کی دو صورتیں ہیں ایک قولی و ثانی فعلی قولی جیسا کہ ساتھی نیت کے کیا پر بلیہ زبان سے کہنا یعنی باوازل بند اور فعلی یعنی تقلید کرنا بدنی کو نیت کے ساتھ اور چلا آنا اوستے کو ساتھ لب کر حج کے ارادے سے اور شرط یہ ہی کہ پہلے بلیہ کرے کی نیت کرنا حج کی یا عمری کے با دو نون کے تقلید اسکی متصل ہووے ایسی لفظوں سے کہ جس سے اوستے کی تعظیم ہووے مگر لبیک اللہم لبیک تا آخر پونا نیت ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلیہ فرض نہیں بلکہ نیت کافی ہے پر جو شخص نیت کر کے ساتھ اوستے ایک بار بلیہ کہے گا تو محرم ہو جاوے گا پر بلیہ کہے مانہ کہے اور اگر بد نہ بھیجا تو محرم نہیں ہوتا اوستے سے جا کر نکلے مگر متع اور تارن بد نہ بھیجی سے محرم ہو جاتے ہیں پر اوستے کی نیت پر تمام رسوم بیان واجبات حج اور احرام کے کہ اوستے کی بھی ہو شکل ہے شکل اول بیان وجوب حج میں ایسا ہوا اور ان مسلمانان نہا نو حبلہ وجوب حج کے ۲۷ میں پہلے نجا وز نکرنا سو اوستے

احرام باندھنے وقت مگر تقدیم ہو تو جائز ہے اور افضل دو تہ سے سعی
یعنی چلنا صفا و مزدہ کے درمیان اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
سعی رکن حج ہی تیسرے صفا سے آغا کرنا بھی قول صحیح ہی
چوتھے سے عذر کو سعی پیدل کرنا یا پنجویں وقفوں کرنا عرفات میں نوٹین و حج
کو زوال سے لیکر بعد غروب آفتاب تھوڑی رات گزرنے تک چھٹے شب
باش ہونا مزدلفہ میں عید کی رات کو اگرچہ ایک ہی ساعت ہووے اور اکثر شب
رہنا سنت ہے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے واجب ہی ساتویں
وقت ٹھہرنے کا مزدلفہ میں دسویں تا یارب کے طلوع فجر سے تا برآمد آفتاب
ہے درمیان اسکے گو کہ ایک ہی ساعت ہووے آٹھویں پڑھنا نماز مغرب کو نما عشا
کے ساتھ ملا کر مزدلفہ میں سکو جمع تاخیر کہتے ہیں نوٹین رمی جمار یعنی
کنکری پھینکنا تین روز یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ میں دسویں نگاہ رکھنا ترتیب حجرہ عقبہ کی
رمی اور حلق کی درمیان یعنی اول رمی حجرہ عقبہ کے کرنا بعد سر منڈوانا
واجب ہی مفروج اور قارن اور متمتع پر لیکن ترتیب درمیان حلق اور طواف
زیارت کے واجب نہیں بلکہ سنت ہے اور اس طرح ترتیب
سنت ہے درمیان رمی اور طواف زیارت کے گیا تھوین جن روزوں
میں رمی جمار کرنا ہے انہیں دنوں میں کرنا بار تھوین سر منڈانا یا بال کترانا
پاؤں کا احرام سے نکلنے وقت تیر تھوین سر منڈانا یا بال
کترانا وقت معین اور مکان معین میں یعنی جہرم اور ایام
مخیر معین میں جو دھوین طواف کرنا حطیم کے باہر
سے بدین طور کہ حطیم طواف کے اندر آ جاوے شرع
کرنا طواف کا حج اسود سے بعض عالموں کے نزدیک قول صحیح

سنت ہے جیسا سنتوں میں مذکور ہے شروع کرنا طواف کا اپنے سیدے طرف سے طہارت سے طواف کرنا فرض ہو یا غیر فرض یعنی حدیث اکبر اور حدیث اصغر سے پاک رہنا حالت طواف میں ستر عورت کرنا یعنی جس بدن کا چھپانا نماز میں زین و عورت کو فرض ہے اور سکو چھپانا اگرچہ ستر عورت فرض ہے لیکن طواف واجبات سے ہے پیاوہ یا طواف کرنا نے عذر کو بعد ہر طواف کے پڑھنا دو رکعت نماز طواف صمد کرنا کہ اسکو طواف و واج اور طواف رخصت بھی کہتے ہیں اور واجب ہے اور آقائی اور یتقانی کے طواف زیارت ایام نحر میں کرنا اے عید کے روز اور دو روز اور اسکے بعد رمی حمار کو فوج پر مقدم کرنا قارن اور متتابع کو بھی کرنا ہدیہ کا قارن اور متتابع پر مقدم کرنا قارن اور متتابع کو اوپر حلق کے فوج کرنا بھی کرنا ہدیہ کا ایام نحر میں قارن اور متتابع کو عرفات سے امام کے ساتھی نکلنا پس حکم واجبات کا یہ ہے کہ ترک کرنے سے کسی ایک واجب کے خوار عذاب ہو یا سو اسلئے جانتا ہو یا نہ وجہ صحیح رہتا ہے والا عذر ترک کرنے سے گناہ اور کراہت بخیر اور خوف عذاب کا ہے اور دم لازم آوے گا اگر بغیر عذر شرعی کے ترک کیا ہو ورنہ نہیں پر عالموں نے اشتنا کیا ہے ان واجبات سے چار واجب کے تئیں کہ اگر وہی ترک ہو جاوے بغیر عذر کے تو بھی دم لازم نہیں ہوتا لیکن گنہگار ہو گا کیونکہ انکے وجوب میں اختلاف ہے اے ایک بعد طواف کے دو رکعت نماز مقام ابراہیم وغیرہ میں ادا کرنا و ستر تاخیر کرنا نماز مغرب کو دو رکعت میں واسطے جمع تاخیر کے تیسرا شب بابتی کرنا و دفعے میں چوتھے شروع کرنا طواف کا حجر اسود شکل دوم وجوب احرام کے بیان میں کہ بیعت متعلق بہ دو گوشت کے ہے پہلا میثاق یا اول سے پہلا کی جگہ سے باندھنا احرام کا دوسرا دور رہنا ممنوعات سی احرام قسم سوم بیان میں منہج اور احرام کے اور وہ شامل ہے اوپر دو شکل کے شکل اول میں بیان منہج ج کے واضح ہو کہ سنن ج کی بہت ہیں مگر وہ جو مکرہ ہیں پندرہ میں ۱۔ طواف قدوم کرنا ہے آفات پر جو مکرہ ج ہو

یا قارن نہ سکے پراور بضر و عمری پراور نہ شمع پر نہ شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے کہ سب آئیں
صحیح اور بات اوٹھانا حجر اسود کے مقابل تکبیر کہنے کے وقت شروع طواف میں اور ہر دو بار تکبیر
اول اور تہمین ہر طواف کے اور واضح ہے کہ روایت میں وارد ہے کہ طواف میں پہلے سلام ادا کرے
وسلم نے کہ حجر اسود میں ہے خدا تعالیٰ کا اور زمین کے کھدکھانے میں کہیں اور اور اس کے ساتھ نماز
سب اس طور پر کہ جیسے اس میں بلوران میں معصوفہ کرتے ہیں اور تہمین کے کہیں یا چھتہ
سرور عالم صلعم کا ہوا پس اس نے بات حجر اسود میں پہنچا یا کہ گواہیت ساتھ خدا اور حبیب خدا اسو
علیہ وسلم کے کیا حدیث ثانی کہ حجر اسود تمام ابراہیم علیہ السلام میں جو کوئی آوے اسے مس کرے اور اسے
روز قیامت میں افزائش بزرگی میں مثل کوہ ابوقیس کے ہونگے اور ہر ایک ان میں سے ایک کو
انکسین اور زبانیں عطا ہونگے کہ وہ گواہی دینگے جو اسے ملے ہیں اور اسے دیکھیں اور اسے دیکھیں
کی وفاداری کی ہے اسے اسو کہ جس دن بنا برحق کے ابولایات حدیث ثانی کہ اگر کسی نے حجر
نہرے روی زمین پر شہت سی مگر حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ السلام اور جو وہ نہوتے کہ شہت
زمان جاہلیت میں اسے اسکو اپنے ہاتھوں سے چھوتے نہتے واسطے اسے بیکار
طلب شفا کرتے تھے کہ وہ بیمار شفا پاتے تھے خطبہ پڑھنا امام کا میں جائیں گے کہ خطبہ میں تاریخ
کو دوسرے عرفات میں تاریخ بعد زوال کے مسجد عمرہ میں تہذیب احبابین الامارچ کوئے جانا کو
سے منا کوہ تاریخ کو بعد نماز فجر کی سٹ نماز پنج وقتہ ادا کرنا منامین آٹھویں کی ذیل سے لیکر
روز عرفہ فجر تک سٹ عرفی کے اکثر شب منامین رہنا سٹ جانا سٹ عرفات کو عرفہ کی روز
طلوع آفتاب کے بعد غسل کرنا عرفات میں سٹ عید کی اکثر شب مرویہ میں رہنا سٹ
عید کے دن آفتاب طلوع ہونے کے آگے مرویہ سے منا کو جانا سٹ عید کی شب نہایت
۱۲ اتورنا الطح میں کہ سبکو محض یہی کہتے ہیں منا سے کے کو آنے وقت اگر چہ
ایک ہی ساعت ہو سٹ ۱۳ کہ راہ دے کے اول کے تین مرتبہ منامین اس طواف میں کہ سبکو

لہذا جی ہوتا ہے انھیں طواف کرنا کہ جسکے بعد سعی ہے اگرچہ طواف حج یا عمری کا
 ہو وہ اسے انھیں طواف کے معنی پادراؤ سنائیوں کہ وہ اپنی طرف کی بغل سے کے نیچے سے نکال کر بائیں
 کندھے پر رکھ دے۔ جلد توجہ ہو یا طرف وقوف عرفات کے بعد ادا کرنے نماز ظہر و عصر کے
 سجدہ شکر میں جمع تقدیم سے پہلے اس میں تاخیر کرنا مکروہ ہے پس حکمت کا یہ ہے کہ عمدہ ترک کر
 سے اس کے گناہ سے اور خوف شباب کا اور عمل مکروہ نیز یہی ہوتا ہے لیکن دم یا عقدہ اس کے
 ترک سے لازم نہیں آتا ہے شکل دوم بیان میں عین احرام کے اور وہ آٹھ ہیں پہلی حج
 ہینوں میں احرام حج کا باندھنا ناول سے کہ وہ مکروہ نیز یہی ہے خواہ حفظ نفس کی قدرت
 ہو یا نہ ہو برخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ اس کے نزدیک احرام حج کا سواے شہور
 حج کے درست نہیں ہے لیکن بغیر احرام عمری کے دوسرے اپنے شہر کی نیقات
 کے پاس سے احرام باندھنا تیسرے غسل یا وضو کرنا واسطے احرام حج یا عمری سکے اگرچہ حیض
 اور نفاس والی عورت یا نابالغ لڑکا ہو وہ چوتھے دو کپڑوں سے زائد نہ پہنا ایک چادر یا
 انگلی یا پنجوین خوشبو لگانا بدن کو آگے احرام کے کپڑوں کو کہ وہ جائز نہیں ہے جب اس کا
 اثر باقی رہے چوتھے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کے وقت ساتویں تلبیہ کہنا الفاظ ماسورہ سے
 بدون زیادت اور نقصان کے ان الفاظ میں آٹھویں جب تلبیہ کے تین تین بار پکار کے کتنی
 جانا اور اسکو درود پر ختم کرنا قسم چہارم بیان میں استحبات حج اور احرام کے یہ ہے دو شکل پر ہے
 شکل اول مستحبات حج میں جانا چاہیے کہ حج کے مستحب نے شمار ہیں و لیکن چند مستحب
 جو ضروری ہیں وہ زبان فہم پر جلوہ گر ہوتے ہیں پہلے مفرد حج کو فح کرنا مکروہ ہے کا ہے
 غسل کرنا کے میں داخل ہونے کے وقت جو اتفاقی ہو سے غسل کرنا فرض ہے میں جانے کو
 سکھ اور اتفاقی ہر دو کو سے جبل رحمت کے نزدیک عرفات میں وقوف کرنا ہے آنحضرت صلیع
 وہاں ٹھہرے ہیں سے نماز ظہر و عصر کو جمع کر کے طہر کے وقت عرفات میں اسکی شرطوں سے کیا

جسے جمع تقدیم کہتے ہیں۔ ۷۔ دعا کرنا کثرت سے عرفات میں اور بلعید کے کثرت سے موقع ان میں۔ ۸۔ ٹھہرنا عرفات میں پچھلے امام کے یا اون کے قریب رہنے یا بائیں طرف۔ ۹۔ نحر کے روز فجر کے وقت ٹھہرنا مشعر الحرام میں جو ایک جگہ ہے فرض ہے میں اگرچہ سب جگہوں کے موقف ہے سو اسے بطن محشر کے۔ ۱۰۔ نحر کے روز فجر کی نماز مشعر الحرام میں ادا کرنا۔ ۱۱۔ اس نماز کو اول وقت تاریکی میں ادا کرنا۔ ۱۲۔ نحر کے روز رجمی محاذہ عقبہ کے کرنا بعد طلوع آفتاب کے اگرچہ آگے اس کے بعد طلوع فجر کے جائز ہے۔ ۱۳۔ طواف زیارت دسویں تک کرنا۔ ۱۴۔ طواف کرنا عورتوں کو رات وقت پس یہ سب حکم مستحب ہیں کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اگرچہ کم سے فعل سنت کے ثواب سے اور ترک میں اس کے کچھ گناہ نہیں اور دم یا قصد لازم نہیں آتا ہے ستم احرام کے بھی بسیاری ہیں مگر جو ضروری ہے وہ لکھا جاتا ہے واضح ہوئے پہلے قبل احرام کے غسل کرنا اور بطل نفل کے اور زیر ناف کے دور کرنا اور مویہ کترانا اور ناخن کٹنا اور دم بنیت احرام غسل کرنا اگرچہ بنیت مطلق کافی ہے سو دم چادر اور لنگی نہی سفید و مہوتی ہوتی ہو چہارم نفلین پہنے کو جائز ہے پر کفش عربی و ہندی بھی درست ہے پنجم نیت زبان سے کہنا دل سے کہہ کر نیک بعد ششم نیت کرنا بعد نماز کے مصلیٰ پر بیٹھ ہوئے ہتھ بلند آواز سے بلعید کہنا مردوں کو مگر سجدہ حرام میں اس بندہ کے۔ ۷۔ بلعید کثرت بولنا بلکہ ارادہ کرنا بہر حال وہر آوان اور درہر مکان مخصوص بعد نماز فرض یا نفل کے بعد پہلے پہر کو اور صبح و شام اور سواری پر چڑھتے وقت اور اترنے وقت اور سوتے اور جگنے اور بازار میں چلتے وقت اور باہام ملاقات کسی قافلے کی اور اترنے چڑھنے مکان بلند کے انرض اس سفر کے احکام مانند نماز کے احکام کے ہیں جیسا کہ درمیان دو رکعتوں کے کہ لکھ کر پڑھتا ہے مدام و روزبان ایسا چاہے کہ گھر ہو یا بیٹھا ہو یا لیٹا ہو یا چلتا ہو یا سواریا پیدل اور ٹھہرنا وضو ثانی وضو جنب ہو یا حیض یا نفسہ لیکن طہارت بہر حال میں اونے تر ہے سوائے قضاے حاجت کے کہ مکروہ شہ ہے۔ ۱۵۔ باندھنا

احرام میقات کے آگے آنا فرائض کو بشرطیکہ ممنوعات احرام سے نیچے نہ باندھنے احرام سے پہلے اگر عورت منکوحہ ہمراہ ہے تو لوہے کے ساتھ صحبت اور ملاقات کرنا احرام سے نیچے کی نیت کرنا وقت حج فرض کی نیت کرنا اگرچہ فقیر ہو ۱۱ یا ایم باندھنے احرام کے ذکر کا تلبیہ بین اول ہجرت یا عمری یا قرآن کو جیسا کہ لَتَبَّيْكَ حَجَّةً يَا لَبَّيْكَ بِعَمْرٍو كَالْبَيْتِ بِحَمْرٍو وَحُجَّةً ۱۳ درود پڑھنا بعد تلبیہ کے افضل درودوں سے درود تشہد ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے ۱۴ اور دعائیہ ماسورہ پڑھنا لیکن درود اور دعائیں آواز کو پست کرنا ۱۵ تلبیہ بولنا کوئی چیز خوشتر آنے وقت بعدہ اللہم لا عیش الا عیش لا خیر الا خیر ۱۶ درمیان تلبیہ کے سلام اور کلام کرنا اور کمانہ کمانا اور پانی نہ پینا ۱۷ تلبیہ کہنے والے کو سلام کرنا قسم خیمہ شمشیر بیان مزہ مکروہات و محرمات حج اور احرام کے آٹھ انہیں بھی دو شکل بنے شکل اول مکروہات و محرمات حج میں جانا چاہیے کہ اس مکروہات و محرمات کی بھی دو طرح ہے اول تحریمی و دیگر تنزیہی واضح ہو کہ ترک واجب سے حج مکروہ تحریمی ہوتا ہے یعنی قریب ہجرام کے اور ترک سنت سے مکروہ تنزیہی ہوتا ہے یعنی قریب بجلال کے اور ان کے سوا جو چند مکروہات اور بین اونکو بھی بیان کیے دینا ہوں وہ یہ ہے پہلے رجمی کرنا وہاں کے بڑے چوے کنکروں سے کہ جسکو لوگ پہنک چکے ہیں ۱۸ دوسرے رجمی کرنا کنکروں سے مسجد کے تیسرے رجمی کرنا ان کنکروں سے جو تحریمات رجمی کے گھٹلی سے پڑی ہوں چوتھے تو رباڑے کنکر کو چوٹے کنکر بنانے کو بنا برجمی کے پانچواں احرام سے نکلنے وقت پاؤں سر کے حلق یا فصر پر کھٹا کرنا چھٹے شب باش ہونا عرفہ کی شب کو منا کے سوا کسی دوسری جگہ میں اگرچہ کے ہو کہ پس عمل مکروہات سے ثواب کم ہوتا ہے مگر یہ خوف عذاب لگا ہے ناک سنت ہو کہ وہ کو ملے اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں آتا ہے مگر ترک وجوب سے خوف عذاب کا اور لازم ہو دم کا ہے اور جو چیزیں احرام کے بعد ممنوع ہیں وہی چیزیں حج میں حرام ہیں شکل دوم مکروہات

ومحرمات احرام میں کہ وہ یوں بین لینے مکروہات احرام کے ترک کرنا مستحسن کا ہے۔ لیکن ان کے
 کے مکروہات یہ ہے بدن سے میل پاک کرنا اور بالوں کو کھنکھانا اور سر اور ڈاڑھی اور تمامی بدن کو
 سر کے پتے اور صابون وغیرہ سے دھونا اور سر اور ڈاڑھی اور تمامی بدن کو کھلانا جو مال تو
 کا خوف ہو وے اور چادر کو گنڈھی لگا کر باندھنا اور قبعا اور عبا اور جبہ اور لبیا وہ کا نہ سے پر ڈھانا
 اور لنگ کے ایک کنارے کو دوسرے کنارے سے گرہ دیکر باندھنا اور سوئی اور گھٹا
 اوسکو باندھ کر لٹا اور خوشبو مانند سبزہ وغیرہ مگے سو گھنٹا اور اوسکو چھونا اور غطار کی دوکان میں
 خوشبو سونگنے کے ارادے سے ٹھہرا اور بدن میں کسی جگہ کڑی سیلے بغیر عذر کے پٹی باندھنا اور کھو
 کے پردوں میں داخل ہونا جو منہ اور سر کو لگے اور ناک اور ٹھڈھی در رخسار کو کپڑے
 دہانیا اور خوشبو ملا ہوا کمانا کمانا اور اوند ہی منہ تکیے پر سونا فقط مگر خوشبو مشابہ تو نہ لگنا
 وغیرہ کے کہانی میں ملی ہو کہنا درست اور جائز ہے فقط اور محرمات احرام کے وہ بین ایک کرنا
 ترک و اجبات احرام کا ثانی ترک نہ کرنا احرام کے ممنوعات کو جسکا ذکر فصل محرمات میں الگ آوگا
 تلغی عمل میں لانا قسم بہتم بیان مفسدات حج اور احرام کی یہ وہ نوبل شکل و اس کی ہے واضح ہو
 جماع کرنا و قوف احرام باندھ کر عرفات کے آگے حج ہے اور طواف کے پہلے عمرہ میں اور جو کو
 حج میں ایسا فعل کرے تو حج اوسکا باطل ہوتا ہے اور اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہیں ایک
 یہ کہ کبریٰ فوج کرنا دوسرے باقی افعال حج کے وقوف کی طواف و لٹائیاں اور اگر تیسرے
 قضا کرنا اس حج کو دوسرے سال حج کا احرام باندھ کر اور جو کوئی شخص وقوف عرفات کے
 بعد اور طواف زیارت کی پہلی جماع کرے تو حج اوسکا فاسد نہیں ہوتا لیکن فوج کرنا اونٹ یا گاو
 کا لازم ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت لینے چار شرط فرض کے بعد جماع کیا تو کوئی چیز لازم نہیں
 ہوتی ایک یہ فائدہ ہے قابل یاد رکھنے کہ ہے اسے جو کوئی حج کا احرام باندھے ہے سبقت
 طبعیہ کے ولیکن جرات ثلثہ کے رمی کے وقت موقوف کرنے اور طواف قدوم طواف

زیارت میں دعوات مانگوڑہ پڑھنا چاہیے *

فصل چہارم بیان میں حج کے آداب میں

ایسی بھائی مسلمانوں بخوبی جانو کہ آداب حج میں کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے ادا سے
 دیوں سے فارغ البال بہر حال ہووے اور مردانا اور صاحب خرد کے مشورہ سے ^{تبع}
 آئیہ کر کے شاور سم فی الامر کے نکلنے کا وقت تجویز کرے اور دو رکعت نماز استخارہ با سورہ اخلاص
 ادا کرے دعا استخارہ بموجب حدیث کے پڑھے بعدہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور
 جن لوگوں کو اوس نے رنج پہونچایا ہو تو اسے معافی چاہے اور جو عبادات کہ قضا ہوئی ہوں
 او کو ادا کرے اور اپنی تقصیر پر نادم ہووے اور ریا اور فخر اور عجب اور اپنی بڑائی کا ہرگز
 کچھ بھی خیال نہ کرے اور نفقہ حلال کے حاصل کرنے میں بہت کوشش کرے کیونکہ مال حرام
 سے حج کیا جاتا ہے مقبول نہیں ہوتا اگرچہ فرض اور تر جانا ہے لیکن ساقط ہو جاوے گا اور
 جو مال شہیہ ہے تو بہتر ہے کہ قرض لیکر ادا ہی حج کرے اور اوس مال شہیہ قرض کو ادا
 کر دیوے حج صحیح ہوگا اور فقی صالح ہم پہونچا دے مگر قراتبی سے اجنبی رفاقت میں
 افضل ہیں اور اپنے اہل و عیال کی واسطے نفقہ رکھے آپ بخاطر جمعی و خوشدلی سے
 روانہ ہووے اور راہ میں اندر جل جلالہ کا ذکر بہت کیا کرے اور زہد اور تقویٰ کے لباس
 سے بخوبی آراستہ ہو اور غیظ اور غصہ کو دل سے نکال دیوے حاصل حسن اختیار کرے
 اور شکل رزائل کو چھوڑ دیوے اور لوگوں کی باتوں کی برداشت کو اپنے عین حلم اور وقار کا
 ہار بنا دیوے اور دکلمات لائینی اور بہودہ گوئی نکرے اور قبیح کاموں سے دست بردار
 ہووے اور اس سفر مبارک کی تجارت سے خالی کرے اور اسباب زائد خرید نہ کرے
 اور زوارہ میں غیر کو شریک نہ کرے اور پنجشنبہ کے دن اور بعض نے دو شنبہ کے دن بھی

لکھا ہے گہر سے نکالے اور اپنے اہل و عیال کو رخصت کرتے وقت ان کی تسنین دعا کرے اور
 دنیا سے سفر کرنے والے کے بطور پر سفر کرے اور گہر سے نکلنے کے وقت دو رکعت نماز
 قنل ادا کرے یہ دعا پڑھے **اللّٰهُمَّ بِكَ اَنْتَ تَنْتَرُکُ وَالْبَیْکَ تَحْجَمُ وَبِکَ اِعْتَصَمْتُ**
وَعَلِیْکَ تَوَكَّلْتُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ تَقْوُ وَاَنْتَ لِحَیَاتِی اللّٰهُمَّ اِکْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ وَ
مَا اَزْهَمَّنِیْ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ عَزَّ جَلَّکَ وَ لَا اِلٰهَ غَیْرُکَ اللّٰهُمَّ زَوِّدْنِیْ
اَلتَّقْوٰی وَ اَشْفِ لِّیْ ذُنُوْبِیْ وَ وَجِّعْ لِّیْ اَلْخَیْرَ اِنَّمَا تَحْتَمُّ اللّٰهُمَّ اِلَیَّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
وِغْتَاۃِ النَّفَرِ وَ کَاۡثَرَةِ الْمُتَغٰیبِ لَکُمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ سوچے منظر فی الاھل و المال
 اور جب گہر سے نکلتے دعا پڑھے **بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ**
تَسْتَکْوِیْ عَلٰی اللّٰهِ اللّٰهُمَّ وَفِّقْ لِّیْ مَا اَسْتَحِبُّ وَ رَخِّصْ لِّیْ وَ اَحْفَظْ لِّیْ السَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ بدہ آیت الکرسی اور
 اخلاص اور معوذتین الکیا بار پڑھے اور سواری سے نکلتے کہیا وہ چلنے سے افضل ہے اور
 جب سوار ہووے کہے **بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَعَلَّ اللّٰہُ لَیْلَہُ اللّٰہُ نَا لَاسْلَامَ وَ عَلَمْنَا الْقُرْآنَ وَ مَنَّ**
عَلٰیْنَا اِجْمَعِ صَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنیْ فِیْ خَیْرٍ اُمَّةٍ اَخْرَجَ النَّاسَ
سُجَّانَ الْاِنِّ سَخَّرَ لَہَا مَا کَانَ لَہُ مَقْرَبِیْنِ وَ اَنَا لِیْ رَبِّ الْمَقْبُوْلُوْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فصل نچہم بیان عین کی

بہائی مسلمانوں اس بات کو گوش دل سے سنو کہ عمرہ حج اصغر ہے یعنی چھوٹا حج اور اس کے بھی
تفصیل نہایت از حد ہیں جیسا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا جانا سب ل
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ **الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَحَجَّاتِهِ** یعنی ایک عمرہ دوسرے
عمرے تک کفارہ ہے ان گناہوں کا جو درمیان میں اون دونوں کے ہوں اور حدیث
شریف میں وارد ہے **فَلَا تُمْتَرُ بِحَجَّةٍ** یعنی تین عمرے مانند ایک حج کہے ہیں

ایک روایت میں آیا ہے عُمَرُ ثَانِ كَحَجَّةٍ لَيْنِے دو عمرے مانند ایک حج کے ہیں یہ حکم غیر رمضان کا ہے ولیکن رمضان میں ایک عمرہ مسل ایک حج کے ہے جیسا حدیث شریف میں وارد ہے عُمَرَةُ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ الْخَلِيلُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اور سنت موکدہ بھی اسی تمام عمر میں ایک بار نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عمر میں ایک بار فرض ہے ولیکن زیادہ اس سے مستحب ہے بلکہ اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر پانچ دنوں میں جائز نہیں لینے روز عرفہ اور عید و تشریق کے دن میں احرام عمری کا باندھنا مکروہ تحریمی ہے شرط عمری کا احرام ہے جیسا کہ حج کے لیے اور اسکا طواف ہے بہ قدر چار بار کے اور واجب اسکا آخر کے تین درتے طواف سے اور سعی اور طلق اور قصر ہی ہر چ طواف اور سعی اور طلق اور قصر کیا تو احرام نکلا شرطین اور قصرین اور چہلین و سینین وغیرہ کی وہی ہیں جو حج کی ہیں جیسا کہ جو چیز احرام میں اور طواف میں اور سعی میں اور طلق میں حج کے فرض اور واجب اور سنت اور مستحب اور حرام اور مکروہ ہیں وہی سب چیزیں اس میں بھی واجب العمل ہیں اور ممنوعات اور مباحات وغیرہ احرام عمری کے کجیہ مانند احرام حج کے ہیں بہر حال ان دونوں کے جملہ احکام ایک ہی ہیں کچھ فرق نہیں ہے مگر فرق..... و سب چیزوں میں ہے حج اور عمری میں سو یہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے پہلے عمرہ فرض نہیں برخلاف حج کے ثانی یہ کہ عمری کو کوئی وقت معین نہیں یہاں تک کہ تمام عمر جائز ہے سوای پانچ دن کے یعنی عرفہ و عید و تشریق کے کہ ان دنوں میں مکروہ ہے برخلاف حج کے اسکا وقت معین ہے تیسرا عمرہ فوت نہیں ہوتا بخلاف حج کے کہ وہ فوت ہوتا ہے چوتھا عمرے میں نہ وقوف عرفات کا ہے نہ وقوف مزدلے کا اور نہ شب بashi ہے فردے یعنی اور نمازین اور نہ رمی جہاز ہے اور نہ جمع کرنا دو نمازوں کا اور نہ خطبہ ہے بخلاف حج کے کہ اس میں سب چیزیں ہیں پانچوں عمری میں طواف قدم نہیں اگرچہ عمر آفاتے ہوئے چٹا بعد عمر کے طواف و داع نہیں گو کہ

اہل عمرہ آفاقی ہووے اور ارادہ سفر کا رکھے بخلاف حج کے مگر بدھون کے نزدیک عمری میں بن طواف وداع واجب ہے ساتھ ان واجب نہیں ہوتا کسی حیانت سے عمری میں دن کرنا توٹ یا گای کا بخلاف حج کے کہ اسمین وہ جنابت سے واجب ہوتا ہے ایک احد اہل بیلین میں جاء کرنے بعد وقوف عرفات اور آگے طواف زیارت ہکے دوسری جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کرنے سے اٹھوان میقات عمری کا لکے و اتون کھن میں تمام زمین حل ہے اور میقات حج کا اول کو حرم ہے بخلاف آفاقی کے اور میقاتی کے کہ میقات اولکا دونوں اجرام کے لیے ایک ہی ہے نوان عمری میں طواف شروع کرنے کے وقت تلبیہ موقوف کیا جاتا ہے بخلاف حج افراد کے اور اقران اور منع کے کہ اسمین جمرہ عقبہ کے رنی شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے دسوان واجب نہیں ہوتا ہے صدقہ جنابت طواف میں عمرہ کے جب تمام شوط یا اکثر باقل بے وضو یا بے غسل ادا کیا ہو مگر دم بخلاف حج کے کہ اسمین اگر جنابت کیا ہو طواف زیارت میں اقل شوط بے وضو یا بے غسل ادا کرے اور اعادہ اسکا طہارت سے نہ کیا ہو کہ اس صورت میں صدقہ لینے ادھی صاع واسطے ہر شوط کے واجب ہوتا ہے اور یہ فرق طواف جنابت ہونے سے ہے پہر اگر غیر طواف میں جیسا سعی میں عمری کے جنابت ہو تو اسکا کم ورج کی سعی کا حکم ایک ہی ہے اور منسہ عمری کا حجام کرنا احد اہل بیلین میں پہلے ادا کرے پھر شوط طواف عمری سے ہے پہر اگر البسا فعل عمری میں کیا تو اس پر تین چیز واجب ہوتی ہے ایک بکری فوج کرنا اور دوسرے باقی افعال عمری کے ادا کرنا تیسرے پہر دوسرے بار احرام باندھے اس عمری کو قضا کرنا

فصل ششم بیان میں ممنوعات کے

واضح ہو کہ اسمین چہ قسم ہے قسم اول احوالات ناجائز میں وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص حرام

حج خواہ عمری کا یا نذر ہے تب اس کو بہر طور لازم ہوگا کہ دو رے رے رفت اور فسوق اور جدال سے
 جیسا کہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **مَنْ قَرَضَ مِنْ يَوْمَيْهِ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقًا وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ**
 معنی رفت کے صحیح قول سے ذکر کرنا جماع کا اور شہوت خیر بانیں رو برو عورتوں کے کہتا ہوا
 مردوں کے اور فسوق جمع ہے فسق کی اور فسق سے مراد گناہان سے ہے اور وجہ مخالفت
 کی عین احرام میں یہ ہے کہ احرام بحالت گناہ کے بدرجہ کسی اور وقت کے گناہ سے اور
 مراد جدال سے یہ ہے کہ بہا حتی لڑائی کٹنا کو گون سے بزر و نفسانیت و نامہمی خود پس از تکاب
 سے ان چیزوں کے دم لازم نہیں ہوتا ہے و لیکن قریب سخت گناہ گار ہوتا اور حج قبول
 نہونے کا اندیشہ ہے عدم اجابت پر اور محرم پر سوا ہی اسکے کئی چیزیں حرام ہوتی ہیں جو انکو
 ممنوعات اور مبایات احرام کہتے ہیں پہر اگر محرم عدا اور بغیر عذر کے کوئی حرکت ان ممنوعات
 سے کر بیٹھے تو اس کا کفارہ اور گناہ دونوں عاید ہوتے ہیں یعنی چاہیے کہ بعد کفارہ دینے کو
 توبہ کرے اور اگر عذر یا چوک یا بھول یا جبر یا نادانی سے اس ممنوع کو عمل میں لاوے تو کفارہ
 ہے اور گناہ نہیں یعنی گناہ کے واسطے تو نہیں ہوتا بہر حال ممنوعات کے از تکاب سے
 کفارہ لازم آویگا خواہ احرام کو یاد رکھا ہو یا بھولا مسلمہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اپنے اختیار سے ہو یا
 یا خیر کے جبر سے سو نا ہو یا بد ہشت ہو یا ہشیامعذور ہو یا غیر معذور قدرت والا ہو یا ہمہ قدور
 بخلاف واجبات کے کہ اگر کوئی واجب کو عذر شرعی سے ترک کرے تو کسی قسم کا کفارہ لازم
 نہ آویگا اور اگر بغیر عذر شرعی کے خواہ قصداً یا سہواً یا خطاً یا جبر و غیرہ سے ترک کرے تو بلا
 دم لازم آویگا جیسا کہ حج کے وجوب میں اس کا مذکور ہو چکا ہے اور کفارہ تین چیز کو کہتے ہیں
 اول دم دینا اسے جانور ذبح کرنا اونٹ یا گائے یا بکری نہ سپید یا دہرہ جملہ جنایتوں میں کافی ہے
 لیکن دو جنایت میں سوائے گائے یا اونٹ دو سالہ ذبح کیے گی جائز نہیں اولیٰ یہ
 کہ کل طواف خرض یا اکثر جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں او کیا جاوے ثانی یہ کہ بعد وقت

عرفات کے اہل میلین میں جماع کیا ہو وہ دو دم صدقہ دینا نصف صاع گیہون سے یا ایک صاع
 کھجور یا جو سے مسکین کو دینا سو متین روزے پے در پے یا جدا جدا کرنا پس جنابات باعتبار کفایت
 تین قسم میں پہلی قسم وہی چیزیں ہیں کہ جنگلہ کرنے سے دم لازم آتا ہے اور دوسری قسم یہ ہے
 کہ جنگلہ کرنے سے صدقہ لازم آتا ہے اور تیسری وہی چیزیں ہیں کہ جنگلہ
 کرنے سے قیمت لازم آتی ہے پھر اگر اسبب عذر کے کوئی جنابت محرم سے ہو تو اختیار
 کہ دم لازم آنے کی صورت میں دم دیوے یا صدقہ دیوے یا روزے رکھے اور صدقہ دینے
 کی صورت میں صدقہ دیوے یا روزے رکھے کفارہ اعتذار بھی یعنی منجد دم دینے یا صدقہ دینے
 یا روزہ رکھنے کے کوئی امر بجا لاوے پھر جب دم دیوے تو سوائے حرم غیر حرم میں جائز نہیں ہے
 اور صدقہ دیوے تو تین صواع گندم چھ نفر مسکین کو یعنی ہر واحد کو نصف صاع دیوے اور جو نہ
 رکھے تو برابر برابر تین روزے رکھے یا جدا جدا بھی صحیح ہے لیکن عمل درآمدان دونوں
 حکم کا ہر جگہ جائز ہے اگر بغیر عذر کے یعنی دوسری وجہوں سے غصے بھول یا چوک یا اختیار
 یا کفارہ اختیاری یعنی سو اسے دم دینے کے دوسرا چارہ نہیں یا چہرے یا خواب یا بیماری
 وغیرہ میں کوئی جنابت ہو تو اس کا کفارہ دم یا صدقہ مقررہ کو دینا چاہیے اور عذرات شرعی جو تہم
 ہیں ان میں سے ایک تپ ہے کہ وہ کسی قسم کی ہو ورنے ثانی سردی جو سختی ہو ورنے لٹ
 گرمی جو بکثرت ہو ورنے رابع زخم خواہ شمشیر وغیرہ کا ہو ورنے یا پھوڑے کا خاس تمام سر کا در
 ہو یا آدھے گلاؤں جو این کثرت سے ہوں بالوں میں سر کے پر ممنوعات احرام کے باوجود
 چہرہ قسم کے ہین جیسا اوپر مذکور ہو گیا ہے فقط قسم دوم بیان میں ملبوسات کے حکم کے جائز
 چاہیے کہ باوجود سوزن زدہ فیہ ایسا سیاہلو کہ بدون باندہ صرف ذریعہ سیون سے بدن یا
 عضو پر محیط ہو ورنے یا کپ چاؤے سیاہ یا کپڑا کہ اپنا محرم کو حرام ہے اور ممنوع اور ناجائز جگہ
 کہ اس صفت سے باہر ہے وہ درست ہے اگرچہ سیون دار کپڑا ہو جیسے سیاہو اگرچہ یا جاس

یا لنگ کہ بجای لنگ کے ڈورے یا رسی سے اسکو گھیرنا یا بند ہے تو منسوع اور حرام
نہوگا روزہ کفارہ عاید و واجب ہو ویگا مگر مکروہ النبیہ ہے احسن ہے کہ تینہ پیر جہ اقل سے ہاتھ
اور چادر ہاتھ بدون سیاہی و عمل میں لاوے اور محرم اپنے ہاتھ سے ناپے اور جب محرم
حب عادت اپنی سیاہی و لباس ایک رات دن کامل کے قدر نہتا تو اسپر دم دینا واجب
ہوایا اوس مدت مقدار سے کم اور بقدر ایک ہی ساعت کے ہووے تو صدقہ بطریقہ
صدقہ کے دینا پڑیگا اور جو ایک ساعت سے کم سچ تو لپ بہر گپیون یا دلوپ جو ہا یا جو دینا
چاہیے اور جو چند روز تک پہنے ہوئی رہا اور بدن سے الگ نہ نکلیا اوسوقت
ایک ہی دم اوسپر لازم آویگا اور اگر ان دنوں دم دینے کے بعد پیر ایک روز یا اوس سے
زائد کپڑا بدن سے جدا کیا یا جدا کر کے پہراو سکو پہر لیا اور دوسرا دم دینا پڑیگا اور کپڑی
روز کامل میں پہنا اور نکالا دومرتبہ تو یہ دیکھنا چاہئے کہ پہلے بار جو نکالا سو پہراو سی کو یادو
کپڑا کے پہننے کے ارادے سے نکالا ہو تو دوسرا کفارہ لازم آویگا ورنہ کفارہ ثانی عاید نہ
اور اگر ضرورت سب اقسام کے لباس مانند قمیص اور قبا اور ٹوپ اور پگڑی اور پاجامہ
کے ایک دن یا کبھی دن پہنا اور سوتے وقت رات کو نکالا اور پہر دینے میں پہن لیا یا جو
برودت کے کسی رات کو پہنا اور دن کو نکالا تو ان صورتوں میں ایک ہی کفارہ دینا لازم
آویگا یعنی کفارہ اعتذار کہ جس میں دم یا صدقہ یا روزے جاتے ہیں اور دو کپڑے پہنا
ایک بضرورت و ثانی بدون ضرورت کے مثلاً قمیص ضرورۃً اور نمودی بدون ضرورت
کے پہنا تو اول میں کفارہ اعتذار کا اور دوسرے میں کفارہ اختیار کا ثابت ہوگی یعنی
دم ہی دینا لازم پڑیگا اور اگر تپ بخٹے ہے اور کپڑا ایک روز پہنا دوسرے روز نکالا تو کبھی
کفارہ لازم آویگا جب تک اوسکو دورہ تپ سے اور عذر جانے کے شک کی صورت
میں سبب ایک ہی کفارہ ثابت ہے اور اگر اگر کوئی دن کامل عیا یا قبا کے تکرر لگایا اور ہاتھ سینہ

داخل کیا تو ایک دم لازم آویگا اور اسے طرح ایک دم ہے اس صورت میں جو استین بین ہاتھ ڈالا
 اور تکمہ لگایا اور اگر استین بین ہاتھ نہیں ڈالا اور تکمہ بھی نہیں لگایا تو کچھ لازم نہ آویگا مگر اگر بہت سے
 اور اگر محرم کو سیال لباس پہنایا تو پہنانے والے پر کچھ نہیں صرف پہننے والے پر جزا ہے اور اگر
 اور منہ کے سوائے کسی جہی پر بدن سے پٹی باندھے تو کچھ بھی لازم نہ آویگا مگر اگر وہ ہے اور
 اگر زعفران یا کسٹم سے رنگا ہوا سیون کا کپڑا پہنے تو مرد پر دو دم اور عورت پر ایک دم واجب ہوگا چنانچہ
 مرد پر ایک دم سیون کے باعث ہے اور دو سر باعث خوشبو کے ہے اور عورت پر ایک دم فقط تو
 خوشبو کے ہے اور اگر دو چار کپڑے جمع کر کے اس طور سے پہنا کر پہلے دن چھینس پہنا اور دو
 دن گپڑی باندھا اور تیسرے روز موزے پہنے تو ہر ایک لباس کے واسطے جدا جدا دم دنیا
 لازم آویگا اور اگر سو یا منہ ایک روز یا ایک رات کامل سوزن وہ کپڑا یا بغیر اس کے چھپا دے تو دم
 لازم آویگا اور اگر ایک روز یا ایک رات سے کم ہو دے تو صدقہ دنیا واجب ہوگا اور اگر عورت منہ
 پر نقاب ڈالے تو ایک روز اور ایک رات میں دم اور اس سے کم میں صدقہ واجب ہوگا اور
 چہارم سر و چہارم روئے کا حکم کامل تمام سر و منہ کا برابر ہی اور اگر کوئی گارہی چیز خوشبودار یا خوشند
 وغیرہ کے سر پر لگا دے تو دو دم لازم ہو گئے ایک سر چھپانے اور دو سر خوشبو لگانے کی
 سب سے اگر وہ خوشبودار نہ تو ایک دم لازم آویگا اگر پہلی چیز خوشبودار نہ ہو دے سر پر لگا دے
 یا مانند گونی یا تھلا اوٹھت اور لگن اور پتھر ڈبلا اور لوہا اور پتیل اور تختے کے سر پر اوٹھاؤ
 تو کچھ لازم نہ ہو لگا اگر کوئی ایک دن یا ایک رات موزے پہنے رہے تو دو دم اس سے کم ہو
 صدقہ لازم آتا ہے اگر موزے کو یا اس کے نیچے کے پاس تراش کر کے پہنا جو اس کے پیشانی
 اوپنچی ہڈی سے نیچی ہو دے یا جوتہ اس طور کا پہنا تو کچھ لازم نہ ہوگا فقط قسم سوم یا چھین چھو یا
 کے واضح ہو کہ خوشبو لگانا بدن میں قبل احرام باندھنے کے مستحب ہے مگر نزدیک امام مالک کے
 جائز نہیں ہے اور کپڑوں میں لگانا بالاتفاق ناجائز اور مکروہ ہے اور بعد احرام نہ کے بدن اور

کپڑوں میں لگانا خوشبو کی چیزوں کا مثل مشک و کافور اور عنبر اور عطر اور اگر اور سندی اور گلاب
 کا پھول تر بو یا مشک اور زعفران اور کسم اور مندی اور غنمشہ اور سبندہ اور بوگرہ اور چنبیلی اور
 نرگس اور زیتون وغیرہ کے محرم مرد اور عورت پر جائز نہیں ہے کہ بدن میں یا کپڑوں میں لگا دے
 یا کما دے یا سوگئے پہر اگر کوئی شخص محرم ایک عضو کامل پر یا زاید اوس سے خوشبو لگا دے
 تو اوس پر دم لازم آویگا اگر عضو کامل سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور مرد و عضو کامل
 سے مانند سر اور دائرہ ہی اور پوچھ میں اور باتہ اور ریان اور پنڈلی اور بازو کے ہے اور خوشبو کم
 تو اعتبار عضو کو ہے اور اگر خوشبو زائد ہے تو اعتبار خوشبو کو ہے یعنی اگر تھوڑی خوشبو کامل
 عضو میں استعمال کیا یا زائد خوشبو ایک عضو سے کم میں استعمال کیا تو دم لازم آویگا اور اگر تھوڑی خوشبو
 ایک عضو سے کم میں استعمال کیا تو صدقہ واجب ہوگا اور اگر ایک مجلس میں سب اعضا کو خوشبو
 لگا دین تو اوس پر ایک دم لازم ہے اور اگر متعدد مجلسوں میں لگا دے تو ہر عضو کے لیے جدا
 جدا انفارہ دینا پڑیگا اور اگر تمام بدن کی متفرق جگہوں میں استعمال خوشبو کر ہی پورا و سکو جمع کرنے
 سے ایک عضو کامل کے مقدار ہووے تو دم لازم آویگا ورنہ صدقہ اور اگر سر میں خوشبو دے
 تین مرتبہ انگلیوں میں لگا دے تو اوس پر بھی دم ہے اور اگر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ لگا دے تو صدقہ
 اور جس ہر مرتبہ میں خوشبو نہ ہو اوس کے لگانے سے کچھ لازم نہیں آویگا مگر ترک اوس کا اولے ہی
 اور اگر خالص خوشبو جیسا زعفران اور مشک و کافور وغیرہ نے ملائے دوسری چیز میں بہت سی
 کہ جس سے اکثر کمانے سے منہ بہر جاوے لگلاوے تو دم واجب ہوگا اور اگر اوس سے کم
 ہووے تو صدقہ لازم آویگا اور خوشبو کی چیزیں کمانے میں ڈال کر پکا کے کماوے تو کچھ لازم
 نہ ہوگا اور اگر بغیر پکاتے کے کمانے کی چیزوں میں ملا کر کماوے تو اعتبار ظن غالب کو ہے
 اگر خوشبو کی چیز غالب ہے تو دم لازم آویگا اور اگر منلوہ ہے تو کچھ ہی نہیں بخلاف اوس کے
 کہ اگر پیٹنے کی چیزوں میں ملا کر پیٹے تو خوشبو کی چیز غالب ہونی کی صورت میں دم اور بحالت

صدقہ ہے اور اگر خالص خوشبو یا کوئی خوشبو ملائی ہوئی چیز بغیر لگانے کے زخم پر ایک بار لگایا تو
 صدقہ لازم ہوگا پھر اگر زخم چنگا ہونے تک استعمال کرتا رہا تو دم لازم ہوگا اور اگر کپڑے کو عرض و
 طول میں ایک باشت سے زائد خوشبو لگی ہو اور اسکو ایک دن یا رات بدن پر رکھا ہو تو دم دیو
 اور اگر باشت بہر ہو تو صدقہ اور اس سے کم ہو دس تو ایک لپ گیمون دیوے اور نہ
 زعفران اور کسم کے خوشبوی سے رنگا ہوا کپڑا ایک وز پینے سے دم اور اس سے کم
 صدقہ لازم آویگا اور ایک وز یا ایک رات تک چادر یا لنگ کے پلو میں شک یا کافور یا عنبر یا
 عود یا بندہ رکھنے سے دم یا صدقہ لازم ہووے گا یعنی اگر وہ خوشبو اگر زائد ہے تو دم اور جو کم ہے
 تو صدقہ اور جو تمام سر یا ڈاڑھی یا ہتھیلی کو منہدی سے حصاب کرے اگر وہ منہدی تیلی ہے
 تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر گاڑھی ہے تو دو دم اور اگر نام سر کو منہدی پسیر لگاوے گا تو مرد پر دو
 اور عورت پر ایک دم واجب آویگا اور اگر عورت ہاتھ کی ہتھیلی یا پاؤں کے ٹکڑوں میں منہدی
 لگاوے تو دم لازم ہوگا اور جو پتا اور گمانس کہ خوشبو دار ہووے سوا اسکا بھی یہی حکم
 ہے اور جو تیل کہ خوشبو دار ہووے سوا اسکو کامل ایک عضو پر ملنے سے دم اور ایک عضو
 سے کم ہو تو صدقہ لازم ہوگا اور خالص تل کانیل یا زیتون کا تیل بطور خوشبو کے بہت استعمال
 کرنے سے دم نزدیک امام کے اور تھوڑے استعمال سے صدقہ لازم ہوگا اور
 اور اسکو کہاوے یا بطعہ دو اس کے استعمال کرے یا پاؤں کے شقوق میں یا زخم کو لگاوے
 یا کان یا ناک میں پکاوے تو کچھ نہیں اور اگر ایک محرم نے دوسرے ایک محرم کو خوشبو
 لگایا تو فاعل پر کچھ نہیں اور مفعول پر خبر ہے جیسا سوزن زدہ لباس پہناوے تو یہی حکم
 ہے یعنی دونوں کا حکم واحد ہے فقط قسم چہارم بیان میں سر مونڈانے اور ناخن
 کٹوانے میں جانا چاہیے کہ اگر تمام یا پاؤں اور تمام ڈاڑھی یا پاؤں ڈاڑھی اور تمام گردن کے
 بال اور زیرات کے بال اور سنگھی لگانے کی جگہ کے بال اور دونوں بغل یا ایک بغل کے

بال اور کوئی کامل عضو کے بال سوئڈے یا مونڈاؤے یا اوکھاڑے یا نورہ سے پاک کرے تو ان جملہ شکل میں دم لازم آویگا اور جو سر باڈاڑی کے بال پاؤ حصہ سے کم تراشے اور دوسرے اعضا مذکورہ کے بال پاؤ حصہ سے زائد تراشے تو صدقہ ہی لازم ہو ویگا اور جو بال مویہ کے کل یا تھوڑے ترشوائے تو یہی حکم صدقہ کا ہے اور اگر ان سب اعضا کے بال ایک ہی نشست میں نکالے تو ایک ہی دم لازم آویگا اور اگر ایک عضو کو مانند سر کے چار طبقہ میں یعنی ہر ایک نشست میں پاؤ سر مونڈاؤے تو یہی ایک ہی دم واجب ہوگا اور سر سے یا دائرہ سے بوقت وضو یا وقت کھلانے یا ہاتھ پیر آنے کی وجہ سے ایک بال سی لیکر نو بال تک کھلے تو ایک ٹہنی گندم یا ایک نگراروٹی کا یا ایک کجور واسطے ہر بال کے صدقہ دیوے اور جو دس بال ہوں دم واجب ہوگا اور اگر روٹی پکاتے وقت کسی کے بال جل جاویں اور عضو کامل کو یہونچے تو صدقہ لازم آویگا اور جو باعث بیماری کے سر باڈاڑی کے بال جڑ جاؤں تو کچھ لازم نہ آویگا اور ایک محرم نے سر مونڈا محرم یا غیر محرم کا تو مونڈنے والے پر صدقہ اور مونڈنے والے پر دم لازم آویگا سو اسے غیر محرم کے کہ اوپر کچھ نہیں خواہ وہ مونڈنے والا محرم محرم مونڈے یا خود جبراً یا بوقت خواب کے مونڈے ولیکن جبر اور حالت نیدر کے اوپر دم واجب نہوگا مگر صدقہ دینا ضرور ہے اور اگر حلال محرم کا سر مونڈے اس کے حکم سے یا بدون حکم کے تو محرم پر دم لازم آویگا اور حلال پر صدقہ عاید ہوگا اور ایک محرم دوسرے محرم یا غیر محرم کی سوچیں مونڈے یا کتر اوے یا ناخن کٹائے تو مونڈنے والے پر صدقہ دینا واجب ہوگا اور بغیر ای ایک قیل کی غیر محرم کے بال مونڈے اور اس کے ناخن کٹائے لینے سے محرم پر صدقہ معین نہیں مگر کچھ خیرات کرے اور جو محرم نیک بات یا ایک پانوں کے ناخن تراشے یا ایک جلسہ میں دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں کے یا ایک ہی ہاتھ یا ایک ہی پانوں کے ناخن کٹا دے تو ایک دم لازم آویگا اور چار اعضا کے ناخن چار مجلس میں متفرق تراشے تو چار دم واجب ہوگا

اگر چارواغضا سے پانچ ناخن یا ہر ایک عضو سے چار ناخن تراشے تو ہر ایک ناخن کے متبادل میں ... آدھے صلیح گھیرا خند قد دیوے مگر جب دم کی قیمت کو پونچے تو دم دینا جائز ہوگا اور اگر باتر کے پانچ ناخن سے کم تراشے واسطے ہر ناخن کے صدقہ لازم ہوگا فقط قسم پنجم بیان میں جماع اور دواعی جماع کے واسطے جو کہ باجماع سے احرام اور حج اور عمرہ فاسد ہوتا ہے پھر اگر کوئی محرم جماع قبل یا بر میں آدمی کے وقوف و عفات کے یا آگے طواف عمری کے کرے تو حج اور عمرہ ان سب دو کا فاسد ہوتا ہے اگر وہی دونوں محرم ہوں اور اگر پھر تین چیزیں واجب ہوئے ہیں جیسا بیان اسکاچ اور احرام کی مفسدات میں گذر گیا اور اگر وہ وفات کے بعد یا حلق اور اکثر طواف زیارت کے آگے جماع کرے عہد یا سہو آج فاسد نہیں ہوتا ہے اور اوسپر بد نہ واجب ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت اور آگے حلق کے جماع کرے تو مکرمی لازم آتی ہے اور اگر بعد طواف اور حلق کے جماع کرے تو کچھ لازم نہیں ہوتا اور اگر کوئی محرم آگے وقوف و عفات کے یا بعد اوسکے یا دون فرج میں جماع یا عافقہ یا مباشرت فاششہ کرے یا بوسہ لیوے یا شہوت سے چوہے انزال ہو یا نہ ہو اوسپر دم لازم آوے گا لیکن حج یا عمرہ فاسد نہ ہوگا اور عورت کی شرمگاہ دیکھے یا جماع کا خیال کرنے سے انزال چڑھے یا احتلام ہووے تو کوئی چیز اوسپر لازم نہ ہوگی اور بسبب زلق کے لینے ہاتھ کی حرکت سے منی نکالے تو دم لازم آوے گا قسم ششم بیان میں شکار اور حرم کے جنگل کا جبار کاٹنی اور جوئے شیر کے مارنے کے جانا چاہیے کہ محرم پر حرام ہے جانور جنگل کے خواہ حل ہیں یا حرم میں یا نا اہر اوسکے قتل کو غیر و ن کو حکم یا اجازت دینا یا اشارہ کرنا اور کسی شکاری کو جاگہ جانور کے بتانا پھر اگر اون غیر نے قتل کیا تو جزا واجب آتا ہے ورنہ نہیں اور شکار کرنے والے کی اٹھائی کرنی اپنی ذات سے یا ہتھیار سے یا نلہ تیر و یا بندوق وغیرہ سے اور کسی جانور کو اوسکے گھیرے سے نکال دینا اور اوسکو بیچنا خرید کر یا پران سب صورتوں سے جزا لازم ہوگی یعنی اوس

شکار کی قیمت اور وہ اسطور پر ہے کہ اس کے مارے جانے کی جگہ مین یا اس کے اطراف میں جو قیمت اس کی اس وقت مین دو شخص عادل ٹھہرانے سے ٹھہرا جو بے چہرہ وہ شخص مختار ہے چاہے کہ اس قیمت سے ہدیہ قبول لیوے اگر ممکن ہے اس کو مکے میں بیچ کر کے گوشت کو اس کے خیرات کرے یا اس قیمت سے گندم وغیرہ کے مول لیکر محتاجوں اور مسکینوں کو ادا کرے اور صباع گیموں اور ایک ایک صاع جو یا چھو یا اپنے خرمہ خیرات کر دیوے یا ہر مسکین کے صدقہ کے لئے تین روزہ رکھے پھر تقسیم کے لئے اگر کچھ غلہ ادھی صباع سے کم گندم میں اور ایک صباع سے جو خرمہ مین رہ جاوے تو اس کو بھی تصدق کر دیوے یا اس کے بدلے میں بھی ایک روزہ رکھے اور جو غیر مجرم شکار کو حرم کے قتل کرے تو اس کو بھی یہی جزا ہے لیکن اس کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور شکار کو زخمی کرنے یا اس کا کوئی عضو کاٹنے یا اس کے بال اوکھاڑنے کی صورتوں میں اس کے نقصان کے موافق جو قیمت ٹھہرتی ہو اس کو خیرات کر دے اور جو کوئی کسی جانور کے پروں کو اوکھاڑے یا اس کے پاتوں کاٹے اور وہ اوڑنے سے عاجز ہو جاوے یا انڈا پھوڑ کے مرا ہو یا بچہ اس میں سے نکالا تو قیمت اس جانور کی کامل اسپر واجب ہووے گی اگر کوئی مجرم حل کے یا حرم کے شکار کو بیچ کیا تو کھانا اس گوشت کا اسپر اور غیر مجرم ہوا پھر اگر مجرم اس کو کھاوے تو پھر اپنے گوشت کی قیمت خیرات کرنا اسپر واجب ہوا اور غیر مجرم کھاوے تو کچھ نہیں اور جو غیر مجرم کے شکار کو بیچ کیا تو وہ جانور مردار ہوا اور غیر مجرم کے شکار کا گوشت جاوے سے حل میں شکار کیا اور بیچ کیا ہو مجرم کو کھانا حلال ہے اس شرط سے کہ مجرم اس کو شکار کرنے کے واسطے حکم یا اشارہ نہ کیا ہو اور جو کسی کے ساتھ حرم میں داخل ہوتے وقت شکار ہووے تو چاہے کہ اس کے چوڑ دیوے اور اگر وہ جانور مر جاوے تو خیر لازم ہوتی ہے اور اگر اس کو کسی کے ہاتھ بیچا ہے تو پھر اس سے مولیٰ لیکے چوڑ دینا واجب آتا ہے اور اگر دو مجرم یا زیادہ ایک

جانور کو قتل کرین حل میں ہو یا حرم میں تو ہر ایک پر کامل خبر لازم ہوتی ہی اور اگر دو شخص
غیر محرم یا زیادہ ایک جانور کو حرم کے اندر ایک ہی ضرب میں قتل کرین تو جزا اسکی
سب پر تقسیم کیا دینی اور اگر کوئی محرم شکار کرے اور دوسرے محرم نے اس شکار کو
فج کیا تو جزا دونوں پر لازم آدیلی مگر جزا پرٹنے والے کی جانب ہی قاتل ہی کو دینا
ہو دے گا اور حرم کی گھاس یا جنگلی جھاڑ کاٹنے سے قیمت اسکی واجب ہوتی
ہی جانا چاہیے بہا ہی مسلمانوں کو وہ مفرد پر واجب ہوتا ہی سود و ناسکا قارن
پر اور اس قدر متمتع پر جو اپنے ساتھ ہی لے گیا ہئی واجب ہوتا ہی اور جب
قارن میقات سے بغیر احرام کے آگے بڑھے تو مفرد کے برابر ہے
اگر محرم ہرنی کو حرم کے حرم سے باہر نکالا اور وہ نکلے بجا بچے
پھر دونوں مرگئے ضمان و نون کا لازم آیا اور اگر بعد نکلنے کے ہرنی کا ضمان دیا
یعنی بچہ پیدا ہو کے دونوں مر جاوین تو ضمان ہرنی کا واجب ہوا نہ سچہ کا اور
ایک جوان کو مارنے سے ایک ٹکڑا روتی کا صدقہ دیوے اگر دو تین ہووین
تو ایک مٹھی گندم دیوے اگر تین سے زائد ہوں تو اوٹا صاع گندم دیوے یہ
اس صورت میں ہی کہ جب اپنے سر یا کپڑے سے پکڑ کر مارا ہو اور جو زمین سے
پکڑ کر مارا ہو تو کچھ واجب نہیں ہوتا ہی اور اگر کپڑے کو دبھوپ میں ڈال دیا کہ جوین
مر جاوین اور بیت جوین مرنے تو اوپر نصف صاع گندم خیرات کرنا لازم ہے
اور جو دبھوپ میں کپڑا خشک ہونے کو رکھا اس بیت سے کہ جوین مر جاوین یا جوین
جوین کو غیر کے ہاتھ سے مروا ڈالا تو اس پر نصف صاع گندم دنیا واجب آتا ہی
اور اگر دبھوپ میں کپڑا رکھا ہو دے اور بیت جوین مرنے کی نہ کیا ہو دے اور
جوین مر جاوین تو اس پر کچھ ہی لازم نہیں آتا ہی اور ایک تڈا مارنے سے جنہیں گندم
وغیرہ سے تھوڑا سا صدقہ دینا ضرور ہوتا ہی واضح ہو کہ حرم کے جہاں چار قسم میں

پہلے وہ ہی جو آدمیوں نے لگایا ہو جیسا کہ لگاتے ہیں دوسرے وہ ہی کہ جو خود بخود پیدا ہوا ہو دوسرے ویسا جو آدمی نہیں لگاتے ہیں پہراؤ کی تین قسموں سے جہاڑ کاٹنا اور استعمال میں لانا درست ہی اور جو تہی قسم سے بشرطیکہ تروتازہ ہو گا ٹنا اور اسکو استعمال کرنا کٹنیکو جائز نہیں محرم ہوئے یا غیر پہراؤ کو کوئی مسلمان عاقل و بالغ اس جہاڑ کو کاٹے اور وہ کسی کے ملک میں نہ ہو ورنے تو قیمت اس جہاڑ کی دینی اور سپرد واجب ہے پہراؤ اگر چاہے اس قیمت سے گندم خرید کر مسکین کو آدھے آدھے صاع کے حساب سے صدقہ دیوے یا اس قیمت سے بڑی خرید کر کے فوج کیے اور یہ متحدہ ہر جگہ پر جائز ہی اور فوج سوائے حرم کے جائز نہیں ہی اور ادا اسے قیمت کے بعد اس جہاڑ کو استعمال میں لانا مکروہ ہے ولیکن اگر اسکو بیکہ قیمت کو اسکی خیرات کیا تو جائز ہی اور سو کہا جہاڑ یا گہانس کاٹنا اور اسکو استعمال میں لانا محرم اور غیر محرم کو جائز ہی اور اسطرح جہاڑ سے تازے پتے لینا بشرطیکہ جہاڑ کو ضرر نہ ہو ورنے جائز ہی اور تازہ گہانس کاٹنے اور جانور چرانے سے قیمت لازم ہووے گی بکو

فصل ہفتم بیان میں سباحات حرام کی

واضح ہو کہ بعد احرام کے محرم کو غسل کرنا سباح ہی آج خالص سے واسطے طہارت کے اور اس پانی میں کسی قسم کی خوشبو نہ ہو اگرچہ گرم پانی ہو ولیکن ہر کونہ ملے اور میل دور نگہیے اور پانی میں غوطہ مارنے کے نہانا اور کپڑے دھونا طہارت کی نیت سے نہ جلالن کے مرنے کے ارادے سے اور تیار باندھنا مانند شمشیر وغیرہ اور کمر بند باندھنا اور کمر بین ہسیانی باندھنا اور دھوپ سے گہرا دیوار یا دیرہ یا چتھری کا آسرا لینا جو سر کو نہ لگے اور جس قدر لگانا کہ جس میں خوشبو نہ ہو سنت اور

قوت بصارت کی نیت سے اور آمینہ دیکھنا اور سوک کرنا اور دانت کو جڑ سے اکھاڑنا اور ٹوٹنا خن ترشنا اور قصد کھولنا اور سینگلی لگانا بشرطیکہ بال نہ مونڈے اور خنہ کرنا اور ٹوٹے عضو پر پٹی باندھنا منہ اور سر کے سواے اور اوڑھنا سب طرح کے کپڑوں کا خواہ سفید ہو خواہ رنگا ہو اگر سرخ اور بزرگ اور خوشبو دار نہ ہو اور تیکے پر سر اور رخسار لگانا اور سر پر ہاتھ رکھنا اپنا ہویا غیر اور پہننا جو تے کا جو یا ٹون کے پیٹھ کی ٹہنی اوپچی سے بچی ہو وہے اور دو کانوں اور کپڑوں اور ٹہنڈ ہی کے پیچھے ڈاڑھی اور باقی سب بدن کو ڈھانپنا سواے سر اور منہ کے اور اوٹھانا سر پر بیک اور تہلا اور طبق اور تختہ اور مانند اسکے نہ کپڑے کہ مکروہ ہیں اور کھانا اس شکار کے گوشت کا جو غیر محرم اور سکونے اجازت محرم کے حل میں شکار کیا ہو اور غیر محرم نے اسکو فوج کیا ہو اور شکار کرنا پھلی کا اور کھانا اس کے کھانے کا کہ جسمیں خوشبو کی چیزیں ڈالکر پکائے ہوں مانند زعفران اور لونگ اور دارچینی وغیرہ کے اور کاٹنا یا اکھاڑنا گھاس یا چار کا حل کی زمین سے تر ہو یا خشک اور شعر ٹپھنا اور بنانا گھاس گناہ کا مضمون نہ ہو اور نکاح کرنا یا کر دینا بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور کچھ نزدیک جائز نہیں ہی بلکہ حالت احرام میں حرام ہی اور فوج کرنا گائی اور بکرمی اور مرغی اور اونٹ کا اور مارنا سانپ اور بچہ اور چوہا اور کوا اور چیل اور چیونٹی اور نا میل اور گرگٹ اور لالنگی کا اور مارنا اون جانور کا جو پہاڑ کھانے والے اور ایدھا مینے والے ہیں اور مارنا شپک اور بکھی اور مچھر اور سپور اور گوجڑے کا اور مانند اسکے اور مارنا دیوانے کے اور درندے کا اور کھلانا بد نکاح اسطور سے کہ بال نہ جھڑے اگر چیخون سکلے اور بے بیٹھا عطار کی دوکان میں جس کے پاس کہ خوشبو ہو وہے بشرطیکہ خوشبو سونگھنے کا ارادہ نہ ہو

آغاز فصل ہشتم بنائین اقسام احرام اور احکام قرآن و تہن وغیرہ کے

اسی مسلمانوں بخوبی جانو کہ احرام چاقسم پر ہی پہلا احرام افراد حج کا ثانی احرام افراد عمرے کا ثالث احرام قرآن کا چوتھا تمتع کا پھر نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ان چاروں میں قرآن افضل ہی بعین تمتع اس کے بعد افراد حج بعد ازان افراد عمرہ اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے افراد حج افضل ہی پس صحیحہ تمتع اس کے بعد قرآن ولیکن قرآن اور تمتع آفاقی کے حق میں شروع ہی اور میتقانی اور مکئی کے حق میں ممنوع اور ازواج اور افراد عمرہ سب کے حق میں درست اور صحیح ہی خواہ آفاقی ہو یا میتقانی یا مکئی پس افراد حج کا احرام یہ ہی کہ حج کرنے والا میتقات کو پونہچکے یا آگے سے میتقات کس حج کے ماہوں میں یا اس کے آگے فقط حج کا احرام باندھے پھر اگر حج کے ماہوں میں مکے کو پونہچا ہی تو طواف قدم بجالا کے اسی احرام سے حج کے دنوں میں حج ادا کرے اور عمرہ ادا کرے یا ادا کرے تو بعد حج کے دن گذرنی کی دوسرے احرام سے عمرہ ادا کرے اور اگر حج کے مہینوں کے آگے مکے کو پونہچا ہی تو چاہیے کہ اول عمرہ ادا کرے لیکن حلال نہوے یعنی سر نہ مونڈا دے پھر حج کے دنوں میں اسی احرام سے حج ادا کرے اسطور کے احرام باندھنی والے کو مفرد حج بولتے ہیں اور افراد عمری کا احرام یہ ہی کہ میتقات کو پونہچکے یا آگے سے میتقات کے صرف عمرے کا احرام باندھنی کی مہینوں میں یا آگے اس کے اور ذکر کرے عمرے کو تلبیہ کہتے وقت اسطور سے لے لیکر بالعمرة اور ادا کرے اسکو حج کے ماہوں کے سواے یعنی حج کے آگے یا بعد حج کے یا اس سال حج کرے اور عمرہ فقط بجالا دے اسطور سے احرام باندھنے والے کو مفرد عمرہ بولتے ہیں اور قرآن کا احرام یون ہی کہ میتقات سے یا اس کے آگے سے حج کے مہینوں میں یا اس کے پہلے حج اور عمرے کو

ملا کر دونوں کے واسطے ایک ہی احرام باندھتا ہے اور مکہ معظمہ میں جا کے
اونارکان عمرے کے یعنی طواف اور سعی حج کے ہی عیدین میں بجالا دے
بعین دوسرے بار طواف قدوم ادا کرے اور احرام نہ کہو لے یعنی رستمی
بلکہ اسی احرام پر رہنے پر حج کے دنوں میں اذکان حج کے ادا کر کے احرام کھنڈ
لیے احرام باندھنے والے کو قارن زبان ذکر کرتے ہیں پہر اگر قارن حج اور
عمرے کے واسطے دو طواف اودو سعی ملا کر کیا تو جائز ہی لیکن گناہ ہی اور
عمرے کے روز یعنی دشوین تاریخ کو حجرہ عقبہ کی مرمی کے بعد واسطے اگلی کے
بکرا یا بدزدیج کربے جو سات آدمی شریک بتو کے ایک ید نہ یعنی اونٹنی
کرین تو درست ہی دم قرآن اسکو کہتے ہیں یہ دم واجب ہی قارن پر جو احرام
قرآن کا باندھتا ہے اور بعد ذیج کے حلق یا فقر کر کے احرام سے نکلے اور اسکو
بکرا یا بدزدیج کرنے کی قدرت نہیں ہی تو تین روزے رکھے یعنی احرام
باندھنے کے بعد سے نویں تاریخ تک یہ روزے رکھنے جائز ہیں مگر
افضل اور اولیٰ یوں ہی کہ ساتوین و آٹھوین و نویں رکھے بعین نحر کے روز
یعنی دشوین تاریخ کو حلق کرے بعد ایام تشریق کے سات روزے رکھے
اور ان روزوں کی نیت رات کو کرنا شرط ہی جیسا کہ قضا ہی رمضان یا نذر مطلق
یا کفارے کے روزوں میں شرط ہی اور جائز ہی کہ پی در پی رکھے یا جدا جدا
میں رہ کے یہ کھائے یا اور کہیں یہ دنوں روزے بدل میں دم قرآن کے ہیں
پہر جو قارن اول کے تین روزے رکھے گا تو دوسرے سات روزے بھی
اوسکے ذمہ سی ساقط ہوتے ہیں اور اسکے بدلے میں دم دینا لازم آتا ہی اور اگر
کوئی قارن مکے کو خجاکے عرفات میں جا کر پھر اتومرہ ترک ہونے سے پہلے
کرنا بکرا اور قضا کرنا عمرے کا اس پر واجب ہوتا ہی ادا کر پہلے حلق کے پہچا

فاد رہو تو اسی فیج کرنا لازم ہی اور روزے رکھنا اسکے بدلے میں جائز نہیں ہی اور تمتع کا احرام یوں ہی کہ میتعات سے یا اسکے آگے سے مہینوں میں حج کے یا اسکے آگے احرام عمرے کا باندھے اس کے بعد حج کے ہی مہینوں میں مکہ شریف میں پونہ پیکر اول طواف عمرے کا بجالاد میں اور اس طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت تلبیہ موقوف کرے یعنی سعی کرے پھر حلق کرے یا قصر کر کے احرام سے نکلے پھر حج کے دو تہا ساتھ توشن یا آٹھوشن تاریخ احرام حج کا باندھ کے حج ادا کرے پھر اگر عمری کو حج کے مہینوں کے آگے ادا کیا تو تمتع نہو دے گا بلکہ مفرد عمرہ اور مفرد حج ہو دے گا اور دم تمتع کا اوپر واجب نہو گا کیونکہ عمرے کو حج کے ماہوں میں ادا کرنا تمتع اور قرآن کے لیے شرط ہی اور اس تمتع پر واجب نہیں کہ حلق یا قصر کر کے احرام سے باہر آوے بلکہ مختار ہی کہ طواف اور سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرے یا نہ کرے احرام باقی ہے کہ بعد از ان ارکان حج کے ادا کرے اسطورے احرام باندھنے والے کو تمتع بولتی ہیں پھر جو تمتع میتعات سے اپنے ساتھ بدی نہیں لے گیا سو اس حال میں ہی جو نہ کو رہو اور جو تمتع اپنے ساتھ بدی سے جاوے اوکو حلال ہونا جائز نہیں پھر حال تمتع پر خواہ بدی چلاوے یا نہ چلاوے بکرایا بدی فیج کرنا واسطی شکر کے واجب ہوتا ہی جیسا فارن کو پھر اس دم کو دم تمتع کہتے ہیں اگر بکرایا بدی نہ خرید کرے نے کے قدرت یعنی مقدور نہو تو اس کے بدلے دو سال روزے رکھنا واجب ہوتا ہی اس تفصیل سے جو فارن کے روزے کے حکم کا حکم اور تمتع مانند مفرد حج کے ہی حج کے افعال ادا کرنے میں مگر طواف قدوم تمتع کے حق میں نہیں ہی بلکہ طواف عمرے کا ہی اور وہ طواف

کرے طواف زیارت میں بعد اوسکے سعی کرے اور جتنا چاہے کہ افراد اور
 غیر افراد میں فرق یہی ہی کہ حج قرآن اور تمتع میں فحج کرنا ہی کا واجب ہوتا ہی
 اور حج افراد میں واجب نہیں اور قرآن اور غیر قرآن میں استیذان فرق یہی کہ اگر
 قارن سے ایک جنابت ہو تو دو چیز لازم آتی ہی بخلاف مفرد اور تمتع کے
 ایک جنابت میں ایک ہی چیز لازم آتی ہی مگر جو تمتع کہ احرام کو عمرے کے حلق
 کرنے یا قصر کرنے سے یا کھول کر پیر احرام حج کا باند ہے اور اس وقت
 اس سے کوئی ایک جنابت ہوے تو اس پر مثل قارن کے دو جزا
 واجب الادا ہوتے ہیں و احرام کے باعث سے اور تمتع اور قرآن میں فرق
 یہ ہی کہ اگر تمتع ہئی کو میقات سے مکہ کو اپنے ساتھ نہیں لے گیا ہے
 تو جائز بلکہ مستحب ہی کہ نہ لیجاوے اور عمرے کے احرام سے مکہ
 اور بعد اوسکے احرام حج کا باند ہے بخلاف قارن کے کہ اوسکو عمرے کا
 احرام کہولنا جائز نہیں پیر اگر قارن عمرے کا طواف اور سعی کر کے حلق کیا تو
 احرام سے نہیں نکلتا بلکہ اوسپر دو دم واجب ہوتے ہیں فقط

فصل نہم بیان میں بنا کر نے ایک احرام پر دوسرا احرام کو

واضح ہو کہ دو احرام دو حج کے واسطے یا دو احرام دو عمرے کے لیے جمع کرنا
 اور عمرے کے احرام کو حج کے اعمال پر یا حج کے احرام کو عمرے کے
 اعمال پر بنا کرنا اور عمرے کے احرام کی بنا حج کے احرام پر یا حج کے احرام
 کی بنا عمرے کے احرام پر کرنا کی اور بیعتی اور آفاقی کے حق میں بیعت ہی مگر
 اس آفاقی کے حق میں جو قارن ہو تمتع کرنا ایک ہی احرام میں حج اور عمرے کو
 بشرطیکہ عمرے کو حج ہی کے مہینوں میں اور بنا کر حج احرام کو عمرے

کے احرام پر بشرطیکہ عمرے کے طواف سے چار شوط یعنی چار دوڑاؤں کیا ہو یا بنا کر عمرے کے احرام کو حج کے احرام پر ذوق عرفات کے پہلے جائز بلکہ سفت ہی کہ اسکو قرآن کہتے ہیں لیکن صورت اخیر میں اشارت گمما ہو کیونکہ اس صورت میں حج کے احرام اور اس کے افعال میں عمرے کے افعال حاصل ہونے میں پیچرب وہ دونوں احرام حج کے ہوں تو اداسر دو کا لازم ہوگا مگر ایک ترک کر کے دوسرے سال قضا کرنا پڑے گا کیونکہ نہ تکرار حج کی ایک سال میں جائز ہی گروہ ہر دو احرام عمرے کے ہوں تب بھی ادا کرنا دونوں کا واجب ہوگا لیکن ایک کو ترک کر کے بمرتبہ ثانی اسی سال میں قضا کرنا لازم ہوگا سوا سطلے کہ تکرار عمرے کے ایک سال میں درست اور صحیح ہی اور باقی مذکور وہی چار وچھ رتوں میں ہی حج اور عمرہ ہر دو کو ادا کرنا واجبات سے عابد حال ہوگا مگر قرآن کی صورت کے سوا ان دو سے ایک کو ترک کرنا پڑے گا پس ایک کو ادا کرنے کے بعد دوسرے کو ادا کرنا واجب اور لازم ہوگا پھر اگر شروک عمرہ ہی اسکو قضا کر کے ترک کرنے کی جنابت کا دم دیوے اور جو متروک حج ہی تو اسکو دوسرے عمرے کے ساتھ قضا کر کے دم جنابت کا دیوے مثال ان چار صورتوں کی علی الترتیب سے ہیں مثال جیسا کوئی آفاقی یا غیر آفاقی حج کا احرام باندھ سجدے کے طواف سے اقل شواطع ایک یا تین بار پہرنے کے بعد عمرے کے لیے احرام باندھا تو عمرے کو چھوڑ دیوے اور بعد ادا اسے حج کے عمرے کو قضا کر کے اور دم دیوے مثال جیسا کہ مکی اور مرقاتی عمرے کا احرام باندھ کر اس کے طواف کثیر شواطع پہرنے کے بعد حج کا احرام باندھا تو اس حج کو چھوڑ دے اور اس عمرے کو ادا کرنے کے بعد حج کو قضا کرے اسی سال یا دوسرے سال ساتھ دوسرے عمرے کے

اور دم دیوے مثال جیسا کہ آفاقی یا غیر آفاقی مکی ہو یا یتقانی حج کا احرام باندھا اور اسکے طواف سے کوئی شوط ادا نہ کر کے پہرے کے احرام کو باندھیں عمرے کو ترک نہ کرے بلکہ عمرہ بجالا سکے حج ادا کرے اس صورت میں آفاقی قارن ہوگا مگر اور اوپر دم شکر اور غیر ریختہ کا واجب ہوگا مثال جیسا کہ مکی یا یتقانی عمرے کا احرام باندھنے کے اسکے طواف سے کوئی شوط نہیں پہنچ سکے حج کا احرام باندھ ہی تو عمرے کو ترک کرے اور حج ادا کرے اس عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے اور اگر اس عمرے کے طواف سے چار شوط پہنچنے کے بعد حج کا احرام کیا ہی تو حج کو چھوڑے اور اس عمرے کو ادا کرنے کے بعد حج کے تین دن دسے عمرے کے ہمراہ قضا کرنا پڑے ورنہ ہی اور دم دینا بھی واجب نہ لازم ہوگا اور اگر عمرہ کو چھوڑ کر حج ادا کیا تو قضا فقط عمرے کا واجب اور لازم ہوگا اور دم ہی دینا لازم آوے گا اور حج اور عمرے دونوں کو ادا کیا ملا کر تو بھی جائز ہی مگر دونوں کو جمع کرنے سے دم جنابت واجب الحال ہوگا پس یہ حکم بنا بر مکی اور یتقانی کے خاص ہی مگر آفاقی جو قارن ہی اسی صورت میں کہ عمرے کے طواف سے چار شوط ادا کرنے کے آگے حج کا احرام باندھا ہی تو اس کے حق میں سنت ہی کیج یا عمرے کو ترک نہ کرے بلکہ عمرے کو ادا کرے حج گزارے یا حج اور عمرے کی افعال ہر طرح جمع کر کے بجالا دے پس اس پر ہی دم قرآن واجب ہوگا ولیکن یہ دم دم جنابت نہیں بلکہ دم شکر ہی اور اگر اس نے چار شوط ادا کرنے کے بعد حج کے احرام باندھا ہی تو قارن نہ رہے گا بلکہ مفرد حج ہو جائے گا پس اسکا حکم مکی اور یتقانی کا ہے فقط

فصل دہم بیان میں طواف حج اور جنابت طواف اور سعی

اور وقوف عرفات اور کیون فردلفہ اور رمی شجار اور فہج ہدایا
وغیرہ کے

اسی برادران مسلمانوں اپنے گوش دل سے بخوبی سنو اور جانو کہ حقایق اس کے آٹھ
اقسام پر حاوی ہیں

پہلی قسم میانوں میں طواف حج کے ہی

واضح ہو کہ طواف کعبہ مکرمہ کے گرد پہرنے کو کہتے ہیں اور ہر طواف کے
ساتھ پیر میں اوہن پیر کو شوط عرب میں کہتے ہیں سواوس طواف کے تین طرح
ہیں اول طواف قدوم جو بلفظ تحیت اور قفا کے ہی زبان زد ہی سو وہ سنت
موکدہ ہی متقانی اور آفاقی پر جو مفروض یا قارن ہووے ولیکن کلی اور متمتع اور فرد
عمرے پر سنت نہیں اور اسکی صحت کا وقت دخول مکہ ساتھ احرام کے ماہ یا
جج میں پس جو کوئی طواف قدوم مکر کے عرفات میں جا پہنرا تو وقت او سکافوت
ہو او دم طواف زیارت ہی کہ جو ساتھ طواف کن اور طواف افاضیہ کے ہی عمر
سو یہ طواف سب لوگ پر فرض ہی مگر مفرد عمرہ پر فرض نہیں اور اسکے صحت کا وقت
عید کی طلوع فجر سے نحر یک ہی یعنی انتہا بارہویں کے غروب آفتاب تک شیوم
وداع ہی جو طواف صد ہی کہاتا ہی یہ طواف واجب او پر آفاقی کے ہر گونہ ہی یعنی
بجالت ہونے جج مفرد یا متمتع یا قارن اور وجوب نہیں او پر مفرد عمرہ یا کلی خواہ متقانی
پر اور اسکے جواز کا وقت بعد طواف زیارت کے ہی پیر او سکوا یا مخر من سجالا وین
یا بعد اسکے مگر کلی سے نکلتے وقت نیت سے حضرت کے بجالاتا مستحب ہی او متقانی
طواف من نیت طواف کی کرنی فرض ہی اور ہر طواف میں چار شوط فرض ہیں اور باقی
میں شوط واجب اور ان طوافوں کے واجبات اور سنن حج کے واجبات اور سنن
تین درجہ کے گئے ہیں وہ ان سے ہر سابق کو مفصل اور مشرح حالی خاطر کے ہوگا

اور جانا چاہیے کہ اضطباع اور رمل طواف قدوم میں سنت موکدہ ہی لیکن اوقت سے کچھ کرنے والا بعد اس طواف کے سعی کرے اگر سعی نکرنا ہی تو اضطباع اور رمل ہی اس طواف میں نکرے کیونکہ اس شخص کو اختیار ہی کچھ کی سعی کو بعد طواف قدوم کے بجالا دے یا بعد طواف زیارت کے ولیکن افضل بعد طواف زیارت کے ہی اور اگر طواف قدوم کے بعد سعی کیا ہی تو طواف زیارت کے بعد اگر درست نہیں ہی پھر اضطباع اور رمل اس طواف میں سنت ہو گا کہ جسکے پیچھے سعی پانی جاوے پس طواف غیرے میں اضطباع اور رمل بغیر شرط کے سنت ہی اور طواف وداع میں نہ اضطباع ہی اور نہ رمل اور نہ اس کے بعد ہی ہی اور ہر طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہی مگر اس کو مقام ابراہیم کے پاس ادا کرے افضل ہی اور ان دو رکعتوں کو مکروہ وقتوں میں نہ پڑھے اور مکروہ ہی طواف کرنا فعلین یا مون پہنے ہوئے اور مکروہ ہی طواف کرنا نماز فرض اور خطبہ جمعہ کے وقت اور جو درمیان طواف وضو جاتا رہے تو مناسب ہی کہ وضو کر کے بقیہ طواف بجالا دے اس صورت میں صدقہ اوپر کسی خیر واجب نہیں ہوتا ہے حدیث فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی طواف کعبہ شریف روز گرامین سات بار کرے اور برہنہ سر ہووے اور ہر نوبت میں حجر اسود کے پاس پونچے اور اوٹکو بوسہ دیوے مگر یہ کہ اس وقت کسی کو اندانہ پونچے اور کلمات دنیاوی نہ کہے نیز ذکر اوتعالیٰ شانہ کے سو بعد ہر قدم کے کہے اور اوٹھانے تشریف ارنکویان اسکے واسطے لکھی جاوین اور تشریف احسانات او اسکے بلند کیے جاوین اور اسکے نامہ اعمال سے تشریف اربائیان محو کی جاوین حدیث فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے جو قرشتہ لوگ کسی کے ساتھ مصافحہ کر چکے ہر آئینہ ساتھ غازیان یا نیکی کتندگان یا مادر و پدر خود شس کے یا جو کہ طواف

گرد کعبہ کوہ کے کرین حدیث فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ
گردین کعبہ معظمہ کے پندرہ ہزار فرشتے ہیں کہ آمرزش چاہتے ہیں اون کے
واسطے جو طواف کرین حدیث فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے کہ طواف کرنا ہر آئینہ درآئینہ ہی رحمت پروردگار عالم میں بدستیکہ
خداوند تعالیٰ مہمان کرے تا ہی طواف کرنے والے کعبہ مکرمہ کے مائیکان
پر حاشیت فرمایا جناب رسول خدا تعالیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
کہ طواف بہت کرے چلے اس سے کہ حایل ہو دے درمیان شما و
درمیان کعبہ شریفہ مائیکہ گویا کہ دیکھتا ہوں حق مردی را کہ آدم سیری
و یا کونج خانہ کعبہ میں بیٹھا ہی اور باہر کرتا ہی ایک ایک سنگ اس کے کواو
بھی فرمایا ہی کہ جو کوئی دو رکعت نماز مسجد حرام میں ادا کرے وہ ایسا ہی
کہ ہزار رکعت سیری مسجد میں ادا کیا ہو یعنی مسجد مدینہ میں اور ایک رکعت نماز
سیری مسجد کی افضل تر ہی اس سے جو ہزار رکعتیں غیر وہاں کے پڑھی
جاوین حدیث فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ جو کوئی سیری قبر کی زیارت کرے
براہر ہی کہ زیارت کیا اس نے سیری میری جہات میں اور زیارت کرنے
والامیرا جاسے کہ اس کو اجر کرنا ہی ہر آئینہ سیری قبر پر واسطے زیارت کے
آوے غرغرون یعنی ہر دو ہی عوایہ طفلان کو

قسم دوم بیح بیان طواف کی حیثیات من

ای برادران سلمان بخوبی جانو بلکہ اسباب میں قیاعن کلیہ بیچا نو کہ طواف فرض کلی
ہی کچھ ساتون پہیر یا اکثر چار پہیری پر ساتھ خلعت یا حیض یا نفاس کے
بجالا یا جانوے تو بد نہ لازم ہوگا اور جو کوئی ناقول تین پہیرے یا اس سے کم

سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی طواف کرے وہ ایسا ہی کہ ہزار رکعت سیری مسجد میں ادا کیا ہو

بجالت جنابت کے اسی طواف سے اور کل یا اکثر بے وضو ادا کیا تو دم اوپر واجب آیا بکر اگر کسی نے گا اور جو اسی طواف سے تین مرتبہ یا اس سے کم بے وضو پہر تو ہر پہر نے کے بدل آدھا صاع گہون مسکین کو صدقہ دینا ضرور پڑے گا اور جو اسی طواف میں تین بار ہی یا کم اُسکے ترک کے جائزین تو ذبح بکرے کا لازم آیا اور اسی طواف کے کل یا اکثر کی تاخیر سے ذبح کرے اور اقل کی درنگی سے صدقہ واجب الحال ہو تا ہی مسئلہ پس اعادہ طواف فرض کا اور پر محدث کے ساتھ طہارت کے مستحب ہی جب ایام نحر میں اعان کیا یا اُسکے بعد ساقط الدم ہو جاوے گا اور جنب پر واجب ہے طہارت سے اعان کرنا اور اس طواف کا ولیکن بد نہ یا دم او سوقت ساقط ہو جاوے گا جبکہ ایام نحر میں اعادہ کیا جاوے اور زمان نحر کے بعد اعادہ کرنے سے بصورت وجوب بد نہ بد نہ ساقط ہو جاوے گا مگر بطور تاخیر طواف کے اور دم دینا واجب آوے گا یعنی ذبح بکر اور بجالت وجوب دم کے دم بھی ساقط ہو جاوے گا ولیکن ہر شوط کے بدل میں آدھا صاع گہون محتاج کو دینا پڑے گا ضرور اور جس شخص نے اس طواف کو پار چہ نبس سے کہ او سمین قدر دم زاید الودہ تھا نجاست ادا کیا تو جائز مگر مکروہ ہی اور دم واجب نہو گا اور جو اس طواف کو بدون تہر عورت کے ادا کرے تو اوپر اسکا پہیر نا واجب ہی ورنہ دم دینا اوپر واجب ہو گا مسئلہ اور طواف غیر فرض اعنہ طواف قدم یا صدر کو کل یا اکثر کتر بے وضو ادا کرنے سے صدقہ اور بجالت جنابت کی کل یا اکثر کے عمل در آمد سے دم دینا اور اقل سے صدقہ لازم آتا ہی اور جملہ طواف غیر فرض یا اُسکے اکثر کے ترک کرنے سے ذبح بکر واجب آوے گا اور اُسکے اقل کے ترک سے صدقہ مسئلہ پس طواف غیر مفروض کا اعادہ

محدث پر ساتھ طہارت کے مستحب اور منجانب پر واجب اور بصورت کرنے کا عہدہ
 بطہارت اوسکے واسطے کہ چم واجب ہوگا مسئلہ جس نے طواف زیارت ساتھ جناب
 کے ادا کیا اور اعادہ اوسکا ساتھ طہارت کے نکر کے طواف صدر آخر ایام تشریق
 کے بطہارت بجالایا تو طواف ثانی ساتھ طواف اول یعنی زیارت کے بدل
 جائے گا اور طواف ثانی یعنی صدر جاتا رہے گا سوا اس طواف متروک کے
 عوض میں اوسپر دم دینا بالاتفاق واجب ہووے گا اور نزدیک امام ابو حنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ کے تاخیر کرنے سے طواف زیارت کے بھی دوسرا دم بھی
 لازم آتا ہے مسئلہ جو شخص کہ طواف زیارت بغیر وضو اور طواف صدر با وضو آخر
 زمان تشریق میں بجالاوے تو اوسپر ایک ہی دم واجب آتا ہے مسئلہ جو شخص طواف
 زیارت بدون وضو اور طواف صدر بحالت جنابت عمل میں لاوے گا اوسپر
 دو دم آویں گے واجب یعنی ایک بعوض زیارت اور ثانی بعوض صدر کے
 مسئلہ جو شخص کہ ان دونوں طواف کو ترک کرے گا اوسپر اوسکی عورت حلال نہوگی
 تا وقتیکہ مستعد ہو کر ان دونوں کو ادا نہ کرے گا پھر اوسکے بعد باعث تاخیر زیارت
 اوسپر دم واجب ہی نہ سبب درنگی طواف صدر کے کسواسطے کہ اوسکا کوئی وقت
 معین نہیں ہی مسئلہ طواف زیارت چوڑے طواف صد بجالانی کے صورت
 میں یہ طواف اسکا بدل ہو کر سبب متروک ہونے کے ایک دم اور طواف
 زیارت کی تاخیر سے دوسرا دم واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے
 میں کرت کئے جاوین اور طواف صدر تمامہ ادا ہووے تو چار کرت صدر سے
 زیارت میں جاتے رہیں گے اور طواف زیارت صحیح ہو جائے گا
 لیکن بلحاظ تاخیر اس طواف کے اوسپر ایک دم لازم انحال ہوگا اور بہ نسبت کہ
 چار کرت طواف صدر کے دوسرا دم بھی عاید ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے

چار کرت عمل میں لایا جاوے اور طواف صدر پورا کیا جاوے تو صدر سے تین
کرت زیارت میں لاحق ہو کر طواف زیارت صحیح اور کامل کیا جاوے گا مگر اس
تین کرت کے درنگ کی باعث ایک صدقہ اور تین کرت اس کے چھوٹ جانے
کے سبب سب دوسرا صدقہ واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے تین کرت
اور طواف صدر سے پہلی تین کرت بجالائے جاوین تو یہ چھوٹ شوط داخل زیارت
ہونگے پہر بوجہ ترک ہونے ایک مکرت زیارت کے ایک دم اور باعث ترک
جملہ شوط طواف صدر کے دوسرا دم لازم ہوئے گا مسئلہ اگر دو طواف سو
چار چار کرت عمل درآمد ہووے تو صدر سے تین کرت زیارت میں ملکر وہ پورا
اور صحیح ہو جاوے گا اور بوجہ تاخیر کے صدقہ او سیر لازم ہوگا اور بوجہ چھوٹ
جانے چھ کرت کے طواف صدر سے دم عاید ہوگا مسئلہ جو کسی نے طواف
زیارت کے واسطے چار شوط پہرا اور طواف صدر کے لئے کچھ ہی نہیں کیا تو
اوسکلج صحیح ہوگا سبب اسے فریضہ کے لیکن او سیر دو بکریوں کا ذبح کرنا
لازم ہوگا ایک بوجہ نقصان زیارت کے اور ثنائے بلحاظ ترک ہو جانے صدقہ
کے سو چاہیے کہ اون دنوں بکریوں کو دوسرے سال میں بھیجے کہ ذبح
کیجاوین مسئلہ جو عمرے کا طواف بحالت حدث یا جنابت کے ادا کیا جاوے
اوسکا اعادہ لازم ہی نہ کر نہ بہر دو صورت بکری ذبح کرنا لازم آوے گا مسئلہ
طواف راکب اور محمول کا بغیر شرعی درست اور صحیح ہی بغیر دم کے اور جو غیر شرعی
نہ ہو تو بھی درست ہی مگر دم دینا لازم آوے گا فقط

قسم سوم بیان میں سچی کے اور اوسمیں تیرہ شرط ہیں

جاننا چاہیے بہائی مسلمانوں کہ سنی ارکان حج سے رکن واجب سے ہی کم اور مفتی

کہتے ہیں دریا نہیں صفا اور مردہ کے دوڑنے کو یعنی پہرے کو ایسا کہ صفا
سے مردہ میں اور مردہ سے صفا میں جاوے سات بار اور ہر ایک بار کو شوط
کہتے ہیں پہرہ نہیں چار بار فرض ہی باقی نہیں بار واجب جیسا کہ تفصیلی بیان اسکا
طواف میں بھی درج ہے پہرہ جو کوئی آدمی چار کرت ترک کرے تو ہرگز سعی نہ پائی
جاوے گی اور دم لازم آوے گا اور جو تین کرت چھوڑ دیوے تو واجب ترک ہوگا پس
مقابلہ ہر کرت نصف صاع گندم تھا جو نکودینا ضرور ہی شرط دوم سعی پائی جائے
مقام صفا اور مردہ کے بیچ میں اور دوسری جا گہ کی سعی جائز اور صحیح نہیں ہے
ہو چاہیے کہ سعی بعد طواف کعبہ کے کیجاوے پہرہ کوئی قبل از طواف
کے سعی کیا تو درست اور جائز نہیں ہوگا اس واسطے کہتے ہیں کہ جب تک حج
کا احرام باندھے اور طواف زیارت کے پہلے سعی کرنا چاہیے تو ضروری
کہ اول طواف نفل یا لا کر سعی کرے بعد طواف زیارت ادا کرے بغیر سعی
کے کس واسطے کہ نیکے کے حق میں طواف قدم نہیں ہی شرط چارم احرام
حج یا عمرے کا اسکے مقدم ہووے شرط پنجم واجب ہی یعنی جو سعی کہ
منا سبک حج ہی وہ موقوف ہی حج کے مہینوں پر یعنی وقت اوسکا حج کا مہینہ
ہی بخلاف اس سعی کے جو عمرے کے واجبات سے ہی کہ وقت اوسکا
معیّن نہیں بلکہ تمام سال اوسکے واسطے وقت ہی شرط ششم کہ اکثر مسافت صفا
اور مردہ کے جو درمیان میں ہی طلی کیا و ہی پہرہ جو بمقدار دو ثلث کے راہ باقی
رہ جاوے تو سعی جائز نہوگی شرط ہفتم واجب ہی سعی میں شروع سعی کا کری
صفا سے اور مردہ پر ختم کرے پہرہ کہ مردے سے آغاز کیا تو اول کرت حساب
میں نہ آوے گا بلکہ اوس ایک کرت کا دہرانا چاہیے و اعادہ کیا تو نصف صاع
گندم جبہ دیوے شرط ہشتم اور تین شوط اخیر کے واجب سعی سے ہیں

ہو مخرث ہو یا جنب ہو یا حیض ہو یا لقسا ہو عفات جاتا ہو یا نہ جاتا ہو جاگتا ہو
یا سوتا ہشیا ہو یا بے ہوش مست ہو یا مجنون راغب ہو یا مجبور اور اوسمین
چند شرطین میں سو یہ لکھی جاتی ہیں مخفی نہ ہے شرط اول احرام حج کا مقدم
ہوئے شرط دوسری وقت اسکا تاریخ ۹ ربیعہ کی زوال آفتاب سے لے کر
تاریخ دسویں کے طلوع آفتاب تک ہی لیکن نوین کے غروب آفتاب تک ٹھہرنا
وہاں پر واجب ہے کہ جسکے ترک کرنے سے حج فوت نہیں ہوتا مگر دم لازم آتا
ہی شرط سوم جو کوئی پہلے غروب کے اپنے اختیار سے نکلے یا سواری کا
جانور سرکشی کر کے اوسکو نکلے تو اوپر دم واجب ہوتا ہی اسصورت میں جو
پہلے غروب کے پہر جاوے گا تو اس سے دم ساقط ہو جاوے گا والا
فلا شرط چہارم وجوب مسبق الذکر اوس شخص کے حق میں ہی جو کہ دن ہی پر
عفات میں جا ٹھہرا ہو اور جو شب کو جا کر ٹھہرا تو اسکا ایک لحظہ بھی ٹھہرنا کافی
ہی اگرچہ بطور عبور کے ہو اور اوپر کوئی شی لازم نہ ہو وے کی شرط پنجم
جو کوئی حج فرض یا مندور یا سطوع یعنی نفل کا احرام باندھا اور اوسکو عفات
میں ٹھہرنا میسر نہوا یہاں تک کہ دسویں کی صبح ہو گئی تو اسکا حج جانا ہے گا
پہر اوسکو لازم ہے کہ اوسے احرام سے طواف اور سعی کر کے حلال ہوئے
اور اس حج کو دوسرے سال قضا کرے جو وہ شخص قارن ہی تو عمرے
کے واسطے سعی اور طواف اور یہی واسطے حج کے سعی اور طواف کرے
اور اوس طواف میں تلبیہ موقوف کرے بعین حلق یا قصر کر کے احرام سے
نکلے لیکن دم قرآن اس سے ساقط ہو جائے گا شرط ششم جو کوئی
متمتع ہی اور بسبب تمتع کے بدی چلایا ہی تمتع اوسکا باطل ہوگا بدی
کو جو چاہے سو کرے اور حج فوت کیا سو اوپر طواف صدر واجب نہیں اور عمر

فوت نہیں ہوتا ہی کیونکہ عمرے کا وقت تمام سال ہی جب چاہے ادا کرے
شرط مقیم اوس ربور نماز عصر کو ظہر کے وقت نماز ظہر کے ساتھ ایک اذان
اور دو اقامت کے ملا کے ادا کرنا سنت ہی کہ جسکو جمع تقدیم کہتے ہیں
اور یہ نماز بعض کے نزدیک مستحب ہی سماتہ چہ شیطون کے پہلی یہ کہ
احرام حج کا ظہر اور عصر کے آگے پایا جاوے پہر کوئی ظہر کو بغیر احرام
کے ادا کرے اور اوسکے بعد احرام باندھ کے نماز عصر کو ظہر کے وقت پڑھے تو
ہرگز جائز نہیں شرط ثانی ظہر کو نماز عصر سے قبل ادا کرنا چاہیے پہر جو کوئی
بہول کے نماز عصر کو نماز ظہر سے آگے ادا کرے بعین نماز ظہر پڑھے تو یہ
جمع صحیح نہوگی بلکہ عصر کو اسکے وقت میں پہر کر پڑھنا فریبے شرط سوم یہ کہ
وقت ہونا یعنی غرنے کا روز پایا جانا شرط چہارم ہونا مکان یعنی جاگہ عرفات
کے شرط پنجم سرد و نماز کے واسطے جماعت ہونا پہر جو کوئی ان دونوں نمازوں
کو یا ایک کو تنہا ادا کیا تو عصر جائز نہیں ہوگی اسکے وقت کے آگے شرط ششم
دونوں نمازوں میں سلطان یا اوسکا نائب امامت کو ہونا چاہیے پس اگر
سلطان یا نائب کے سوائے کوئی شخص ان دونوں نمازوں میں یا ایک میں
امامت کیا تو جائز نہیں ہی اگر عرفہ اور جمعہ ملکاوے تو جمعے کی نماز وہاں پر
نہ پڑھنا چاہیے کسوائے پہلے کہ جمعے کی نماز عرفات میں صحیح نہیں ہووے گی
کیونکہ وہ مقام قصر نہیں ہی سبب نما کے نماز جائز ہی اور مستحب ہی کہ عرفات
میں جاتے وقت خضیب کہ نام پہاڑ ہی اوس راہ سے جاوے اور آتے وقت
نازعتین کی راہ سے آوے فقط واضح ہو کہ مقام عرفات جا سبب اللہ عوا
ہی جو دعا کہ مانگے پروردگار غلام اپنے فضل اور عنایات سے اوسکو قبول
اور منظور فرماتا ہی حدیث فرمایا بنی اعلیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے کہ جو کوئی

ایک نظر کتبہ مکرمہ پر کرے گناہان او سکے معاف ہو جاوین گے اگرچہ وہ گناہ بعد
 کف دریا گے ہوں یا برابر پر یک بیابان کے اور جو روبرو عرفہ ہو اور خلق پہننے
 کو عرفات میں حاضر اور آمادہ ہوں او سوقت رحمت خدا تعالیٰ کی نزدیک اون
 خلق کے عاید ہووے اور آسمان دنیا پر نزول فرماوے او اسکے بعد جملہ
 دروازے آسمان ہمکے کہل جاوین پس خداے تعالیٰ مباہات فرماوے
 اور حاجیان کے واسطے فرشتگان کو اپنے کہے کہ دیکھو میرے بندے
 سب آئے ہیں ثولین یال اور آئوں گردیر روے رستون و درواز
 سے بامید مغفرت ہم پاس بدستیکہ جملہ گناہ ان لوگون کے بخشید یا میں نے
 اور نادمی دہیئے کہہ میرے بندے سب جاؤ اور جانو کہ ہمیشہ کو
 میں نے تم سب کے گناہان بخشا اور تمہارے سب گناہوں کو معاف فرمایا
 جس شخص کی لہو چاہو شفاعت کرو اگرچہ اونکے سب گناہ گنتی میں مانند ریگ
 بیابان و کف دریا و بعد دستارگان آسمان اور بعد قطر ہائی باران کے ہوں
 سو سب کا سب میں نے بخشا کیونکہ ہم ارحم الراحمین ہیں اور رحمت میری سب
 چیزوں پر پونہتی ہی یعنی کل شئی پر محیط ہوں حدیث فرمایا آنحضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ حج اسلام ادا کرے تمام گناہ او سکے بخشے جاوین
 پس اوس پاس فرشتہ آوے اور اپنا ہاتھ او سکے دونوں شانوں کے درمیان
 میں کہے اور کہے کہ اسی بندے بسیار گنہگار پایا کار گذشتہ تیرا سیاتہ کفایت کے
 انجام پایا اور کہی کوئی ذریعہ معافی گناہ بزرگ تر کا اوس سے نہیں ہی کہ
 ہر گاہ جبہ عرفات سے پلٹ جاوے گناہ سب او سکے عفو ہووین اور پہر کہے
 کہ بخشا گیا گناہوں سے خدا تعالیٰ کو ایک نوع کی رحمت ہی کہ ہر گاہ بالاسے
 زمین پر نزول اجلال فرماتا ہی دس خبر ہوتا ہی تو حرف نصیب اہل مکے کے

اور ایک جزو نصیب تمام اہل عالم کے فقط

قسم پنجم بیان میں حقایق مزدلفے کی

جاننا چاہیے اسی بہا ہی مسلمانوں کہ تاریخ نوین کو پس از غروب آفتاب مقام
مشاران عرفات عرفات سے مزدلفے میں آوین جب قریب پہنچیں سواری
سے اتریں اور غسل کریں اور پیادہ وہاں سے چلکر مزدلفے کو آوین اور
وہاں پر بغیر تاخیر کے نماز مغرب اور نماز عشا کو عشا کے وقت میں ایک اذان و
اقامت سے پڑھیں یعنی پہلے نماز مغرب نیت ادا پھر نماز عشا دو نون جماعت
سے اور سنت مغرب اور عشا اور وتر کو بعد اذان ہر دو نماز کے ادا کرے اسکو
جمع تاخیر کہتے ہیں یہ جمع واجب ہی مزدلفے میں عشا کے وقت اس شخص
پر جو ان دو نون نمازوں کے لئے آگے ج کے احرام باندھا ہی اور پہلے
ان نمازوں کے عرفات میں جا ہٹا ہی اور اس جمع اور جمع تقدیم میں سفید
فرق ہی کہ وہ سنت ہی اور یہ واجب ہی خاص مقام مزدلفے میں اور اس
جمع میں جماعت شرط ہی اور اسمین جماعت شرط نہیں مگر افضل ہی اور اسمین
امامت کے لئے سلطان یا نائب شرط ہی اور اسمین شرط نہیں ہی اور اسمین
خطبہ پڑھنا سنون ہی اور اسمین نہیں ہی اور اسمین ہر نماز کی اقامت جدی
جدی ہی اور اسمین دو نون نمازوں کے واسطے ایک ہی اقامت ہی پھر وہاں
تمام شب رہنا سنت ہی ہو کہ اور اس شب میں نماز اور اذکار اور درود
اور تلاوت قرآن اور تلبیہ اور ادعیہ میں مشغول ہے اور پھر بروز عید فجر کے طلوع
ہو ہی اور بعد مزدلفے میں ہی ہٹ کر نا واجب ہی اگرچہ ایک ہی خطبہ ہے
اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہی لیکن ہمارے امام کی نزدیک

تزدیک فجر کے وقت سے طلوع آفتاب کے قریب تک ٹھہرنا سنت ہی محکمہ
 اور طلوع فجر کی بعد نماز صبح کو تاریکی میں یعنی اول وقت میں ادا کر کے امام کی
 ساتھ جبل قریح پر کہ جسکو مشعر الحرام کہتے ہیں ٹھہرنا مستحب ہی پھر اگر کوئی طلوع فجر کی
 پہلے وہاں پر نہ ٹھہر کے نکلے یا بعد طلوع آفتاب کے وہاں ٹھہرے تو معتبر نہ ہوگا
 اور دم لازم آوے گا اور مرد لے سب موقف ہی مگر سبب محشر کہ وہ مرد لے
 میں داخل نہیں ہی پھر اس جگہ رہنا معتبر نہ ہوگا اور جب مرد لے میں ایک خطہ ٹھہرنا
 واجب ٹھہرا پھر ٹھہرنے والا خدا و جاگتا ہو یا سوتا ہو یا سیر ہو یا بے ہوش مست ہو
 یا دیوانہ راغب ہو یا مجبور مرد لے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو یا پاک ہو یا ناپاک حائض
 ہو یا نفسا تو اس سے واجب ادا ہو جائے گا اگر یہ وقوف ترک ہو تو دم لازم
 ہوگا فقط

تشم شہ بیان میں رمی جبار کے

واضح ہو جبرہ کے جمع جبرات و جبار ہی اور جبرہ ایک جگہ کا نام ہی اور اوسطوں کی
 تین جگہ ہیں پہلے مقام نام جبرہ اولے ہی جو قریب مسجد حنیف کے واقع ہی اور
 مناسے تزدیک اور مکے سے دور ہی ثانی جبرہ وسطے ہی اور وہ جبرہ اولے
 کے متصل ہی ثالث جبرہ عقبہ ہی کہ اسکو جبرہ قصوے بھی کہتے ہیں اور وہ
 مکے سے قریب اور مناسے دور ہی اور رمی کنکر پہنکے کو نافرد کرنے ہیں پھر
 اون جگہوں پر کنکر پہنکے کو رمی جبرہ یا رمی جبار یا رمی جبرات بولتے ہیں جب ان عقولوں
 کے منے اور اصطلاح معلوم ہوئے تو اب جانا چاہیے کہ رمی جبار کی دن چارہن
 ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مگر دسویں میں فقط جبرہ عقبہ کو رمی کرنا اور باقی تین دنوں میں تینوں
 جبرات کو رمی کرنا واجب ہی مگر ۱۳ کی رمی اس شخص پر ہو جو اوش روز طلوع فجر کے آگے

وہاں سے مکے کو چلا آیا واجب نہیں جیسا کہ امدتعالیٰ فرماتا ہے **فَمَنْ كُنَّ فِيهِ يَوْمَئِذٍ**
فَلَائِيكُمْ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ **يَمْنَعُ** جس نے جلد ہی
 لی دو دن میں پہر گناہ کچھ نہیں ہی اوسپر اور جس کسی نے دیر کی پہر کچھ گناہ نہیں اوسپر اور مرد
 و دو دن سے وہ دو دن ہیں جو بعد روزِ نحر کے ہیں اور منجملہ شرط رسی چار کے کہ کل
 ہیں اول یہ ہنی کہ وہ کنکریاں ہوں جو خود اوسنی جگہ پر ہیں یا اوسکے قریب بھالے
 قین تہہ کے پس اوس سے زیادہ دور پر گرین تو جائز نہیں ثانی یہ کہ اون
 کنکریوں کا پہنکنا چاہیے کہ زمین پر نہ دیوین پہر جو کوئی اون کنکریوں کو زمین پر
 رکھ دیا تو صحیح اور درست نہیں بلکہ پہنکنا ہی شرط ہی ثالث یہ کہ ہر حجرے پر جدا
 جدا سات سات کنکریاں پہنکنا ضرور چاہیے پہر جس نے کہ ساتون کنکریوں کو جمع کر کے
 بدفعہ واحد پہنکا تو ہرگز درست نہیں کیونکہ وہ سب ملکر ایک ہی کنکر کا حکم رکھے گا پہر چہ
 کنکر اور سوائے اوسکے جدا جدا پہنکنا پڑے گا رابع یہ کہ خود پہنکنے والا اپنے ہاتھ
 سے پہنکے دوسرے کی کو اپنا نائب نہ کرے کیواسلئے کہ نائب کرنا جائز نہیں ہی
 ولیکن بحالت عذر مشروع خامش یہ کہ وہ کنکریاں جنس زمین سے ہو وین مانند اسکر
 جسے رے رے اینٹ اور ڈھیلون کے اور چوڑے کی کنکریاں اور ہرنال اور
 مردار سنگ وغیرہ سے رسی کرنا درست ہی اور روپا اور سونا اور یاقوت اور گلی وغیرہ
 سے ناجائز ہو گا لیکن کنکریوں سے رسی کرنا سنت ہی سادش یہ کہ وقت پایا جاوے
 پہر چہ عقبہ کی رسی کی صحت ادا کا وقت دسویں تاریخ کے طلوع فجر سے لیکر تاریخ
 کے طلوع فجر تک لامحالہ ہی پس اس فجر کے پہلے رسی کیا تو غیر صحیح ہی اور بعد
 اس فجر کے قضا ہونے کے نہ ادا اور وقت مسنون فجر دسویں سے تا زوالِ آفتاب
 اور وقت جواز تا غروب آفتاب اور وقت مکروہ بعد غروب سے تا فجر یعنی صبح صادق
 تاریخ بازو سم ہے اوسکے بعد وقت ادا سے قضا کا بعد صبح صادق ہی اکتی تا وقت

زوال تاریخ ۱۲ کے ہی اور وقت جواز قضا ابتدا سے زوال سے تا غروب آفتاب اور
وقت مکروہ قضا ۱۱ کے طلوع فجر سے لیکر تاریخ ۱۳ مارچ کے غروب آفتاب تک ہی ہر جو
کوئی تاریخ ۱۱ کے طلوع فجر کے بعد جبرہ عقبی کو رمی کیا تو اوپر دم قضا لازم اس حال ہوگا
ضرور اور جو قضا کا بھی زمانہ گزر جاوے تو لازم آوے گا دم ترک باقی دنوں کا حال
رمی کے وقتوں کے بابت ویسا ہی جو بیان ہو گیا یعنی ہر گیارہویں اور بارہویں
تاریخ ہر سہ حرات کو رمی کرنے کا وقت مسنون اوس روز کے زوال آفتاب سے
لیکر تا غروب ہے پھر آگے زوال کے رمی کرنا جائز ہی بعین وقت مکروہ ۱۲ و ۱۳
کی تا طلوع آفتاب ہی پھر بعد طلوع کے وقت ادا کا جائز اور وقت قضا کا زمان
تشریق کے آخر تک ہی باقی رہا پھر جو کوئی ان دنوں ٹوٹنے رمی کو قضا تک دیر تک
کیا ہو تو اوپر قضا اور دم دونوں لازم ہوئے اوسکے بعد صرف دم عاید ہوگا نہ قضا اور
۱۳ کے رمی کا وقت مسنون اوسی روز کے ابتدا سے زوال سے تا غروب آفتاب
ہے پھر آگے زوال کے مکروہ ہے اور بعد غروب کے فقط دم دینا واجب ہوگا
نہ قضا اور تینوں دنوں کی رمی کو ترک کرنے سے یہی ایک ہی دم واجب ہوگا سترہ
یہ کہ چار کھکریوں سے کم نہ ہو دے پھر جو کوئے تین کھکروں سے رمی کیا تو جائز
نہوگا اور اوپر دم عاید ہوگا جیسا کہ کل کے ترک سے دم واجب ہوتا ہی اور جو چار
لنکر پہنیک کر تین کھکروں کو چھوڑ دیا تو ہر کھکر کے عوض صدقہ دیوے نصف صاع گندم
اور وجوہات رمی حرات کے قبیل میں پہلا یہ کہ چار کھکروں سے زیادہ پہنیکہ دو دم
جبرہ عقبہ کے رمی کو سر منڈانے پر مقدم کرنا مفرد ہو یا قارن یا متتابع تیسرا ہر روز کے
رمی کو اسکی قضا کے وقت آئے تک تاخیر نہ کرنا اور رمی چار کی سنتوں کے سہیلے
یہ بھی کہ پی در پی لنکر پہنیکہ دوسرے لنکر ہی پہنیکہ وقت جبرہ سے اتنے فاصلہ پر
لنکر پہنیکہ چاہیے جو پنج گز سے کم نہ ہو اگر زائد ہو تو مضائقہ نہیں ہی تیسرے نگاہ کرنا

ترتیب کا آخر کی تین من کی مٹی میں درمیان تینوں حجرات کے بیچ پہلے حجرہ اولیٰ

کو کنکر مارے بعد حجرہ وسط کو بعد ازاں حجرہ قصویٰ یعنی حجرہ عقبہ کو بوجھ کوئی حجرہ عقبہ سے شروع کر کے ہر سہ حرات کو رومی کر چکا تو سنت سب سے کہ حجرہ وسط اور قصویٰ کی رومی پہیر کر کے کرے چوتھے رعبایت اور قارت کی کرنا چاہیے یعنی وقت مسنون میں حرات کو کنکر مارنا جیسا مذکور ہوا ہے یا پنجوشین کنکر خرنے کی گنتی کے برابر یا تھرا برابر ہونا چاہیے چھٹوشین ٹھرا دغا کے واسطے حجرہ اولے اور جسم وسط کو کنکر مارنے بعد ہر صرف حجرہ عقبہ کو کنکر مار کے نہ ٹھہرے اور رومی حمار کے استجمات بھی یہ ہیں پہلویہ کہ قبلہ رو کھڑا ہونا آخر کے تین کنکر مارنے میں تین حرات ہیں : اور وقت جو ہر روز عید فقط حجرہ عقبہ کو کنکر مارنے کیواسطے جائے اہل روزاوس حجرہ اولہ کو کنکر مارتے وقت سنا کو دہانی طرف اور کعبہ کو بائیں طرف رکھ کے حجرہ کی طرف نہ کرنا سب سے وہ مٹے یہ کہ باوجود ہنا تیسرے رومی کے سب دونین حجرہ عقبیٰ کو رومی کرتے وقت سوار اور دوسرے حرات کو رومی کرتے وقت پیادہ پار ہنا چوتھے یہ کہ دست راست سے رومی کرنا یا پنجوشین یہ کہ چار دن میں رومی کرنا یعنی چوتھے دن کے رومی کو ترک کرنا چھٹوشین یہ کہ انکوٹھے پر کنکر رکھ کے سہادت کی اونٹلی کے زور سے پہینکنا چاہیے کہ شرطون کو ترک کرنے سے عمل باطل ہو گا اور واجبات کے ترک سے عمل مکروہ تحریمی ہوتا ہے اور دم لازم آتا ہے اور سنتوں کے چھوڑ دینے سے عمل مکروہ منزیہی ہوتا ہے

قسم ہفتم بیان میں ہدی وغیرہ کی فح کر نی اور سر منڈ اینکی احتیاج میں

جانا چاہیے کہ پہلے اوس جانور کو کہتے ہیں کہ کو سغندر کو روانہ کیا جاوے اور وہ ٹانٹ

[illegible]

مستند: سند شماره ۱۰۰۰ مورخه ۱۳۸۵

یا گاسے یا بکری ہے پر اوں سب میں اونٹ افضل اور اولے ہے بعدہ گاسے پس
ازان بکری اور بد نہ خاصکر اونٹ اور گاسے کو زبان زد کرتے ہیں اور جو شرم و طہ قربانی
کے جانور میں چاہیے وہ اوٹھیں ضرور ہی ہے یعنی فریبہ ہونا اور کانا اندھا لنگر
لاغر گوش برین سنگ شکستہ دم برین اور کوئی نقصان لفظا ہر نبو سے قدر چہارم حصہ
سے کم ہے تو جائز ہے لیکن زائد اوسکے سے نہو سے اور دم دینا اوسکو بیان
کرتے ہیں کہ باعث جنابت کے فوج کرنا واجب ہوتا ہے جسکا ذکر منوعات احرام
کی فصل میں لکھا گیا ہے اور شرع نقل تطوع اور تمتع اور قرن اور نذر کی تہہ کہ
جسکو زبان ہندی میں کتے ہیں کہ گلے میں جانور کے کوئی چیز مانند پیڑ کے نشانی بانٹ
دیا جاوے اور یہ فعل مسنون ہے سو اے بکری کے اور دم جنابت اور دم اخصا
کے گلے میں بھی پڑا نہ ہونا غیر مسنون ہے اور جو کسی نے باندھا تو ساتھ کر امت
کے جائز ہوگا بعد فوج کرنا ہدی کا قارن اور تمتع پر واجب العمل ہے اور مفرد عمرہ
اور مفرج پر مستحب ہے لیکن بصورت جنابت کے جلا پیر واجب کا حکم رکھتا ہے
بہر ان سب قسم کے ہدایا یعنی جانور و ن کو فوج کرنا خواہ بحالت وجوب یا مستحب
گو کہ تمامی مقام حرم میں صحیح اور درست ہے مگر جو بر وزنح کے فوج کریں تو منہ
میں فوج کریں اور جو بعد اسکے اتفاق ہو تو مکے میں فوج افضل ہے گوز میں حرم
کے باہر ہو تو ناجائز ہے اور فوج کرنا دم نذر اور اضحیہ کا زمین حرم کے باہر بھی جائز
ہے اور فوج کرنا تمتع اور قرآن کے ہدی کو قربانی کے دنوں کے آگے ہرگز درست
اور صحیح نہیں ہے اور ایام قربانی کے دنوں کے بعد جائز ہے مگر ترک واجب ہونے
سے دم واجب العمل ہووے گا کیونکہ ان دنوں قسم ہدی کو قربانی ہی کے دنوں
میں فوج کرنا واجب ہوتا ہے مگر جنابت کے ہدیہ اور نذر کے ہدیہ وغیرہ کے
فوج کرنے کا وقت تمام سال ہے بسوقت جاہن اچھو سکوفوج کریں خواہ قربانی

اور اگر جانور کو قربانی کے دنوں میں فوج کرنا جائز ہے تو نذر اور اضحیہ کا زمین حرم کے باہر بھی جائز ہے اور فوج کرنا تمتع اور قرآن کے ہدی کو قربانی کے دنوں کے آگے ہرگز درست اور صحیح نہیں ہے اور ایام قربانی کے دنوں کے بعد جائز ہے مگر ترک واجب ہونے سے دم واجب العمل ہووے گا کیونکہ ان دنوں قسم ہدی کو قربانی ہی کے دنوں میں فوج کرنا واجب ہوتا ہے مگر جنابت کے ہدیہ اور نذر کے ہدیہ وغیرہ کے فوج کرنے کا وقت تمام سال ہے بسوقت جاہن اچھو سکوفوج کریں خواہ قربانی

اور اگر جانور کو قربانی کے دنوں میں فوج کرنا جائز ہے تو نذر اور اضحیہ کا زمین حرم کے باہر بھی جائز ہے اور فوج کرنا تمتع اور قرآن کے ہدی کو قربانی کے دنوں کے آگے ہرگز درست اور صحیح نہیں ہے اور ایام قربانی کے دنوں کے بعد جائز ہے مگر ترک واجب ہونے سے دم واجب العمل ہووے گا کیونکہ ان دنوں قسم ہدی کو قربانی ہی کے دنوں میں فوج کرنا واجب ہوتا ہے مگر جنابت کے ہدیہ اور نذر کے ہدیہ وغیرہ کے فوج کرنے کا وقت تمام سال ہے بسوقت جاہن اچھو سکوفوج کریں خواہ قربانی

کے دنوں کے آگے یا بعد اور چاہیے کہ جبہ فرج کرنا ہدایا کا واجب ہو یا ہی اوس شخص کو جائز نہیں کہ اس ہدیہ کا گوشت کھاوے مگر قارن اور متمتع اور مفرد حج کو اپنے ہدایا کا گوشت کھانا درست ہی بلکہ مستحب اور ہدیہ پر سوار ہونا اور بوجہ لاؤنا جائز نہیں ہے مگر بوقت ضرورت کے جائز ہی پہ اگر اس میں کچھ نقصان ہوگا تو ضمان اوس کا فقرا پر خیرات کرنا واجب ہی اور اوس کا دودہ پینا ہی ناجائز بلکہ اوس کو خیرات کرے اگر خود یا غنی کو دیا اوس قدر ضمان دے اگر وہ بچہ جنے چاہیے کرا و سکو بھی فرج کرے یا فقیر کو خیرات کر دیوے اور جو ہدیہ مر جاوے یا اوس کو شیر کھا جاوے تو دوسرا خرید کر بے بشر طیکہ وہ واجب ہووے اور لازم ہے قارن اور متمتع پر کہ فرج کریں ہدیہ کو اپنے سر موٹا لانے کے پہلے اور مفرد پر واجب نہیں ہی بلکہ مستحب ہی اور واضح ہو کہ حلق یعنی سر موٹا نا اور قصر یعنی سر کے بال کترانا عمل واجب ہی پہر ان دنوں میں سے کسی ایک کو اختیار کر لے تو جائز ہے لیکن حلق ہو یا قصر پاؤں کے مقدار سے واجب اور لازم ہی پر تمام کا قصر اولے ہی اوس سے بحکم اس حدیث کے حَلَقَةُ كَلَّةٍ اَوْ اَلْوَكَّةُ كَلَّةٌ اور مرد و نکو تمام سر حلق مسنون ہی اور قصر مباح اور عورت کو حلق کرنا حرام ہی اور قصر مسنون ہی بصورت قصر کے پاؤں کے بال اونگلی کے ایک پہر سے سے دراز ہی میں کم کترانا درست ہی پہر جس کے سر میں بال ایک پہر سے سے کم ہووے اوس کو سر موٹا نا لازم ہو جاوے گا اور جس کے سر پر بال بالکل نہوں تو بھی استرہ پیرانا اوس پر واجبات سے ہوگا اگر کوئی محرم بعد ادا ہی مناسک کے حلال ہوتے وقت اپنا سر موٹا اوے یا دوسرے محرم یا حلال کا سر موٹا دے تو کسی پر کو حاجت نہیں حلق اور قصر کا حکم یہ ہی کہ محرم حلق یا قصر کے بعد احرام سے نکلتا ہی اور حسب قدر چیزیں اوس پر حرام ہوتی تھیں وہ سب

حلال ہوتی ہیں مگر عورت حلال نہیں ہوتی و لیکن بعد طواف زیارت کے حلال ہوتی ہیں اور حلق یا قصر کا وقت دستہ بن تارخ کی فجر سے ہی پہر جو کوئی آگے اس سے طواف یا قصر کرے تو ناجائز اور غیر صحیح ہی اور شرط یہ ہی کہ بعد رمی جہا جمرہ عقدہ کے حلق یا پہر جو کوئی اوسکا اولٹا کیا تو اوپر قدم لازم آوے گا خواہ وہ شخص مفرد ہو ورنے یا متمتع یا قارن اسے طرح اگر قربانی کے نبین دن حلق نہیں کیا تو دم واجب ہوئے گا فقط

قسم ششم بیان میں حقائق احصار کے

واضح ہو کہ معنی احصار کے قید کرنا اور محصر قید شن کو کہتے ہیں مگر یہاں پر محصر سے مراد وہ اشخاص ہی جو احرام کے بعد منع کیا جاوے احکام و حجب احرام سے پہر وہ مانع خواہ دشمن ہو یا قید یا بیماری یا درخت جاوے کہ راہ میں مر جاوے اور وہ طاف چلتی کی نہ رکھے یا محرم کسی عورت کا راہ میں فتن ہو گیا ہو پہر محصر کا حکم یہ ہی کہ اگر وہ مفرد عمرہ یا مفرد حج ہی تو ایک ہدیٰ اور قارن ہو تو دو ہدیٰ اپنی طرف سے مکے کو روانہ کرے تا اس ہدیٰ کو اسکے جانب سے کوئی شخص وکیل ہو کر نیا بتا او سکوحرم میں فوج کرے بعد اوسکے حلال ہو ورنے یا اوسکے قیمت نہیجے یا اوس سے ہدیٰ خرید کر کے وٹان فوج کرے پراو سکواگے فوج کرنے سے حلال ہونا ناجائز ہی پہر جو کوئی خیر احرام کے منوعات سے عمل درآمد کرے پس جو کہ محرم حجب آتا ہی وہ اوپر ہی واجب العمل ہو ورنے گا اور اوپر سر موٹا نہا یا بال کترا نا حلق ہونے کے واسطے شرط نہیں ہی لیکن سر موٹا نہا یا کترا نا چاہی پہر وہ محصر اگر مفرد عمرہ ہی اوپر قضا عمرے کے واجب ہوتے ہی پس جب ممکن ہو ادا کے قضا کرے اور جو مفرد حج ہی اوپر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہوتا ہی اور جو قارن ہی تو اوپر ایک حج اور دو عمرے لازم ہوتے ہیں اگر محصر احصار سے نکل کر اسی سال حج کیا تو

اسکے قضا کی ادھر واجب نہیں ہوتی اور عمرہ بھی واجب نہوگا اور جو بعد ہی بھیجے سکے
 احصار سے خلاصی پاوے اور اسکو یقین ہووے کہ حج فقط یا ہدیٰ اور حج برد
 ملین گے تو ادھر لازم نہوگا ورنہ واجب نہیں اور جو سکے میں طواف اور وقوف عرفات
 سے منع کیا جاوے تو بھی محصر ہوگا جو شخص بعد وقوف کے منحصر ہو اور ایام تشریق
 گزر گئے تو مناسب ہی اسکو بوجہ اسکے یعنی نہ پھیرنے مرد لے کے ایک دم
 اور باہت ترک رمی کے دوسرا دم دیوے اور طواف زیارت کرے لیکن اسکے
 اور حلق کی دیرمی سے دوسرا دم لازم آوین گے احصار کے ہدیٰ کو حرم کے سوا
 دوسری جا گنہ پر فحج کرنا جائز ہی اور نزدیکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فحج کرنا
 اسکا روزنہ کے پہلے اور بعد دونوں طسح پر جائز ہی اور نزدیک ضاحین
 کے قبل روزنہ کے ناجائز ہی اور اتفاق علماء ہون ہی کہ عمرے کے احصار کی
 ہدیٰ کو جو قوت چاہے فحج کرے مگر حرم کے باہر نہیں ہو فقط

فصل یازدہم بیان میں اون احوال کی جو ساتھ عورتوں کی خاص کیے گئے ہیں

واضح ہو کہ احکام حج اور احرام کے مردوں اور عورتوں کے حق میں ایک ہی ہیں لیکن
 بارہ چیزیں خلاف مردوں کے بحق عورتوں کو مخصوص ہیں یہ فرق ہی اول یہ
 کہ جائز ہی کہ عورتوں کو پارچہ دوختہ اور رنگین کا پھٹا مگر رنگ خوشبوے مانند
 زعفران اور کوسم کے یا دیگر خوشبوے کے نہوے و دوم یہ کہ کپڑے سے
 چھپانا اور منہ چھپانا اسطورے سے چاہیے کہ کپڑا منہ سے نہ جو جاوے
 کیونکہ منہ چھپانا محرموں سے عورتوں کو فرض ہی جیسا کہ انہی میں حج ہی سوم یہ کہ
 جلیب بکار کے نہ کہنا چاہیے بلکہ ہستہ سے چہارم یہ کہ اضطبل اور اسطلم نہ

مگر ناجا ہے پیچم یہ کہ لوگوں کی کثرت کے باعث حجر اسود کو بوسہ دینا ترک کرنا پر ضرور
مگر رکن یمنی کو بوسہ دیو سکے وہ حجر اسود کے بوسہ دینے کے حکم میں ہی ششم
یہ کہ لوگوں کے جماد کے سبب سے نماز طواف کو مقام ابراہیم میں نہ پڑھے بلکہ دوسرے
کسی جگہ میں ادا کرے ہفتم یہ کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے وقت
میلین تحریک کے قریب دوڑ کر نہ چلے ہشتم یہ کہ سبب از دحام کے صفا و
مروہ پر نہ چڑھے نہم یہ کہ احرام سے نکلنے وقت قصر کرے نہ حلق کیونکہ
حلق کرنا عورتوں کو حرام ہے دہم یہ کہ اگر کوئی عورت قربانی کے دنوں میں طواف
زیارت کے آگے حیض یا نفسا یا بیمار ہو جاوے اور قربانی کے ایام گزریں
بعد طواف کرے تو اوپر دم لازم نہ ہووے گا یا ز دہم یہ کہ جو کسی عورت کو آگے
طواف و دواع کے حیض آوے پر وہ پاک نہیں ہونے تک رفقاً اس کے اپنی
شہر کو جانے کا قصد کریں یعنی دواع یا دم پاک ہونے کے نہ ٹھہریں تو
طواف و دواع اس سے ساقط ہوتا ہی اور دم لازم نہیں آتا ہی جائز ہی خائضہ
اور قسہ کو ادا کرنا سب افعال حج اور عمرہ کے لیکن کعبے کا طواف کسی قسم کا
ہو درست نہیں کیونکہ مسجد میں جانے اور طواف کرنے کے لیے طہارت فرض
ہی اگر حیض اور نفسا بعد ایام خمر کے پاک ہووے تو اوپر باعث تاخیر کے طواف
کرنے سے بوجہ غلوں دم لازم نہ آوے گا اور جو خمر کے دنوں میں ہی پاک
ہو جاوے اور اکثر طواف ادا کرنے کے قدرت اور دنوں میں اوسکو حاصل ہو
تو ایسی صورت میں طواف کے تاخیر کرنے کے باعث دم لازم ہووے گا اور
جو حیض اور نفسا طواف زیارت کی تو فرض ساقط ہو جاتا ہی و لیکن گناہگار ہوتی ہی
اور قسح کرنا بدلے کا اور توبہ کرنا اوپر واجب آتا ہی کیونکہ بے طہارت مسجد
میں گئی اور طواف کرے پھر اگر اوس طواف کو طہارت سے اعادہ کئی بد نظار

ہو باوے گا جائز ہی عورت کو احرام کی حالت میں ہر قسم کا لباس اور زیور پہنا
جیسا غیر احرام میں جائز تھا اور خنثی مشکل کا حکم حج کے احکام میں حکم عورت
کا رکھتا ہی فقط

فصل دوم وازدہم بیا نہیں بدل حج اور حج طفلان کے

اسی بابی مسلمانوں بخوبی جانو کہ اصلیت اس واقعہ کی یوں سی کہ جو انسان اپنے
ایک اعمال کا صواب غیر کو آپادہ زندہ ہو یا مردہ ہو پوچھتا ہی اگر بخشد یوس
تو جائز ہی مانند نماز روزہ حج اور صدقہ یا حیرات کے اور قرأت قرآن و طواف
کعبہ و عمرہ اور اذکار و ن کا ثواب اور زیارت قبور انبیاء یا شہداء یا اولیاء و صغیر
خواہ تکفین ہوئے وغیرہ نیک عمل کا ثواب غیر کو پوچھتا دے اور بخشد یوسے تو
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بحق غیروں کے قبول فرماتا ہی عام سی کہ وہ عباد
یا عمل نیک کی نیت سے غیر کے کرے یا اپنی ذات کے واسطے کرے لیکن حاجت
اوسکا غیر کے واسطے مقرر کرے یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا باتفاق
ہے اسطرح چہرہ فقہار اور فتویٰ عالمگیری اور بحر طریق اور شرح متوسط میں
ملا علی قاری سے روایت ہی اور زاد الاخرت میں چلی اور کنز العباد اور مختار الفتا
سے تحریر کرتے ہیں اور کچھ شک اور فرق نہیں ہے اس میں کہ بایام عمل نیت
ان خیرون کا ثواب اپنی ذات خاص کے لیے کرے اور اوسکے بعد اسکا
ثواب کسی دوسرے کو وہ نہ من ہو یا مردہ بخشد یوسے پوچھے گا منکر اسکا
اہل سنت جماعت سے نہیں ہے واضح ہو کہ طحاوی اور شرح متوسط
کے راوی نے اعمال نیک کا ثواب غیر کو پوچھتا دے اور بخشد یوسے پر براہیہ
فرمانے ہیں اور بہت سے حدیثوں کی سند لائے ہیں اس مقام پر اولیٰ

کی نقل لانا بلحاظ طوالت رسالہ ہذا کے اشب نہ جانا جس کی وجہ سے دیکھنا منظور ہو دے
 وہی کتب مبسوطہ مذکورہ بالا کہ موجود ہیں ملاحظہ فرمائیے اور جو اسباب میں صریح
 خلاف عمل اور خلاف رائے ہیں ان کی تردید اقوال لاطاعہ اور سخنان باطلہ اور
 درستی افہام ناقصہ اور سلاستی عقائد ضالہ کے لئے وہی احادیث کافی
 اور وافی ہیں اللہ تعالیٰ اپنی عنایت و کرم سے اور اپنی حبیب کی برکت اور
 طفیل سے ہم کو اور ہمارے عزیزوں اور دوستوں کو توفیق خیر کی رفیق کرے
 کہ ہمیشہ ایسے کار خیر میں جتنا مذکور اوپر ہوا ہی ہمہ تن مصروف رہے اور ان
 لوگوں کو جو قابل اس بات کے ہیں کہ عمل خیر کا ثواب مثل نماز و روزہ و حج وغیرہ
 کا زبدون سے مردون کے تین نہیں پونچھا ہی اور براہ انکار اس مستقیم
 کو چھوڑا اور حق بات سے صریح منہ موڑا ہی اور ان سب کو بھی عقل سلیم اور فہم
 بلیغ عطا کرے اور راہ راست پر لاوے اور خطا ہٹائے گذشتہ کو ان کے دہن
 عفو سے چھپا دے منہ و کمال کرے اب اسی قاصد تیز رفتار اور فہم غیر مقصود کی
 راہ کا خیال چھوڑ اور اشہب صبا گذار قلم کے باگ کو منزل مراد کی طرف موڑ
 پڑھا ہر کہ نیازت حاجت صحیح اور اس کے صحت پر مخصوص حدیث در المنجا میں موجود ہی
 اور منکرین اور مختلفین کی لائق دید یہی ہے کہ عبادت کی تین قسم
 ہیں ایک عبادت بدنی جیسا کہ نماز اور روزہ کہ فقط بدن سے تعلق رکھتا ہی
 دوسرے عبادت مالی جیسا کہ زکوٰۃ اور کفارہ اور دیگر تصدق کہ یہ صرف مال سے
 مال کے اویزان ہے تیسرے عبادت مشترکہ ساتھ بدن اور مال کے جیسا کہ
 حج ہی پر قسم اول میں نیابت ناجائز اگرچہ قدرت ہو یا عاجز اور فرض ہو یا نفل
 قسم ثانی میں نیابت جائز سے قدرت رکھے یا عاجز ہو قسم سوم میں اگر حج نفل
 ہے تو نیابت جائز ہے قادر ہو یا عاجز اگر حج فرض ہو تو غیر معذور ہی واجب ہے

ہے جیسا کہ اندھا یا لنگ یا دائم المرض یا قیدی یا مجزوم یا ست پر جو کوئی معذور
 کسیکو اپنا نائب کر کے یہ تھا اور وہ نائب اسکی طرف سے حج ادا کیا تو جائز ہی
 یعنی حج کی فرضیت اسوقت وغیرہ کے ذمہ سے ساقط ہوتی ہی اور ایسا ہی
 جو کوئی شخص اپنے مرتے وقت کسیکو حج ادا کرنے کی وصیت کیا تو نیابت
 جائز ہی اور بغیر وصیت کے مرگنا ہی مگر یہ وصیت اسکے مال کی تیسرے حصی
 میں جاری اور نافذ ہو دے گی اور وصیت کرنے کی صورت میں اگر اسکا وارث
 اسکے مال سے اس کے واسطے خود حج کیا یا دوسرے کو میت کے ترکے
 سے خرچ راہ دیکر میت کی طرف سے حج کر دیا تو یہی جائز ہے اور جو غیر
 وارث اپنے مال سے میت کے لئے حج کیا تو میت کے واسطے صحیح نہوگا
 یعنی فرض نہ اترے گا مگر ثواب پادنے کا بشرط نیت اور بدل حج کی
 جواز میں بیس شرط ہیں پہلے فرض ہونا حج کا بسبب مال کے ہی پر جو
 کوئی فقیر یا لنگ یا نابالغ اپنی طرف سے حج کرا یا تو فرضیت حج کی اس سے ادا
 نہو وگلی اگرچہ اس حج کرانے کے بعد اس پر حج فرض ہوا ہو دے دوسرے
 یہ کہ حج کرانے کے وقت سے موت تک عجز و معذوری پائی جاوے پہر اگر وہ
 عجز آگے موت کے زائل ہو جاوے تو وہ حج بدل نفل ہو جاوے گا اور اس پر
 اپنی ذات سے حج فرض ادا کرنا واجب ہو دے گا تیسرے یہ کہ عذر آگے حج کرانے
 کے پاسے جاوین چوتھے یہ کہ نائب بحکم میت کے حج ادا کرے مگر وارث بدو
 حکم مورث کے اس کے مال سے حج کیا تو صحیح ہے پانچویں یہ کہ اجرت کی شرط
 نہ کرے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میں تمکو حکم کرتا ہوں کہ میری طرف سے یا فلائی
 مونی کی طرف سے جملہ مناسک حج کے ادا کیجئے اور یہ مال جو تمکو دیتا ہوں
 سو تیرے نفقے اور سواری کے خرچ کے واسطے ہی پر جو اجرت مقرر کیا تو

وہ حج حج کرنے والا ہو گا نہ حج کر لے والے کا چھٹے کی حج کرانے والے کے مال سے یا مال سے میت سکھ حج کرے پہر جو اپنے مال سے دھبی یا مامو حج کیا تو ماما جائز ہی اور مکہ شریف میں رہنے کے دنوں کا خرچ جو زلفا کے انتظار یا جہان کے تلاش کے لئے ہو وہ بے گاسودہ مال سے آمر کے چاہئے وگرنہ مال سے مامور ساترین یہ کہ حج بدل ادا کرنے والا جاوے سواری پر جو بدون سواری کے حج کیا تو چاہئے کہ گرایہ جو مقرر کیا ہو مالک کو یا وارث موتی کو واپس کرے یا اور سواری سے اس کے واسطے حج کرے آٹھویں یہ کہ نائب جس کے لئے حج بدل بجاتا ہی اسکے گہر یا وطن سے سٹکے پہر جو ثلث مال میت کا اسکے گہر یا وطن سے سفر کرنے کے واسطے کفایت کرتا ہی اور جگہ سے سفر کرنا واجب ہے اور جو وطن سے جانے کو کفایت نہ کرے جائز ہی کہ جہان سے کفایت کرے واپس سے جا کر حج ادا کرے اور اگر کسی مکان سے سفر کرے کافی نہیں تو وصیت طبل موتی ہی نویں یہ کہ حج کی نیت حج کر لے والے کی یا میت کی طرف سے احرام کے وقت کرے اور یوں زبان سے کہے اولے تر ہی تَوَيْتُ الْحَجَّ عَنْ فُلَانٍ وَلَكِنَّتُ عَنْ فُلَانٍ سُوَيْتُ یہ کہ آمر کے میقات سے احرام باندھے گیا تر ہوین یہ کہ مامور اپنی ذات سے حج ادا کرے پہر جو اس نے بیماری کی باعث بدون اجازت آمر کے کسی غیر کو مال سے ڈالا اور وہ غمیت کے یا آمر کے طہر سے حج بجالایا تو اولی جانب سے حج ادا نہوگا بارہویں یہ کہ نائب حج کو نہ کرے پہر جو آگے وقوف عرفات کے جماع سے فاسد کیا تو آمر مال کا ضامن ہوگا تیرہویں یہ کہ آمر کے حکم کی مخالفت نہ کرنا چاہیے یعنی جو آمر نے افراد حج کا حکم کیا ہو اور نائب متعین یا فارغ کے نیت کی تو از جانب آمر حج صحیح نہوگا اور ضامن مال کا نائب بلازم آوے گا جو دہویں یہ کہ ایک ہی حج کا احرام باندھے پہر اگر فرد حج کا احرام باندھا

یعنی ایک حج کا احرام برامی خود اور حج ثانی کا احرام واسطے ششخص غیر کے تو حج جا
 نہیں ہی پذیر ہوئے یہ کہ ایک ہی شخص کے واسطے احرام باندھنا یا یہ سوا ہو
 یہ کہ امر بایست اور مامور مسلمان ہوں و لیکن وصی کا اسلام ہونا شرط نہیں ہے
 ستر ہوئے یہ کہ امر اور وصی عاقل ہوں اٹھارہ ہوئے یہ کہ مامور متمیز ہو و سب سے
 کیوں کہ وصی غیر متمیز اور مراہن کی نیابت ناجائز اور غیر صحیح ہی اور بیٹوں یہ کہ
 نائب اپنے اختیار سے حج کو فوت کرے اور حج کے افعال ادا کرنے میں قاضی
 اور سستی نہ کرے بیٹوں یہ کہ نائب کو تعیین کرے یعنی اسطور پر کہ کہ غلام
 شخص کو اپنا نائب مقرر کیا ہوں اور یہ سب شروط بنا براد اسے حج فرض کے
 ہیں لیکن حج نفل کے لئے ان شروط مذکور بالاسے کوئی شرط ضرور نہیں
 ہے ہاں مگر اسلام اور عقل اور تیز ادبیت حج اور احرام کے پہر جو کسی نے غیر
 کے واسطے اپنے مال سے حج نفل ادا کیا یا خاص اپنی ذات کے واسطے
 ادا کر کے کسی دوسرے کو بخش دیا تو جائز اور درست ہی اور حج بدل میں اولی
 یہ ہے کہ نائب وہ شخص ہووے کہ اپنا حج فرض ادا کیے ہو اور ماسکو حج
 کے سب جانتا ہو اور آزاد ہووے کیونکہ مذہب صحیح یہی ہے کہ نیابت کی صورت
 میں حج فرضیت بیت سے جاتی رہتی ہی پھر نائب اگر اپنا حج فرض لگے
 سے ادا نہیں کرے یا تو دوسری بار ادا کرے اور جو خیالات کہ نائب سے
 ہووے اور بخادم اوسے کے مال سے دیا جاوے گا نہ میت کے مال سے
 اور جو مال کہ بچے گا وہ مال آمر کو یا اوسکے وارثوں کو پہنچا دینا واجب ہی کیونکہ
 بچا ہوا مال نائب کو لینا ناجائز ہی کہ وہ اوس مال کا امین ہی مگر جب آمر اوسکو
 اپنی خوشی سے بخش دے تو لینا اوسکو صحیح اور درست ہی اور نیابت بذہب
 امام شافعی کے حنفیوں کے لئے جائز ہی مگر حج کے ارکان جو اوسکے مذہب کے

موافق پانچ ہیں ادا کرے اور دوسرے اپنے مذہب کے مطابق بجالا دے اور لڑکوں کے حج میں اختلاف ہی قول بعض یوں ہی کہ اونحاج صحیح نہیں ہوتا ہی فرض ہو یا نفل اور بعض بیان کرتے ہیں کہ صحیح ہوتا ہی بطور نفل کے یہی قول مختار اور صحیح ہی پہر اگر وہ لڑکا عاقل ہی تو اپنی ذات سے مینقات کے پاس احرام باندھے اور نیت کرے اور مامورات کو بجالا کے ممنوعات اور مکروہات سے پرہیز کرے اور حج اور عمرے کے سب افعال اپنے ذات سے ادا کرے ولیکن جو کوئی مامور مامورات سے چھوڑ دیوے یا کوئے ممنوع ممنوعات سے عمل میں ملاوے کسی قسم کا کفان دم یا صدقہ یا شکار کے قیمت سے اوپر لازم نہ ہو وے گا اور جو وہ لڑکا ممیز نہیں ہے تو اوسکا ولی اوسکے احرام کے نیت اپنے احرام کی نیت ساتھ ملا کر تلبیہ کہے اور اوسکو بے سیون کا لباس پہناوے اور اوسکو حتی المقدور ممنوعات سے باز رکھے اور اوسکو گود میں لیکر اپنے افعال کے نیت کے ساتھ اوسکے طرف سے طواف اور سعی اور وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ افعال کی نیت کرے پہر جو اس لڑکے سے کوئی چیز ممنوعات سے عمل میں آوے تو اوسپر ادا اوسکے ولی پر کسی قسم کا کفان دینا واجب العمل نہ ہو وے کا قسط

فصل ششم بیچ بیان داخل ہونی بیت ربی میں اور اوسکی مسجد الحرام کے حدود وغیرہ میں اور زیارات اہل بقیع کے

اسی بہائی مسلمانوں بخوبی ہوش گوش سے سنو اور جانو کہ اس محل کے دروازے ہیں پہلا دروازہ کعبہ معظمہ کے داخل ہونے اور اوسکے اوپر مسجد حرام کے حدود وغیرہ دیکھنے اور معلومات حقایق میں جانا چاہیے کہ

فضائل اسکے بیشمار بلکہ از یک صد ہزار ہی بسیار سی کتب کلان کلان اس فضائل سے بڑھ کر
اور ملو میں شک نہ کہنے والا اس آدمی کا پالنگ اور عقل سے دور ہزاروں فرسنگ
ہے بلکہ اگر اس کو محروم از لی کہا جاوے تو بجا ہی اور بے نصیب ابد ہی
نہ سمجھا جاوے تو محض نے جا ہی پس اخلاص خاص اور عقیدہ اختلاص اور لقمہ
حلال اور نیت نیک بہر حال درکار اور کذب سے دور اور فضائل حسن سے
مأمور ہونا پر ضرور اور ناچا نتیجہ عمل صورت ظہور پاوے پر ظاہر کہ دنیا دار عمل
ہے اور آخرت دار نتیجہ عمل نے دل انسب کہ بدل و جان حاضر و بدیدہ قلب
خاشع اور ناظر بندہ کو بندگی بایدا اور نتیجہ را اسید از زندگی شاید **اللَّهُ لَا يُضَيِّعُ أَجْرَ**
الْحُسَيْنِ وَالسَّلَامُ عَلَى مَا تَبِعَ الْهَيْكَلِ واضح ہو کہ مصحف میں حضرت ابو البشر آدم ؑ
کے سورہ میں ترول اجلال پایا ہی اور ترجمہ اسکا بموجب تفسیر حضرت خواجہ جن
بصری علیہ الرحمۃ کے یوں نظر میں سما یا کہ خلاق ارض و سما ارشاد فرماتا ہی کہ
میں و خدا ہوں کہ مکے کو پیدا کیا میں نے اور کعبہ کو یا صاف ایک گھر کے
نیا یا اور شرف اور آبر و بخشی پس ساکنان مکہ میرے ہمسایگان سے ہوں اور
کعبے کو اہل آسمان و زمین کا مسجد و معبود کہا اسلئے کہ ہر روز شہزاد فرشتوں
کو واسطے طواف کے بھیجوں تا او پر زمین کے جاوین اور طواف کعبہ مکہ کرین
اور وہاں زیارت مقدم اور مرقد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم
جاوین اور وہی لوگ لوٹ نہ آوین اور ایسا ہی روزانہ شہزاد فرشتے بھیجے
جایا کرین اور ایام حج میں آٹھ لاکھ حاجی جمع ہوں جو اس قدر آدمی میں کمی
ہو وے تو بلا تک بھیجوں تا وہ عدد تکمیل کامل پاوے اور ہر گاہ فوج فوج با
موے شرو لین اور روے گرد و لودہ تکبیر گو یاں و تلبیکہ کنان اور باخوش و شہ
اور باخوش تہلیل کے مکے میں ساتھ نیت خالص اور عقیدت درست کے اپنے

اپنے گہروں سے باہر آویں پس یہ لوگ میری زیارت کو آئے ہیں اور ہماری صاحب میں پونچے اور ہمارے ہی جناب کبریائی میں داخل ہونے پس میں اپنے کرم اور عنایت سے ان سب لوگوں کو اجر جزیل اور ثواب جمیل اور عطیات وافر اور کرامات متکثر سے مخصوص اور محفوظ کروں اور انکے سب گناہوں کو محو اور دور فرماؤں اور درجات انکے بلند کروں اسی آدم عمارت کعبہ کو ہاتھ سے ابراہیم تیرے لڑکے کو تمام پونچاؤں اور بطفیل اس خانہ کعبہ کے ابراہیم کو کرامات علیہ اور عطیات عظمہ بخشوں اور بعد وہ باوجود انکے اپنی محبت اور کرم و عنایت سے معمور رکھوں اور آخر کار کو گورنر سلطنت اور ہر یہ نبوت کو ساتھ آفتاب عالم تاب تیرے ہی اولاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برج مکہ سے طالع کروں و تاقیامت بامانت انکے اس خانہ کعبہ کو اور اس شہر مکہ کو منور و معمور رکھوں اور تیرے اس فرزند جگر بند کو خاتم النبیین کروں پس جو کوئی موسم حج میں چاہے کہ ہلکے پاؤں دریافت کر لیوے کہ میں نزدیک جماعت فقیر و ن کے ہونگا اور وہ فقرا موسمی پریشان اور روئے گردا کو وہ ہوں گے حدیث فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کچھ حاجیان راہ حج میں تفقد کرتے ہیں عوض اسکا اللہ تعالیٰ انکو گونو دیوے قبل از مرگ کے ہزار چنڈ اور ساتھ اس خدا کے جان محمد کے اس کے یقین قدرت میں ہی پہر درہمی از ان درہم کہ وزن میں بہاری زیادہ ہو اس ہاڑ سے کہ اشارت طرف جبل ابوقیس کے فرمایا حدیث ثانی جو کوئی کہ خانہ کعبہ میں در آیا ہو رحمت اللہ تعالیٰ میں در آیا ہر گاہ باہر آیا بخشد و گناہ اور پاک صاف منحل آیا حدیث ثالث نہیں ہے ایسا کوئی عمل فاضل ترجیح سے پسند میں فرمایا کہ جس نے حج ادا کیا اور ذکر رفت و ساق نکلیا اور بخش نبولا اور حرام نہ کہا یا ہو پس

وہ شخص ایسا ہوگا گو یا کہ اس وقت اپنے بطن مادر سے نکلا ہی ہے گناہ حدیث بھی حضور نے فرمایا ہے کہ جو کوئی حج کرے اپنے ماں باپ کے واسطے لکھا جاتا ہے بنا براد اسکے حج مخصوص اور دوسرا حج واسطے مادر و پدر اسکے پس ایک حج مقبول بہتر ہے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے حدیث فرمایا انسور عالم صلعم نے جو کوئی واسطے مردہ کے حج کرے گا بدون وصیت اسکے لکھے پروردگار عالم واسطے اس میں ہونے کے ایک حج اور واسطے اس حاجی کے تشریح حدیث فرمایا انسور عالم صلعم نے جو حج کہ مقبول الہی ہوگا پرفا رت گناہ تشر سالہ کے ہونے میں ہر حج مقبول کے ثواب نے حساب میں اور حج جس کی کا مقبول ہوا ہو وہ شخص گو مرد و ن میں ہی کہ واسطے جا رسوتن کے شفاعت کرے از اہل بیت خود یاد یگر مسلمانان اور ایسے امر میں دوسری روایت سے صاف واضح ہے کہ جب قدر کہ چاہے گا خداے تعالیٰ اونکو بخشیدگا پس جب کوئی شخص بیچ دربار اپنے آقاے ذی القدر اور صاحب کرم ولی نعم کے بذریعہ فرما بنواری ادا سے حج کے دو نوجہان کی سرخر ولی حاصل کیا چاہے تو لازم ہے کہ بکمال خشوع اور نہایت فروتنی سے بمصدق اقوال استجاب امام اربعہ کے داخل ہونا بیت ربی اور خانہ کعبہ لاریبی میں محض ہا استحصال خلوت شرف ابدی اور انعام سعادت سرمدی کی ضرورت خالی اور نام مقصد اپنے واسطے حصول اس دولت بابرکت اور ماتہہ اپنے اس شرف نعمت کے لینے کو ہرگز ترددات گوناگون اور تدبیرات بطلون سے غافل اور دیور نہا نے حدیث فرمایا حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہوگا کعبہ معظمہ میں داخل ہوگا نیکی میں اور نیکے کا بدی سے بیک

کہ سب گناہ اوسکے بخشے جاوین گے اور اسمین روایت ہی عبدالعزیز بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ جو شخص بیت اللہ شریف میں داخل ہوگا بعین دو رکعت نماز ادا کرے گا وہ نکلے گا گناہوں سے اپنے اسطور پر جیسا کہ انہوں نے اوسکی اوسیدین اوسکو بخانا ہوگا سو بہت انسب یہی کہ پہلے غسل کرے کہ مستحب ہی اور بدن اور لباس میں خوشبو لگا دے جو محرم نہ ہو تو اور غلین کو پاؤں سے نکال ڈالے اور گناہ پیشین پر نادم اور پشیمان ہو اور شرمندہ بدل و جان ہو کر توبہ دلی اور استغفار قلبی بجالا دے اور بیت اللہ شریف کی دروازے پر بائیں کے بہت عاجزی اور بڑی انکساری سے اوسکی دہلیز پر بوسہ دیوے اور داخل ہونے اور نکلنے وقت اس کا کوزبان پر لائے کہ اوسکے برکت سے سعادت فراوان پاوے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِ الْكَرِيْمِ وَسَلٰطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اخْفِزْنِيْ ذُنُوْبِيْ وَاقْتَرِنِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

لیکن نکلنے وقت بجائے لفظ ابواب رحمت کے ابواب فضل کہے اور ہر دو وقت میں یہ کہے رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدِّقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدِّقٍ وَاَجْعَلْنِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سَلَامًا تَنْصِيْرًا جب حضور دل سے ساتھ بہت عاجزی اور انکساری کے اپنے گناہوں سے شرمنا ہوا نہایت ادب سے نگاہ نیچی کیے ہوئے اور داہنا پاؤں آگے رکھ کے سید مارو برو چلا جائے یہاں تک کہ دریاں اوسکے اور دیوار کے فاصلہ میں ہاتھ سے زائد کا نہ رہے پھر وہاں پر کھڑا ہو جاوے کہ وہی مصلیٰ ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا بعد ازان نفل نماز جب قدر ہو سکے ادا کرے و لیکن دو رکعت سے کم نہ ہو اور اگر وہ مقام ہاتھ نہ آوے تو پھر جس جگہ اتفاق ہو وہیں کھڑا ہو کر نماز گزارے

بعین نزدیک ہوئے اوس دیوار کے جواو کے روبرو ہے اور ملے اپنے
رخسار کے کو او سپر اور حمد و ثنا اور استغفار کہیں اور دعا مانگے اور اس طرح
ہر چار کہم کے قریب حمد اور ثنا اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح اور استغفار کہے
اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو بیجے اور اپنے ماں
باپ اور خوشان اور دوستان اور سائر مسلمان برادران کے حق میں دعا
خبر کرنا چاہے اور یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ كَمَا أَدْخَلْتَنِي بَيْتَكَ فَادْخُلْنِي جَنَّاتَكَ**
اللَّهُمَّ يَا رَبِّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اخْرِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَأَهْلَانَا مِنَ النَّارِ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ
اللَّهُمَّ يَا خَفِيُّ الْأَلْطَافِ آمِنًا مَخَافُ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
بایان پاؤں باہر رکھ کے نکلے اور اس آئے جانے میں بجا طے کہے کہ کسی کو
ایذا نہ پہنچے اور عورتوں کو بھی اس بیت اللہ میں داخل ہونا مستحب ہی
ولیکن اوسوقت میں کوئی مردوں سے دھان پر نہ ہے اور وہ جاے
مکرم اون سے بہر حال خالی ہو دے جیسا کہ اب دھانکا معمول ہی کہ فقط
عورتوں کے داخلے کے لئے ایک روز مقرر کرتے ہیں تا عورتوں کو بھی
بآرام تمام یہ سعادت نصیب اور نیک بختی قریب ہوئے **لَا كَلْبَ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ**
وَأَضَحُّهُمُ كَحُمٍّ مَكَّةَ مَغْطَمَةٍ كِي أَطْرَافِ كِي زَمِينِ مُحَمَّدٍ وَدُو كُو كَتَمِي هِي اَو اَو سَكِي
حَدُّ وَد مَقَرِّ مِهِي هِي اَو ن حُدُّ وَد سِي جَو زَمِينِ كِي خَارِجِ سِي اَو سَكُو حِلِّ
يُو تَمِي هِي وَد حُدُّ وَد هِي كِي بَجَانِبِ رَا هِي مَدِينَةِ مَنُورِ كِي تَمِي سِيلِ اَو مِهِي
اَو عِرَاقِ اَو رَجَبِ اَو رَطَافِ اَو حَجْرَانِ كِي طَرَفِ سِيلِ هِي اَو رَسْمِ بَعْضِ جَدِّ

کی طرف دس میل اور جغرانہ کی طرف آٹھ میل تحریر فرماتے ہیں پہاڑوں حدود مقرر ہونے اور اس زمین کی چست اور عظمت اور برتر گئے ٹھہرنے کیوجہ سے کہ جب ابوالبشر آدم علیہ السلام نے ابلیس علیہ اللعنه کے فساد سے اسد جل شانہ کے پاس پناہ طلب کی تب پروردگار عالم نے اون کے حفاظت کے واسطے فشتون کو بھیجا اونہوں نے مکہ مشرفہ کو اہر طرف سے گھیر لیا پہاڑ انہوں نے جہان گھیرا تھا اللہ تعالیٰ نے وہاں تک کی زمین کو بزرگی تشریف بخشا اور اوسکو جابرین ٹھہرا کر ارشاد فرمایا مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اَمِنًا یعنی جو کہ اس میں داخل ہوا امن پایا پہاڑ اس مقام میں اس عاجز میچدان ہمہ دانی اور ہمہ دان سجدانی نے چاہا کہ کعبہ مکرمہ اور مسجد الحرام محترمہ کی تصویر یا توفیر اور نقشہ عظمت تعمیر کہ جسکی دید سے دل مومنوں کو عید اور آنکھوں کو نور مزید حاصل اور مویدا و معائنہ سے اوس مقام فرحت فرجام کے شوق پیدا ہوتا ہے پر جو مطابق واقع کے لکھے تو ان کتابوں کے اقوال میں جو اس رسالہ کا ماخذ ہیں باعتبار بعض وجوہ کے احتمال اختلاف بدیہی پایا گیا اور اس کے نقشے میں بھی بدعولے صحت یا غیر صحت کے شکل بھی مختلف نظر آئی اس واسطے خاطر خاطر کو جو چشم ظاہر و باطن کہ ذریعہ حصول سعادت کا ہی نہایت تردد و غایت تشویش میں درآیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ اس اشار میں مخصوص یہ مقام فرخند فرجام مندرج رسالہ میں کجج میں نظر آیا اور بہر دن مرغوب پایا اوسکے مضامین اور طریقہ خوش آئین مجبور بھی پسند آیا اور منظور ہوئے اسکو بغور دیکھنا شروع کیا حاصل مدعا سی یون پایا کہ صاحب مولف رسالہ مسبق الذکر لکھتے ہیں کہ میں نے بسیار مرقباتین اور کثیرے حقائق اس مقام فیض انجام کے حسب الارشاد مولوی سید شکر حسین اور حاجی شاہ علیصنا جو کہ واقفان امور کلی اور جزویہ اور آگاہ رموز کہن و آشکار

دلمان کے ستے اور بھی بلا خطہ رسالہ مولفہ مولو بصاحب معر کے اوپر دود و تعداد
 و شمار اور پیمائش مقامات متبرکہ اور مشرفہ کے بخوبی رفوف پایا اور مرتبہ مطلع اور
 آگاہ ہوا تب رائے عاجز نے بھی اس نعمت غیر متبرکہ کو توفیق الہی جان کے
 ان کے اقوال کے دوسرے رسائل سے تصدیق کامل اور تطبیق بخوبی حاصل
 کر کے اور خود بھی مقامات مافی الضمیر و منظور النور کو دیکھ بھال کے نقشہ و مقام
 پر درج کیا اور وہ بلا تفریق اور افراط و تفریط کے یوں ہے جو اعادہ کرتا ہوں
 واضح ہو کہ پہلے کعبہ مشرفہ وغیرہ کے حدود اور صفات تحریر میں لایا
 بعد تصویر اور نقشے کو مطابق اس کے ترقیم کیا تا طالبین اور شائقین ہر خبر کی
 حقیقت کو دلیل سے معلوم کریں اور اس کے مطالعہ سے کیف عجب اور خط غریب
 اوٹھا وین جانا چاہیے کعبہ شریف قریب بشکل مربع واقع ہے اور اس کے چار
 کونے کہ ہر کونہ رکن کہلاتا ہے اور ہر واحد چارہمت کی طرف مایل ہیں یعنی
 پہلا رکن حجر اسود جو اس میں حجر اسود ہے جانب مشرق و دوسرا رکن شامی شمال
 کی طرف تیسرا رکن عراقی مغرب کی طرف چوتھا رکن بانی جنوب کی سمت مقابل ہی
 اور کعبہ شریف کے اندر دروازے کے آسمانی کے نیچے سے لگا ہوا سنگ
 مرمر کا فرش ہے اور اس میں ساگو ان کے مدور تین کھم ہیں دور ہر کا دوہام
 اوپر روپا مڑا لگے تھا اب نہیں اور اس کی سقف اور دیوار میں دیباے سُرخ
 سے آراستہ اور کھمبون کے بیچ میں سونے روپے کے مشرنے اور انچور
 آویختہ ہیں اور شمالی کونے میں ایک دریچہ ہی کہ اوسمین سیدھیان میں کعبے
 پر غلاف اوڑھانے کے واسطے اوپر چڑھ کے جاتے ہیں اور اس کی دیواروں
 کی بنا اگرچہ سنگ سیاہ سے ہے لیکن اندر سے ایک درجہ سنگ مرمر کا اور اوپر
 خط کوفی سے نقش کیا گیا ہے اور اونکی بلند می زمین سے آسمان طے ہوئی

اونگل گز شرعی سے ۲۷ اور طول ۲۵ اور عرض ۱۲ اور اٹار چوڑائی ۲ گز کسی اور شمالی
 لی جانب کے سوائے تین طرف کی دیواروں کے باہون میں سنگ مرمر سے
 ایک گز کی پشتے میں جبکہ شاہ دروان کہتے ہیں دروازہ وہ مشرقی دیوار میں
 زمین سے ۴ گز ۳ اونگل کی بلندی پر ہی اور وہ ساگوان کا ہی روپاٹا ہوا
 اور اوپر روپے کی منچیں جڑی ہیں اور اوپر ایک زر و زرعی مکمل سیاہ پردہ
 چھوٹا ہے درازی اونچائی میں ۶ گز ۱۰ اونگل چوڑائی میں ۴ گز ہے اور چوکھٹہ
 اوسکا سنگ سیاہ ہی عرض میں ایک گز ضخامت میں ۱۲ اونگل حجر اسود وہ ایک
 پتھر ہی مدو ظاہر میں ایک بالشت چار اونگل کی مقدار اور وہ کعبے کے مشرقی
 کونے میں ۲ گز ۱۶ اونگل کی بلندی پر سونے کے حلقے میں چڑا ہوا تھا چاندی
 میں ہی ملزم وہ حجر اسود اور دروازے کے باہر درمیان کی دیوار کا نام ہی
 غلاف کعبہ اوسکا حال یہ ہی کہ کعبہ شریف کے اطراف کے حاشیوں پر تختینا
 ایک بالشت کی دیوار چہت سے بلند ہے اور اوسکے پیچھے پتھر کے قلابی
 لگے ہوئے ہیں اور انہیں ساڈال کے غلاف سیاہ کہ جس کے بافت میں لا الہ الا
 کا نقش نمودار ہی اس سے وصل کر کے اطراف سے پانی تک چھوڑے
 ہیں پہرینچے ہی ویسا ہی اوسکو پتھر کے قلابوں میں سے لگے ہیں
 مگر جبکہ وہ آدھے گز کے مقدار سے ایک زرین پٹہ ہے کہ جس پر سونے
 روپے کے تاروں سے پادشاہ روم کا نام اور نسب اور آیات قرآنی نقش
 کیے گئے ہیں اور وہ اوس غلاف کے دوثلث کے اوپر لٹکا ہوا ہے پہر
 کمر بند سے جو عظیم کپڑے پیچے میزاب کے ہی اوپر پادشاہ کے نسب نامے
 کا نقش ہے اور جو دوسرے تین طرف پر اوپر قرآن کے آیات کا نقش و نگاری
 میزبان حجت وہ کعبے کی چہت سے پانی لے گا نامہ دروان روپاٹا ہوا ہے

جو شمالی دیوار کے وسط میں لگا ہوا ہے اور اس کے منہ کے نزدیک سے ایک روپے کا جہاڑ آویزاں ہے اور اس کا بائی حطیم پر گرتا ہے حطیم کہ اس کو خجہ اور خیرہ بھی بولتے ہیں سو وہ اس زمین کا نام ہے جو کعبہ شریف کے شمالی طرف کی دیوار مدور کے اندر کعبے سے متصل ہے مگر کعبے کی دیوار اور اس دایرے کی دیوار کے بیچ ۳ گز کا رستہ ہے اور اس زمین کا طول کعبے کی دیوار سے اس دایرے کی دیوار تک ۱۷ گز ہے اور عرض اس دایرے کی ابتدا اور انتہا کے درمیان ۲ گز ہے پہر اس میں سے ۶ یا ۷ گز داخل کعبہ ہونے سے اس دایرے کے اطراف سے طواف کرنا واجب ہے دیوار اس دایرے کی سنگ مرمر سے ہے بلندی میں ۵۷ عرض پائے کا ۲ گز باہر کا دور ہم اندر کا دور ۲ گز ہے اور اس میں سیاہ اور سبز اور سپید اور سرخ اور زرد پتھر کا فرش ہے آنحضرت وہ ایک گڑھا ہے کعبہ معظم کے دروازے کے بائیں طرف دیوار سے کعبے کے لگا ہوا عمق میں ۱۸ اونچل طول میں ۲ گز اونچل عرض میں ۲ گز اونچل اور اس میں تین متصلے سنگ مرمر سے بچھائے گئے ہیں اوپر نماز پڑھتے ہیں کہ وہ جائے محل اجابت ہے اسکو مقام جبریل کہتے ہیں کیونکہ جب پانچوقتہ نماز فرض ہوئی جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ پانچوقت کی نماز ادا کی جگہ ادا کر کے نماز کے وقتوں کو تعیین کئے اور کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے وہاں کی مٹی سے کعبے کی دیوار بنی اور ٹھانی ہیں اس واسطے اس جگہ کا نام معجبہ ہے ہے مطاف طواف کی جائے کو بولتے ہیں سو اس جائے کا فرش سنگ مرمر سے ہے اور اس کے حدود کعبہ شریف کے زوہر و مقام ابراہیم کی جالی سے کعبے کی دیوار تک ۲۲ گز ہے اور کعبے کے پیچھے ۲۱ گز ۱۲ اونچل اور کعبے کے دائیں طرف ۲۳ گز ۱۲ اونچل اور کعبے کے بائیں طرف حطیم کے باہر سے ۱۳ گز

واضح ہو کہ یہ مطاف ہموار اور سطح اور قریب مدور کے ہی پہرہ اسکے اطراف
 قدم کا زینہ بلند کر کے سیاہ پتھر کا فرش کیے ہیں اور اس زینے کے کنارے
 پر اطراف مطاف کے پنجرہ کے ۲۳ کھم ہر ایک کو دس قدم کے فاصلے سے
 نصب کیے ہیں اور ان کھبون پر ایک کوسے کی پٹی لکھ کر اس کے ہر
 چشمے کے بیچ ساٹ ساٹ قبائلی نے ایک ایک قذیل آویزان کی ہیں اس حساب سے
 اس حلقے کے ۳۲ چشمے اور ۲۲ قذیل ہوتی ہیں پہرہ زینہ مذکور سے ۳ گز
 کے فاصلے تک وہی سیاہ پتھر کا فرش ہی پہرہ دامن سے دوسرا زینہ
 ۶ اونگل کا بلند ہو کے پہرہ دامن سے سیاہ پتھر کا فرش کعبے کے بائیں طرف
 مسجد کے زینے کو لگا ہی اور کعبے کے داہنی طرف زینے کے نزدیک اور روبرو
 اور پشت کی طرف زینے سے دور ہی جیسا نقشے سے ظاہر ہو گا اور باقی صحن
 مسجد کے زینے تک ریت اور مٹی کا ہی پہرہ اوپر فرش سنگ سے لیکر مسجد کے
 زینے تک اس کے برابر ہر طرف سے سیاہ پتھر کی روشنین بنی ہیں اور وہ
 روشنین تمام ۱۰ ہیں عرض ہر واحد کا دو گز ۱۶ اونگل ہی مصلیٰ خفہ وہ
 سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے ہی کہ جبکہ قبہ خشتی بطور قنچی کے
 شیش کا ورق مڑا ہوا ہے اور اس کے ہر دو درجے میں تین تین سنگ
 شیشے سے ہیں اسطور پر کہ مشرق اور مغرب کی طرف ایک ایک طاق اور شمال
 اور جنوب کی طرف تین تین طاق ہیں اوپر کا درجہ بکیر و نکا مقام ہی اور اوپر
 چڑھنے کی سیڑھی تختوں سے مغرب کی جانب ہی مقام ابراہیم وہ ایک
 پتھر ہے کہ جس پر ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کا نقش ہی پر جس مکان میں کہ وہ پتھر
 رکھا ہی اس مقام کو حجاز مقام ابراہیم کہتے ہیں اور وہ مکان ہی مستطیل ہے
 اور اوپر کا قبہ خشتی ہی شیش کا ورق مڑا ہوا اور وہ کعبے سے ۲۲ گز کے فاصلے

دکے مقابل عرصہ مطاف میں واقع ہی ولیکن طواف سے خارج اور اسکے اور
 حبر اسود کے درمیان ۲۰ گز کا فاصلہ ہی اور اس مکان کے اطراف
 بجرس کی جال اور اسکا دروازہ مشرق کی طرف ہئی اور اندر اس مکان کے
 ہوا ایک جالدار قبہ دروازہ لگا ہوا ہی اس میں اس مقام کو کہے میں ۲۱۰
 فنگل کا بلند اور ۱۱۰ فنگل کا مربع اور عمق قدموں کا قریب ۱۱۰ فنگل کی ہیں
 وراوس تہ پر غلاف مکمل ڈالے ہیں مولانا شاہ عبدالغفر ز محدث دہلوی
 نے اپنی تفسیر میں لکھا ہی کہ قنادی سے روایت ہی کہ لوگوں نے آگے
 سلام کے دیکھا ہی کہ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایڑیوں اور دیکھو
 کا نقش تھا پہر لوگوں کے مس کرنے سے وہ نشان مٹ گیا ہے کہتے ہیں
 یہ وہ قدم کا نقش نظر نہیں آتا ہی اور یہی اوس تفسیر میں ہی کہ صحیح حدیثوں میں
 یا ہی کہ حجر اسود اور یہ پتھر حضرت آدم علیہ السلام کے ہمراہ بہشت سے آئی
 میں اور قیامت میں اون کو آنکھیں اور لب اور زبان دیوں گے تاکہ وہ
 ون لوگوں کے حق میں جو اللہ اونکی زیارت کہئے ہیں گواہی دیوں گے
 و رہی اوس تفسیر میں ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اون دونوں پتھر کو
 وہ ابوقیس میں دفن کر کہے تھے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ
 دیوار اوٹھانی کے وقت دیوار قد آدم کی مقدار سے بلند ہونے پر کسی بلند
 پیر کے محتاج ہوئے تب جبرئیل علیہ السلام نے اون دونوں پتھروں کو
 ہانے پہر حجر اسود کو کہے کے کوٹنے میں آپ ساتھ رہ کے لگائے
 و دوسرے پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہڑے رکھ دیوار اوٹھانے
 لگے پہر جقدر بند ہوتی تھی یہ پتھر ہی اونچا ہوتا تھا اور پست متصل شیثانی
 یہ ایک مکان ہی جو مقام ابراہیم کے پیچھے اس سے لگا ہوا بطور ہائے

کے ۴ کھم پر بنا یا گیا ہی متبر وہ سنگ مرمر سے مقام ابراہیم کے قریب مطاف کے کنارے پر بنا کیا گیا ہی اور اسکے ۱۱ درجے ہیں اور آخر کا درجہ مربع ہی اور اسکے چار کونوں پر ۴ کھم سنگ مرمر کے ہیں اور ان کنہیوں پر پتھر کے دروازے سوئے سے طبع کیا ہوا ترتیب دیا گیا ہی باب السلام وہ ایک گمان ہے سنگ سیاہ مکی مقام ابراہیم کے پیچھے ۷ گز کے فاصلے پر کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وقت میں مسجد الحرام کا یہی دروازہ تھا بمصلای مالکی وہ ایک قبہ چوبائے ہی سیاہ پتھر کے ۴ کھم سے بنا کیا گیا ہی اور اس قبے پر شیش کا ورق مڑا ہوا ہی اور وہ لشجلمربع صحن مسجد کے سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے پر جانب مغرب واقع ہی طرف گوشہ جنوب مشرقی کے ہی بمصلای جنلی وہ بھی مانند مصلای مالکی کے سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے پر حجر اسود کے مقابل واقع ہوا ہی مگر اس کا زینہ مقدار ایک گز کے بلند ہی اسمین خوبے بیٹھے ہیں چاہ زمزم وہ ایک کھوان ہی دو منزلہ مکان مستطیل میں پیر وہ مکان حجر اسود کے روبرو ۲۲ گز کے فاصلے پر ہی اور اسکے اور مقام ابراہیم کے درمیان ۷ گز کا بعد ہی اس کے پیچھے کے درجے کی دیوار میں سیاہ پتھر کے ہیں پیر اس درجے میں دو چشمے ہیں ان سے ایک ابدار خانہ ہی کہ جسکا دروازہ جنوبی ہی پیر اسمین بالا خانے پر جانے کی سیڑھی ہی اور دوسرے چشمے میں کہ اسکا دروازہ مشرقی ہی چاہ زمزم ہی اور اوپر کے درجے میں بھی تین طرف سیاہ پتھر کے دیوار میں ہیں اور چوتھی طرف کعبے کے مقابل داق دیا ہو چوبی دروازے ہیں اس درجے میں موزون کارئیس تھا ہی پیر چاہ زمزم کے اوپر کی چہت میں جو ساگوان کے پیٹوں سے مسقف ہی ایک دریچہ

سے رئیس وہاں سے پانی زمزم کا شبنہ لیا کرتا ہی اور اوس کنوین کی بنا
سنگ مرمر سے ہی اور اوس کے اطراف کی دیوار میں سنگ ہی سنگ مرمر کی ایک
پتھر میں دو حلقے تراشے ہوئے اوپر رکھے گئے ہیں بلند می میں اگر عرض
میں اگر ہی اور اوس کنوی کا قطر اگر عمق ۲ گز ہی اور پانی کے اندر
۲ گز کے عمق میں پتھر کی جال مستحکم کئے ہیں تاکہ کوئی آدمی یا کوئی
چیز مبادا اگر جاوے تو کو پونہ نہ پانی اور اوس پر چرخ پتھر کے لگے
ہوئے ہیں وہاں کا فرش سب سنگ مرمر سے ہی اور اوس کے دروازے
کے بازو سے ایک دریچہ ہی تاکہ ہو اوس میں مدخل ہو اور مسلم یعنی کعبہ
شریف کی سیٹھ ہی ہی اور وہ جاہ زمزم کے گنبد کے پاس ۲ گز کے فاصلے
سے رکھے جاتے ہی اور دو گنبد اوس کے جدے جدے قریب فرش
سنگ مرمر کے باہر ایک گز کے نیچے پر جاہ زمزم کے پیچھے بنا کئے گئے ہیں
اونچین سے ایک گز پیل خانہ دوسرا کتب خانہ ہی مسجد حرام وہ کعبہ شریف
کی چاروں طرف چیت میں بنا کی گئی ہیں زینہ اوس کا صحن سے ۱۱ اوگل بلند ہی
فرش اوس کا سیاہ پتھر سے ہی اور مسجد کے دالان میں ہی ۱۲ اوگل کا زینہ
ہے اور ہر چیت میں مسجد کے تین تین قطار طاقون کی ہیں اور اکثر قطار طاقون
کی لداؤ قبہ وار ہیں اور بعض بے قبہ اور بعض چیت میں تین قطاروں سے
بھی زائد ہیں پیچھے قطار تک عرض تین قطار سے کم نہیں ہی پنچہ جات لعلوب
میں لکھا ہی کہ محلہ کہم مسجد حرام کے ۵۵۵ ہیں اور ہی ۳ قسم کے ہیں رخام
یعنی سنگ مرمر سفید سیہ یعنی سنگ زرد صقوان یعنی سنگ سخت پہرنگ
مرمر کے کہم جو ایک ہی پتھر میں مدور تراشے گئے ہیں ۲۹۳ ہیں اور سیہ
کہم جو جدے جدے پتھروں کو کچ سے وصل کر کے ہشت پہلو باندھ ہی گئے

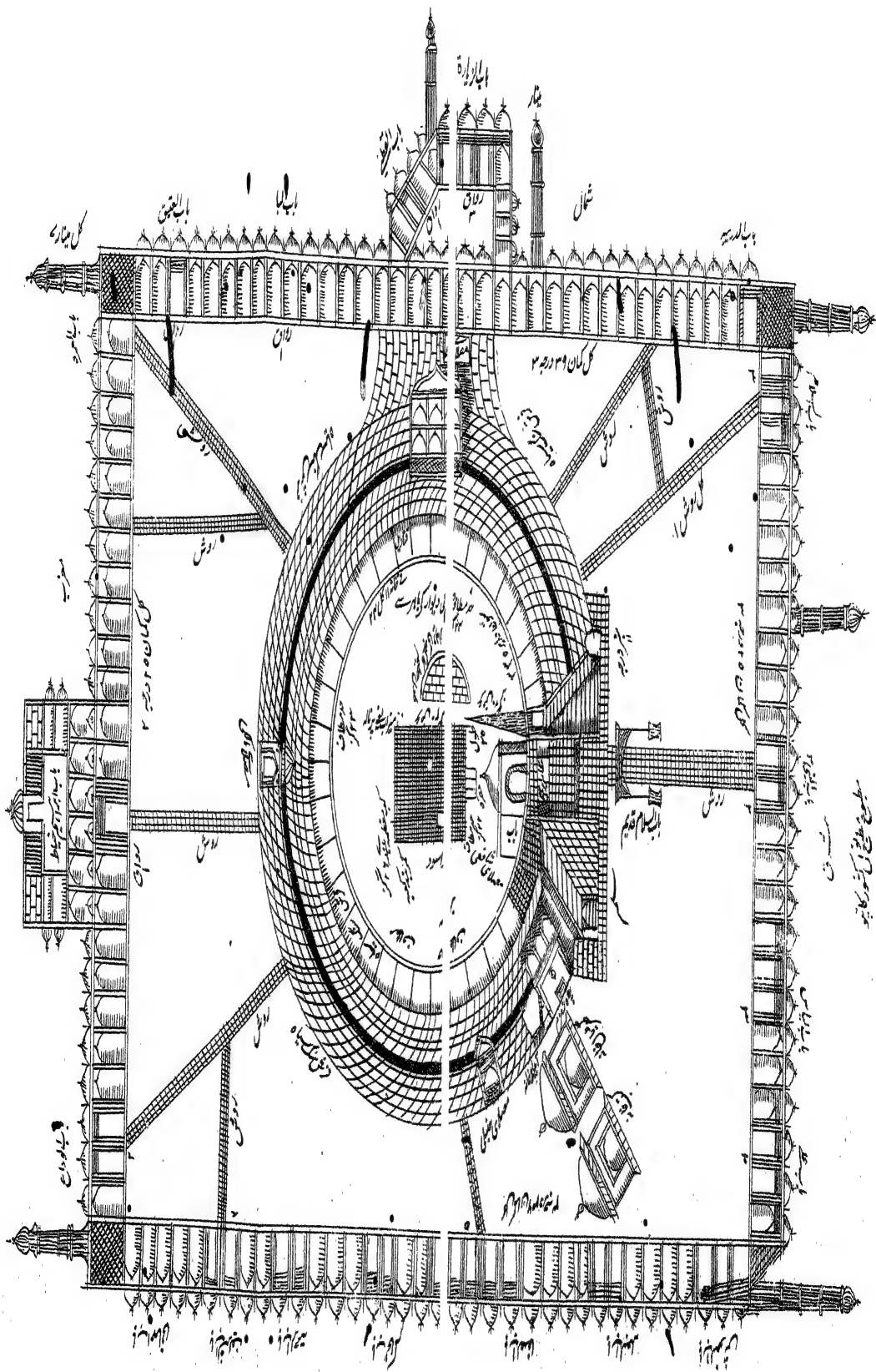
معروف نام دروازه اصل تعداد	رواق کی تعداد	نام دروازے	تعداد	زواق کی تعداد
بنی سنیہ باب السلام یک	۳	باب الوداع یک	۲	۲
باب البقیع یک	۲	باب ابراہیم یک	۱	۱
باب الجبار باب العباس یک	۳	باب العمرة یک	۱	۱
باب بنی ششم باب علی یک	۳	+	+	+
+	+	+	+	+
+	+	+	+	+
لحمہ	لحمہ	لحمہ	لحمہ	لحمہ

جنو دروازہ معہ رواقِ بوقتِ شام دروازہ معہ رواقِ بوقتِ صبح

معروف نام دروازہ	بقدر	رواق کی تعداد	نام دروازہ	تعداد	رواق کی تعداد
باب الان باب النعش	یک	۱	باب العقیق	یک	۱
باب مخدوم باب النعلہ	یک	۱	باب الباسطہ	یک	یک
باب بنی مخدوم باب الصفا	یک	۵	باب القطبی	یک	یک
باب بجاہ باب احکام	یک	۴	باب الزیادہ	یک	۳
باب مجاہدین باب الرحمۃ	یک	۲	باب الدر	یک	یک
باب الشریف	یک	۲		۵	۴
باب العجلان باب امہانی	یک	۲			۵
	۵				۵

نقشہ بھی چسپا ہوا یہاں پر چسپان ہی
اوسکی زیارت سی مشرف ہونا پر ضروری

دروازہ دوسرا مکے میں جا کر سہنے اور اہل معلی وغیرہ کی زیارت اور طواف اور
وداع کے بیان حالات میں اسی برادرانِ جنوبی جانو کہ اوس مقام فرخندہ فرجام
کے استقامت تک ہر قسم کے بیان عبادت کو بہ شغل افکار کے باب میں کہنا
موجب مزید برکت ابدی اور حصول سعادت سرمدی کا ثمرہ حاصل ہی اور سب
ہے اور اگر ناقص کا ناز و نکی پہچھے مقام کے اور مقابل حجر اسود کے حاشیہ
مطاف پر اور رکنِ عراقی کے قریب اور کعبے کے دروازے کے نزدیک اور
خضریٰ میں جو مقام جبریل کے شہرت پذیر ہی اور میزاب کے نیچے اور رکن
یمانی اور حجر اسود کے پہچھے اور رکنِ شامی کے قریب ایسا کہ باب العمرہ پڑھنے کے پہچھے



پڑھی اور رکن یمانی اور باب مسدود کے درمیان کیونکہ ان سب مقاموں میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازین پڑھی ہیں اور مستحب ہی نمازین پڑھنا
 ائمہ اربعین میں بی بی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گہر میں کہ یہ مقام افضل موضع
 سے بعد مسجد الحرام کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش
 کی جگہ میں اور حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کے گہر میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
 وجہ کی پیدائش کی جگہ میں اور دار ارقم میں جو وہ ایک مسجد ہی صفا کے پیچھے اور
 غار مرسلات میں اور جبل ثور اور جبل حرا کے غار میں اور مستحب ہی کہ اہل تسبیح
 کی زیارت کرے مغلیہ قبرستان کا نام ہی وہاں بیت سے صحابہ اور تابعین
 اور اولیاء اور صالحین مدفون ہیں لیکن کسی کی قبر معین نہیں ہے مگر بی بی خدیجہ الکبریٰ
 کی قبر جو فضیل بن عیاض کی قبر سے متصل ہے اور اوپر گنبد بنا کئے گئے ہیں اور
 اسکا تعین ہی کسی بزرگ کے خواب دیکھنے سے ہوا ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
 عنہا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی قبریں بھی مشہور ہیں لیکن روایت صحیح سے
 معین نہیں ہے اور تابعین میں کے سفیان بن عتبہ اور فضیل بن عیاض اور امام
 باقی وہاں مدفون ہیں غرض ان سب مقربانِ بندہ الہی کی زیارت اجمالا اور
 تخصیصاً مع آداب زیارت جو خلاف شرع نہ ہو بجالا دے اور آداب زیارت
 سے ہی کہ زیار کو چاہیے کہ سورج قبر سے اول کی چند آیات مقبور کے سر ہاتھی
 اور اسن رسول کے آخر تک اوسکے بائیں کھڑا رہ کے پڑھے اور کہے
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ذَارِقُومُ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا أَنشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَنَسْأَلُ اللَّهَ
 لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ فِي الْآخِرَةِ اور قرآن شریف سے جو میر ہو خصوصاً آیتہ الکرسی
 اور سورہ یسین اور سورہ تبارک اور سورہ تَحَارُّكُ اَلْبَارِ اور سورہ اخلاص الیا ۱۱
 یا یا سہار پڑھے اور کہے اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْنَاكَ اِلَى فُلَانٍ اَوْ اِلَيْهِمْ

عہدہ مقبور کے اور اپنے لئے بارگاہ الہی سے مغفرت چاہتے اور سب سے پہلے کہ سب
 مساجد ستورہ کی زیارت کرے اور وہاں نماز پڑھے وہ سب مساجد میں ہیں
 ہیں مسجد راہ مسجد شجرہ مسجد جن مسجد غنم کہ او سکھ مسجد اخبار بھی بولتے ہیں
 مسجد جبل ابوقیس مسجد فہمی طوبی مسجد عقبہ مشیجرانہ مشیجرانہ مشیجرانہ مشیجرانہ مشیجرانہ
 کشیش مسجد حنیف پہر جو شخص مکہ منظر سے مدینہ منورہ کو یا اپنے وطن کو جانا
 چاہیے تو طواف وداع یعنی حضرت کا طواف جو افاقی پر بھی واجب ہے
 طواف دوسروں کے مانند ادا کرے مگر اس طواف میں رمل اور ضم بطاع اور
 سعی نہیں ہی پہر بعد کرنے اس طواف کے توقف کرنا چاہیے جو توقف
 ہو جاوے تو اعادہ وداع ضرور ہی اور بعد اس طواف کے دو رکعت
 نماز مقام ابراہیم کے نزدیک یا مسجد حرام میں ادا کر کے چاہے زمزم پر آوے
 اور اوسکا پانی اس آداب ساتھ جو آگے ذکر ہو گیا ہے پیٹ بہر کر کے
 بار پنی اور ہر بار لعنہ شریف کی طرف نظر کرے اور اوس پانی کو تبرک جانے
 اپنے سر اور آنکھوں اور منہ پر ملے اور شیت بھر تو او سکھ اپنے بدن پر اور
 لیٹروں پر بھی ڈالے اور بہاوے بعین کعبہ شریف کے آستانے پر بوسہ
 دیوے اور منہ پر اپنا سینہ اور منہ رکھے اسی حالت میں سیدہ ہاتھ کعبے کے
 دروازے کی طرف اٹھائے کہ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکَلِمَاتٍ مِنْ فَمْلِکَ وَمِنْ حَرْفِکَ وَفَمْلِکَ**
 اور کعبے کے پردوں کو پکڑ کے بہت سا گریہ و زاری کرے اور اوسکی دیوار سے
 ریخارے ملاوے خار ہائے فراق سے اس قعبہ پاک کے دل اور جگر کو اپنی
 چاک چاک کرے اور تکبیر اور تہلیل اور حمد و ثنا اور تسبیح سے اوس پاک پروردگار
 جبار کے زبان کو طراوت اور دن غنیمت کو لذت حلاوت کی بخشے اور رحمت
 کریم شفیع امم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم پر دوزنیہ ہے اور بیت حاجزی

اور زاری سے اپنے اور اپنے مان باب اور خلیثون اور دوستوں کے حرم
میں دعا گو ہوا اور اس مالک الملک کی درگاہ عالی پناہ میں التجا کرے اور
حجر اسود کو بوسہ دے سکے نکیر اور تہلیل کہے بعد نہایت اندوگین اور
حسرت آگین ہو کر اس درگاہ رفیع الشان اور مکاہی ملائک آستان سے
خصت ہو کر منہ ماہر کے ہوئے اہل قدموں مسجد حرام کے باب
مرفورہ سے باہر آوے اور نکلے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا
بَيْتَكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ مَبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ فِيهِ اَبْدُ بَيْنَا مَقَامُ اِنَّا هُمْ وَمَنْ دَخَلَهُ
كَانَ اَمِنًا لِّكَمُذِيهِ الَّذِي هَذَا لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْدِيْ لَوْ لَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ مَكَّاهُ
هَذَا يَلْنَا مَتَقَبَلَةً مِنَّا وَلَا تَجْعَلْهُ اِخْرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَ
نَعُوْصِيْ مِنْهُ الْجَنَّةُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

فصل چہارم میں بیان عمل درآمد جملہ ارکان حج و احرام کے شروع سے آخر تک ساتھ ترتیب کے

ایسی بہائی مسلمانوں بخوبی جانو اور ساتھ درستی ہوش کے اسکو مانو کہ جب کوئی
افغانی بنا براد اسے حج اپنے وطن اور مسکن سے باہر ہووے اور بیقات
کے پاس یا مقابل میں پونچھے اور وقت اوس پر واجب ہوتا ہی
اور مستقام پر احرام باندھنا پس اگر مہینے حج کے جیسا کہ ماہ شوال اور ذی قعدہ
اور دس دن ذی الحجہ کے میں ہووے اور او نہیں دنوں میں سکے میں پونچھا
ہے تو اولے تر ہی کہ قرآن کا احرام باندھے یا تمتع یا افراہج کا اور جو
حج کے مہینے میں سکے نہیں پونچھا ہی تو احسن ہی افراد عمر کے کا احرام
باندھے بالغرض بوقت غربت احرام بند ہی کے بال بوجہوں کے کراوی

اور ناخن ترشواے اور بغل کے اور ناک اور زیر ناف کے بال دور کرے
 ولیکن سر کے بال نہ مونڈاؤسے کہ رہنا اونکا افضل ہی اور جو عورت اپنے
 اپنے ساتھ ہو تو اوس سے موقع پا کے صحبت دار می کرے بوج وضو
 کر کے نیت سے احرام کی گرم یا سرد پانی سے غسل کرے اگرچہ کو سے
 عورت حائض غیا نسا اور سیل بدنکا دور کرے اور سر اور ڈار ہی کے بالوں
 میں مخب شانہ کرے اور اوسکو صاف بناوے اور سیل لگاوے اور بدن میں
 خوشبوئی ملے نہ کپڑوں میں مگر وہ خوشبوئی ہو جسکا اثر باقی نہ رہے یعنی وہی
 ہی خوشبوئی کپڑوں میں لگانا مشروع ہی اور ایک تہمت جسکو لنگی بولتے ہیں
 کمر سے باندھے اور ایک چادر کا ندھونپر سے اوڑھے پر چادر دوختہ
 نہو وے بلکہ قبل احرام کے سب کپڑے دوختہ کو دور کرے بدن سے
 کہ یہ واجب التعمیل ہی اور پر ضرور ہی کہ دونوں کپڑے پاک اور صاف
 اور نئے ہوں اور مستعمل ہی درست ہی مگر نئے کا ہونا اوڑھے رہے
 اور مجاز ہے تہمت طول میں تا ۵ ماتہ اور چادر ۶ ماتہ اپنے ماتہ سے کم
 نہو اور جو آدمی بہت موٹا اور توانا ہے تو بقدر ستر اوسکے بنانا چاہیے
 پھر دو رکعت نماز قبل نیت احرام کے پڑھنا چاہیے رکعت اول میں سورہ
 فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور رکعت ثانی میں سورہ اخلاص پڑھے
 بعث سر برہنہ ہو کے اوسی جاے نماز بیٹھا ہوا اگر نیت قرآن کی رکھتا
 ہو تو یون نیت کرے اللَّهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ وَاعِزِّ عَلَیْہَا
 وَبَارِئِ لِیْ فِیْہَا نَوِیَّتِ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاحْرَمْتُ بِہِمَا لِلّٰہِ تَعَالٰی

معنی یہ ہیں کہ اسی خدا متعالے تحقیق ارادہ کرتا ہوں میں حج اور عمرہ کا
 پس اسان کراؤں دونوں کو ہمراہ کو قبول کراؤں دونوں کو مجھے اور جو قصہ

یا افراد عمرے کا رکنا ہو تو یوں کہنا ضرور ہے **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُمرُّ بِرَبِّ الْعُمْرَةِ**
فَیَسِّرْهَا لَیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ اور جو نیت افراد حج کا کرنا
 چاہے تو یوں بولے **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُریدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لَیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاعِنِّیْ فَبَارِکَ**
فِیْهِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَكَلَّمْتُ رَبِّیْ بِهٖ لَیْ اور یہ نیت سب دل سے کرنا فرض ہے اور زبان
 سے ادا ہے الفاظ سنت ہے اور جس نے پہلے حج فرض نہ کیا ہو وہی
 تو اسکو لازم ہے کہ نیت حج فرض کی کرے یعنی اس قدر الفاظ بڑھا کے کہنا
 چاہے کہ نیت میں جو کرتا ہوں سو وسطے بجالانے حج فرض کے جو چھ
 فرض اللہ تعالیٰ کا ہے اور پہر اوں نیت کے ساتھ ہی بدون فصل کے
 آواز بلند سے اسطورہ تلبسہ زبان زد کرے اور ہر وقت کہو **لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ**
لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اور بہتر ہے کہ جس
 عبادت کی نیت کیا ہو وہی اس عبادت کو تلبسہ میں ملا کر ذکر کرے اور یوں
 کہے **لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهُ بَیْدَاؤُا وَرَغْبَاؤُا اِلَیْكَ وَاقْبَلْ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ**
 اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اولے درودوں سے
 وہی درود ہی جو نمازون میں پڑھا جاتا ہے اور دعا کرے مطابق اوں دعاؤں
 کے جو حدیثوں میں وارد ہیں اوں سے مختصر یہ دعا مستحب ہے **لَبَّیْكَ**
یَا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ حَقًّا یَا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَقًّا اور بعد لبیک کی یہی دعا مستحب
 ہے **اللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی فَرَضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ وَقْدِكَ الذِّیْنِ**
رَضِیْتَ عَنْهُمْ وَارْتَضِیْتَ قَبْلَتَ اللّٰهِ اَحْرِمْ لَكَ شَعْرَیْ وَبَشْرَیْ وَدَمِیْ
وَ عِظَامِیْ مِنَ النَّارِ وَ كُلِّ شَیْءٍ حَرَّمَہُ عَلٰی الْحَرِّمِ اَسْتَعِیْذُ بِكَ فَجَبَّحَ اَکْبَرُ فقط
 اور بعد درود خوانی بشرح بالا آواز نیت یہ دعا پڑھے **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ**
رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَ النَّارِ فقط جس شخص کہ اپنے ہمراہ میں

جیسی کہتا ہی اور اوسکو ساتھ لے چلے تو چاہیے کہ بجائے تلبیہ کے اوسکو تقلید
 کرے یعنی اوسکے گلے میں بیٹھ نشان بنائے اور ہمراہ لے چلے اوسوقت
 اہل نیت قرآن و تمسح یا افراد حج بوجہ کرنے تلبیہ باندھتے بیٹھ بٹھنے کو
 نبوت احرام محرم ہو جائے گا اوسکو اکثر اوقات تلبیہ کہنا چاہیے جیسا کہ
 فصل احرام کے بیان میں ذکر اوسکا گذر گیا ہی اور جب منشاے اوسی فصل کے
 ممنوعات سے بچتا ہے اور حیثیت حدود و حرم میں پونہچے تو افضل یہ بات
 ہے کہ پیادہ پا اور سر برہنہ ہو کر بڑی عاجزی اور نہایت انکساری سے جناب
 احدیت جل شانہ میں گر گڑا کر اپنے قضاے حاجت کے واسطے اور اپنے والد
 کی مغفرت کے لئے دعا مانگے اور بعد تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور صلوات
 کے یہ دعا پڑھے **اللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا حَرَمٌ وَحَرَمٌ كَسُوْلَكَ فَحَرِّمْ حَاجَتِي وَدَعْنِي وَعَظْمِي وَلَبْسِي**
عَلَى النَّارِ اللّٰهُمَّ اَمِّيْ مَرَّ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عَلَيَّ لَفْظًا وَرَمَقَضَاے آداب یون ہی کہ
 بوقت قریب پونہچنے مکہ معظمہ کے سر و پا برہنہ ہووے مثل بندے گنہگار
 کے بارگاہ حضور عالی میں دست بستہ ہو کے معافی گناہ چاہے اور بوقت
 نظر پڑنے کے یہ دعا پڑھے **اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِيْ بِهَا رِزْقًا حَلَالًا**
 اور بوقت نظر بیت اللہ پڑھے اوسوقت بھی کمال خشوع اور انکساری
 سے یہ دعا پڑھے بلکہ یہ ہر جگہ پڑھنا مناسب ہی **يَعْنَا اِنَّنَا فِي الدِّنِّ نِيَا حَسَنَةً**
وَالْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ اَعْدَابُ لَنَا وَرَبِّهِ جَالِيْ **اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ**
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فقط اور بوقت داخل ہونے بیت اللہ
 کے اول غسل کرنا مستحب ہی اگرچہ ہو حائض یا نفسا اور باب السلام سے
 براہ تنہ کدایے عقبہ علیا جو کہ لسانہ باب میلے کے ہی مشہور ہے بیت المقدس

حالت طواف میں جو نماز فرض کا وقت یا فرض کی جماعت یا نماز جنازہ یا سنن
 موکدہ کے فوت کا اندیشہ ہووے تو اون سب کو طواف پر مقدم جان کر
 ترک کرے پھر اگر معمر یا منتع ہی تو تلبیہ موقوف کر کے اضطباع کرے بٹیک
 اس طواف کی سعی کا ارادہ رکھے بعد زبیرم اور مقام ابراہیم کے درمیان
 سے حجر اسود کے روبرو آئے اس وضع پر کھڑا ہے کہ تمام حج اسود
 اسکے سید چپٹے یا بوقت طواف تمام بدن اسکا حجر اسود کے مقابل
 ہووے اور وہ کہے کہ کوئی پر اور وہ کوئی مشرق اور جنوب کے بیچ
 میں ہی اور دروازہ کعبہ کا مشرق کی جانب ہی اگر وہ شخص مفرد حج ہے
 تو طواف قدم کی نیت کرے اور جو منتع ہی یا قارن یا مفرد عمرہ تو
 طواف عمری کی نیت کرے اور کہے یون بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
 وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا نَايْتُكَ وَتَصَدَّقَ بِقَابِكُمْ وَوَقَاءُ بِعَهْدِكَ
 وَاتِّقَا عَالِ سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فقط اور تلبیہ اور تہلیل اور تحمید اور
 درود گویان دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف لاکے کانوں تک
 اوٹھا کے ارسال کرے جیسا کہ نماز میں بنا بر تلبیہ اوٹھاتے ہیں تحریمہ کو پھر
 اون ہتھیلیوں کو حجر اسود پر رکھ کے بدون برآء و آواز کے بوسہ دیوے
 اور اوپر سجدہ کرے جو ہجوم خلق نہوے اور سب ہجوم کے معذور
 ہجے تو صرف ہاتھ پونچا وے ورنہ کسی عصا یا پتھر کے ذریعے سے
 چھلکا کر بوسہ دیوے ورنہ بحالت غایت مجبور ہی اشارے سے ہاتھوں
 پر بوسہ دیوے اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ
 ذُنُوْبِنِیْ وَظُرْمِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ سَدْرِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ
 اَمْرِیْ وَعَافِیْ فِیْمِنْ عَافِیْتَ قَدِّیْرُ دِمَاْنِیْ مِنْ اضْطِیَاعِیْ سَافِیْ

کی گزیدہ ہی تہ کی طرہ سے ہر پنا شروع کرے اسطور پر کہ بیت اللہ یا مین تہ کی طرف رہے اور طواف میں جانے اور کن
 یمانی کو بوجہ اگر ممکن ہی اسکو اپنی سیدہ ہی تہ سے جو وہی ورنہ چلا جاویں یہ جب حج اسود کی نزدیک دی تو ایک
 شوط یعنی ایک درہو پہر سطح سات دو روڑا کرے اور نہ شوط میں کن یمانی کو چھو دی اور جب مقابل حجر اسود کی اور
 تو کھڑا رہے اور تکیہ اور تہلیل اور حمد کی اور درود پڑھے جو ممکن ہو تو ایک بوسہ بھی اور اول کی تین شوط میں مل
 کر یعنی منوط ہوں کو ملاوی اور جلدی سے جلی بشرطیکہ اوسن فی اوس طواف کی سعی کا ارادہ رکھے ہو اور
 تمامی طواف میں تکیہ اور تہلیل و تحمید کہی اور درود پڑھے اور باب کعبہ پر یہ دعا پڑھے **اِنَّا بِكَ**
اللّٰهُمَّ هَذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَهَذَا الْحَرَامُ حَرَمُكَ وَهَذَا الْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهَذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعِزَّةِ
بِكَ مِنَ النَّارِ اللّٰهُمَّ فَتَعِنِي مِمَّا رَأَيْتَ قَبْلِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاحْلِفْ عَلَيَّ كُلِّ غَائِثَةٍ
لِيْ مَجْتَنِيْهَا اِلَّا اِلَهًا اِلَّا اللهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَلْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
 اور کن عرقی پاس میں پڑھے **اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّقِيْ وَالسَّيِّئِ وَالنَّارِ وَالنَّارِ وَالسَّقِي**
وَسَوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسَوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْعَالِي
 اور یزید پاس یہ پڑھنا چاہی **اللّٰهُمَّ اَخْلِيْ دِمَّتِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا يَخْلُكُ اِلَّا ظِلُّكَ وَكَانَ**
اَلَا وَجْهَكَ وَسَيِّفَكَ يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَرِيْكَ لَاحِقًا بِكَ اور کن شامی پاس یہ پڑھنا چاہی
اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَكْتُوْمًا اَوْ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا اَوْ تَجَارَةً لَّنْ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا عَزِيْزُ يَا عَفُوْرُ يَا عَفُوْرُ
وَاِذَا حُمِّ وَجَّاهُ نَعْلَمُ اَنَّكَ اَنْتَ الْاَحْقُّ بِالْاَكْرَمِ يَا عَالِمُ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ
 اور کن یانی پاس یون پڑھنا چاہی **اللّٰهُمَّ اِنِّيْ سَأَلْتُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالْاَنْفُسِ وَالْاٰخِرَةِ**
 اور یہ ہر جگہ پڑھے اور یہ آیت کریمہ بیان رکھ یانی و حجر اسود کی **اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا**
عَذَابَ النَّارِ یہی پڑھنا چاہی اور فقط طواف قدوم میں نہ دوسری طوافوں میں یا فارن کو تکیہ کنایت
 ہی لیکن دعا یہاں پر یا سون پڑھنا افضل سی اور فارن کو لازم سی کہ بعد طواف عمری کے
 طواف قدوم ہی بجلا و تکیہ آفتی اور یانی پر جو مفرج یا فارن ہو وہی طواف سنت ہو کہہ سی پڑھنا

اور جب صفا کے نزدیک پہنچے تو یہ آئے کہ میرے رب سے اَبَدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِرِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَاَعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ اَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

اور تلبیہ کہتا ہوا صفا پہ اس قدر چڑھے کہ کعبہ مبارک صفا کے دروازے سے
نظر آوے پہر بیت اسد کی طرف منہ کر کے کھڑا رہے اور نیت سعی کی ملین
کر کے یوں کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ a

اور دونوں پہنچ کر آسمان کی طرف اوٹھاوے جیسا دعا کے وقت اوٹھتے
ہیں پہر تین بار بلند آواز سے تکبیر کہے یعنی اِنِّیْ اَرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَسْوَاجٍ اَوْ حَتّٰی یَسْتَبْرَأَ لَوْ تَقَبَّلَهُ مِنِّیْ فَقَدْ تَبَّ بَارِکَہِ کہ یہ دعا پڑھے
اللّٰهُمَّ اِنَّا قُلْتُ اَدْعُوْکَ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تَخْلُوْ الْمِعَادَ وَاِنِّیْ اَسْأَلُکَ کَمَا هَدٰیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ
اَنْ لَا تُزَعَّہُ مِنْہِ حَتّٰی تَقُوْا فَاِنِّیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ اور زوداوپر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بھیجے اور تمامی مومنوں کے حق میں عاکرے کہ یہ جہاں
 یہی محل اجابت ہے اور صفا پر ایک سورہ طوان مفصل کے قدر کھڑا رکھیں
 ومان سے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
 عَذَابَ النَّارِ کہتا ہوا اور تر آؤے اور کہنے وقت بہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ
 اسْتَعْمَلْنِي دِلْسَةً نَّبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَفْنِي عَلَى مِلَّتِهِ
 وَأَعِزَّنِي مِنْ مَصَلَّاتِ الْفَرِثِيِّ رَحْمَتِكَ يَا مُحَرَّمِ الرَّحْمَنِ
 بعدہ مردے کی طرف اپنی عادت کے موافق آہستہ چلنا شروع کریں
 اور اس وقت یہ دعا پڑھے رَبِّ اغْفِرْ ذُنُوبَنَا وَارْحَمْنَا وَزِنْ أَعْمَالَنَا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ
 أَنْتَ الْكَاشِعُ الْأَكْمَرُ مَقْطَعًا وَرَجَب بطن وادی میں پونچھے میل اخضر سے
 دوسرے میل اخضر تک جلد می اور بڑی تیزی سے چلنے لگے اور مردے
 پر آؤے لیکن اس قدر نہ چڑھے جیسا صفا پر چڑھا تھا اور رو بقبیلہ کھڑا
 ہو کر جیسا صفا پر تکیہ اور تھلیل وغیرہ کہتا تھا ویسا ہی کہے یہ ایک دور
 ہوا پھر باقی چہ دور اس طرح پھرے اور ختم مردے پر کرے اور ہر
 دور میں درمیان دونوں میل کے اخضرین کے تیز تیز جلد می کرے اور
 درمیان اس سعی کے رَبِّ اغْفِرْ ذُنُوبَنَا وَارْحَمْنَا پڑھا کرے اور تلبیہ
 کہتا ہے اور واضح ہو کہ جو یہ سعی کے بعد طواف کے ادا کے جاوے
 تو اسکو دوہرانا لازم آتا ہے اور اس سعی کے واسطے طہارت ضرور نہیں
 ہے مگر اولے طہارت سے عمل ہے اور اس طرح وقوف عرفات
 اور مزدلفے اور رمی جبار بھی بے طہارت صحیح اور درست ہے اور
 با طہارت اکمل اور طواف کے لیے طہارت شرط نہیں اور طواف اور سعی
 کرنے وقت بات بولنا مکروہ ہے جب سعی سے فارغ ہو چکے پھر سجدہ حرم

میں جا کر دو رکعت نفل نماز برابر حجر اسود کے یا مقبل باب عمرے کے ادا کرے بعد اسکے اگر وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے یا وہ شمتع جو اپنے ساتھ ہدیار کہتا ہے اونکو واجب ہے کہ حلق نکریں اور احرام سے نہ نکلیں بلکہ اسی احرام سے شکے میں اقامت کریں اور طواف نفل حسبہ چاہیں یا اضطباع اور رمل اور سعی کے ادا کریں اور بعد ہر طواف کے دو رکعت نماز پڑھیں اور تمام اوقات اور حالت طواف میں اکثر تلبیہ کہتے رہیں جبرہ عقبہ کے رمسی تک اور عمرہ نہ بجالا دیں حج کے مہینے میں دمی مہینوں شخص یعنی مفرد حج اور قارن اور شمتع اور آگے ان مہینوں کے فقط وہ مفرد حج جو حج کے مہینوں کے پہلے احرام باندھا ہے پھر جو بجالا دیں دم لازم ہوگا اور جو مفرد عمرہ ہے تو ضرور ہے کہ حلق یا قصر کر کے احرام سے نکلے اور حکم اس شمتع کا جو وہ اپنے ساتھ ہدایا نہیں رکھتا ہے وہ فحشا رہی کہ احرام سے نکلے یا نہیں پرا حرام سے باہر آنا اسکو مستحب ہے لازم ہے کہ احرام سے نکلے اور نفل طوافوں سے حسبہ ہو سکے بدون اضطباع اور رمل اور سعی کے ادا کیا کرے کہ اتفاقی کے حق میں طواف بہتر ہے نماز نوافل سے پھر شمتع کو عمرہ بجالانا جائز ہے اور متمم جسے عمرے چاہے بجالا دے مگر حج کے مہینوں میں مکروہ ہے کیونکہ مکے میں اقامت کرنے کے بعد اتفاقی یا میقاتی کو اشہر حج میں عمرہ ادا کرنا مکروہ ہے اور مکہ کو بطریق اولے ہوگا پھر جب حج کے دن آدین تب جو کوئی احرام کھول چکا ہے اسکو لازم ہے ساتوین یا اٹھوین تاریخ کو ذیحجہ کی غسل یا وضو کرنے بد نہیں خوشنونی ملے اور مسجد حرام میں اگر چہ مسجد کی نیت سے ساتھ دو رکعت طواف کے ادا کرے اور دو رکعت نماز مکمل بہ طور

سابقہ ادا کر کے اسی جگہ ٹہرا ہوا حج کی نیت دلیلیں کر زبان سے اس طرح کہو
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْ لِّیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ فَقَدْ اَرْتَلِیْہِ لَیْلَیْنِ دُرُودًا تَوَدَّ
 اور یہ دعا پڑھنا چاہیے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَغْفِرَتَکَ رِضَاکَ عَنِّیْ فِیْ ذَا الْاَفْلاَکِ
 وَ اَنْ تَعْتَقِبَ مِنِّیْ الذَّنْبَ اَوْ مَمْنُونَاتٍ اَوْ مَمْرُوہَاتٍ اَوْ رَعْدَاتٍ حَجَّ اَوْ اِحْرَامَ
 جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے اس میں مطابق پڑھ کرے اور دوسرے پہلے
 احرام کے جو جائے اسی اور طواف زیارت کی اوپر مقدم کرے تو
 چاہے کہ طواف نفل کو باتہ اضطباع اور رمل ادا کر کے سعی کرے
 کسواطے سعی کا حج ہونا اور طواف کے منحصر ہی گو کہ بطریقہ نفل کے
 ہووے یعنی اول کے تین دور میں بعد ازان افعال حج کے جو
 بیان کی جاتی ہیں بجالاوے اور جس نے احرام نہیں کہولا ہے وہ
 اسی احرام سے حج کے افعال ادا کرنے میں مشغول اور مستعد ہووے
 یعنی تاریخ ہفتم کو خطبہ امام کہ حسین مناجانے کے احکام اور عرفات
 میں نماز پڑھنے کا بیان اور وہاں سے ساتھ امام کے پھرتے کی
 حقیقت درج ہے اور بیان کرتا ہے سکر آٹھویں کو احرام بستہ بعد نماز
 فجر اور آفتاب کی تلبیہ اور تہلیل اور تمحید اور تکبیر گویاں مکے سے پیادہ
 مکہ کو جاوے اور نماز ظہر اور نماز عصر اور مغرب و عشا منامین پڑھے
 اور اوس رات کو منامین ہے کہ فجر کی نماز صبح صادق میں یعنی پانچ
 وقت کی ادا کر کے بعد طلوع آفتاب ضیعت کی راہ سے عرفات میں جاوے
 اور درمیان راہ کے تلبیہ اور تکبیر اور تسبیح اور تمحید اور تہلیل اور درود
 جتہہ ہو سکے پڑھے اور استغفار کی کثرت کرتے اور عرفات کے
 قریب پوچھ کے بطن عرفات سے الگ جہان چاہے ٹہرے مگر متصل

سیاہ پہون کے جبل حمت کے واسن میں جہان پران سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موقف ہوئے تھے اوترنا ازہمہ اولی
اور افضل ہی اور وہاں پر تبلیہ اور ذکر تسبیح اور تہلیل اور دو اور اسرار
میں بہت مشغول تھے اور اپنے مان باب اور خوشی اوند اور دوستوں
کے حق میں دعا کرے اسطورہ اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِخَیْرِ مَا سَأَلَکَ نَبِیُّکَ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَسْتَغَاذُکَ بِہِ نَبِیُّکَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا انْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ رَبَّنَا عَلِمْنَا اَنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِیْمُ رَبَّنَا اجْعَلْ لَنَا مِنْ الصَّالِحِیْنَ وَمِنْ رِبِّیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۤیَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَیْ
وَلِوَالِدَیْ وَاَلِیْنَا مِنْہِیْنَ یَوْمَ یَعْقُوْمُ الْحِسَابَ رَبَّنَا رَحْمَتُکَ عَلٰی صَغِیْرٍ
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰخِیْنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ
فِی قُلُوْبِنَا غِیْرَ

اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اور اس روز واسطے پڑھنے کے بہتر جو دعا ہمارے پیغمبر اور دوسرے
پیغمبروں نے پڑھی میں پڑھے اور وہ یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہُ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہٗ الْحُکْمُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اللہمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُورًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُورًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُورًا اللہمَّ اَشْرَحْ لِیْ
صَدْرِیْ وَکَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِیْسِ الضُّدِّ وَشَتَاتِ
الْاَمْرِ وَفِیْئَہِ الْفَقْرِ اللہمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِیْمُ فِی السَّیْلِ
وَمِنْ شَرِّ مَا یَلِیْمُ فِی النَّہَارِیِّ وَمِنْ شَرِّ مَا تَنْهٰی بِہِ التَّوْبٰتِ
مَعْبُدِ اَکْبَرِ زَوَالِ اَفْقَابِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِیْمُ فِی السَّیْلِ

کہ یہ وقوف یعنی ٹھہرنا عرفات کا ایک فرض ہی ارکان حج سے فرضوں سے اور یہ غسل سنت موکدہ ہی اگرچہ حائض اور نفسا ہو وے اور بعد فراغ جملہ حوائج ضروری اپنے کے اور بہ مجرد زوال کے بلا توقف اور تاخیر کے بلکہ کس قدر قبل زوال کے مسجد نمرہ جسکو مسجد ابراہیم ہی بولتے ہیں جا کر دونوں خطے کہ جس میں وقوف عرفات اور مزدلفہ اور رمی جمرات اور قربانی اور حلق اور قصر اور طواف زیارت کے احکامات درج ہوں امام سے سنے اور جلد امام کے ساتھ نماز ظہر کے وقت ایک اذان اور دو اقامت سے نماز ظہر اور عصر ادا کرے اور ماہین اون دونوں نمازوں کے کوئی نماز نہ پڑھے اور کوئی شغل اکل و شرب کا بھی نہ کرے بعد ازاں بدون توقف کے ساتھ امام کے نکل کر طہارت سے عرفات میں جبل رحمت کے پاس امام کے پیچھے رو قبلہ ہو کر ٹھہرے لیکن سواری پر ٹھہرنا چاہیے خصوصاً اونٹ بہتر ہی پہر کھڑے رہنا پہر بیٹھے رہنا پہر لیٹے رہنا موافق طاقت اور مقدور کے اگر امام کے جو پیچھے جائے نہ ملے اس کے داہنی طرف ورنہ بائیں طرف کھڑا رہے اور دونوں مائے اوٹھا کر تکبیر اور تہلیل اور شہید اور حمد اور درود اور تلبیہ اور استغفار میں شغل کرے اور اپنے والدین اور خوشیاں اور دوستان کے حق میں دعائی مغفرت کرے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے اور ہر دعائیں عاجزی بسیار اور انکساری بشمارا و بہت گڑگڑا کر نادل سے منظور رکھے کہ مستحب ہی کہ بوقت کہنے تلبیہ کے تھوڑی آواز بلند کرے باقی دعایات وغیرہ آہستہ پڑھے اور امیدوار اجابت کا ہے کہ یہ محل اجابت کا ہی اور ہر دعا کو دوہرایا کرے اور یہ دعائیں بار بار پڑھے **اللہ اکبر واللہ اعظم اللہ اکبر واللہ**

اور اذان و احد کے بیعت امام کے پڑھے اور درمیان ان دونوں نماز فرض کے کوئی اور نماز نہ ادا کرے مگر تعین سنت و نوافل و وتر عشا کے پڑھے اور سنت ہی اور نہ کوئی کام مثل سلام کلام و اکل و شرب کے بعد از نماز عشا و بین پر شب ہووے کہ یہ عمل مسنون ہی اور مستحب یہ ہی کہ تمام شب تلاوت قرآن اور ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور خمد و ثنا اور استغفار اور درود میں اور تلبیہ میں مصروف رہے اور بیدار از نوم اور فجر ہوتے ہی نماز فجر اول وقت باجماعت یا منفرد ادا کرے کہ مزدلفے و ادسی محشر کے و راسی چاہے جہان تا وقت ہونے صبح روشن کے وقوف کرے کہ یہ عمل قونی واجب ہی اور مستحب یوں ہی کہ بہ مشمول امام ہو کر اس کے عقب میں یا چ و راست سے مشعر حرام میں کہ جسکو حیل قزح بولتے ہیں قبلہ رو ہو کر پھر اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور درود میں مثل وقوف عرفات مصروف اور موظف ہے کیونکہ یہ مقام ہے محل اجابت دعا ہی پھر مسنون ہے قبل طلوع آفتاب کے بہ ہمراہی امام مبرتبہ ثانی جانب مناکے راہ گیر ہووے اور مزدلفے سے یا راہ میں سے سات یا شتر کھڑے مقدار تخم خرما یا تر کے اوٹھا لیوے اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور تسبیح اور تحمید گویاں اندر مناکے آوے اور ہر گامیکہ با شمارا جب وادے محشر کو پہنچے تب وہاں بہت جلد اور تیز نکل جاوے اور وہاں سے گذرتے وقت یہ دعا پڑھے **اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَقْلِبْ عَلَيْنَا عَذَابَكَ وَعَاقِبَتَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ** فقط پھر مناکیرٹ آنے کے بعد بلا توقف حمزہ او بے اور وسطے کو چھوڑ کے حمزہ عقبہ کے قریب آوے اور پانچ گزب کے فرق سے یا کچھ زائد کے انداز سے رو برو جمرہ کی کشیب میں کھڑا ہے اسطور پر کہ مناد اپنی

طرف اور مکہ مکرمہ بائیں جانب پرے سے بعد ایک کنکراون سات انگروان سو
 واپسی ہاتھ کے انگوٹھے کے پشت پر رکھ کے شہادت کی اونچلی کے زور
 سے یا چنگی میں لیکر اس قدر ہاتھ اوٹھا کر بیٹھے کہ بغل کی سفیدی دیکھائی ہو
 اور وہ کھڑے ہو کر یا اس کے قریب کچھ کم تین ہاتھ کے فرق سے جا کر
 مگر سوار ہو کر کنکر پینکنا اولیٰ ہی اور پہلا کنکر پینکتے ہی تلبیہ کہنا بند کر کے
 خواہ وہ شخص مفرد حج ہو وے یا تمتع یا قارن اور یہ مکر کے ساتھ تکبیر اور
 تہلیل کہتا ہے اور یہ دعا پڑھے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَذِبُ عَمَّا لِلشَّيْطَانِ وَرَبِّهِ صَلَواتُ**
لِلرَّحْمَنِ فَقَطْ جب اس طرح پر سات کنکر ہینک دیوے تب یہ دعا پڑھے
اللَّهُمَّ اجْعَلْ حَجِّي مَبْرُورًا وَسَعْيِي مُشْكُورًا اور ذیل میں محفوظ کرے
 بعد ازان بغیر توقف کے جہاں اوتر اسی وہاں اگر قربانی کرے اور ذبح
 سے پہلے یا اس کے بعد یہ پڑھے **وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ**
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللہم تقبل مني هذا النُّسُكَ
وَاجْعَلْهَا قُرْبًا لِّوَجْهِكَ وَعَظِيمًا حَسْبُكَ فِي عَمَلِكَ
 اس کے بعد حلق یا قصر کر اسے مگر سنون ہی حلق کرنا مرد و زن کو اور
 مباح ہی قصر کرنا اونکو اور عورتوں کو قصر کرنا سنون ہی اور حلق کرنا
 حرام ہے پہر جب عید کے روز حلق یا قصر سے فراغت کرنے بعد حلال
 ہو وینکے یعنی اس شخص پر وہی سب چیزیں جو باعث احرام کے حرام
 ہوئے ہیں مگر عورت سے جماع کرنا اور شہوت سے چھونا اور بوسہ
 لینا یا درست ہی ایسا جمل بعد ذبح اور حلق اور قصر کے اوسے دن مناسی
 کے آوے اور باب سلام سے مسجد حرام میں داخل ہو کر طواف

زیارت مانند افعال و ترتیب طواف قدوم با طواف عمرے کے ادا کر ہی
 ولیکن رمل اور سعی جو طواف قدوم یا نفل میں نہ کیا ہو وہ تو اوس میں بجا
 لانا ضروریات سے ہی اور بعد اس طواف وغیرہ کے عورت سے ملنا
 بھی حلال ہو جاوے گا واضح ہو کہ بیان مسبقہ سے معلوم ہوا کہ بروز
 عید جا رہا تو بجا ادا کرنا واجب ہی پہلے رمعی جمرہ عقبہ کا کرنا ثانی ذبح
 کرنا ہدایا کا ثالث خلق یا قصر کرنا رابع طواف زیارت کرنا پھر جب طواف
 زیارت سے فارغ ہو جاوے تب اوس دن یعنی بروز عید بعد نماز
 ظہر کے رکعے سے برآمد ہو کے مناکو آوے اور درات یا تین رات
 یعنی ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ بھی منامیں ہے اور اون راتوں میں مسجد حنیف میں
 باجماعت نماز پڑھا کرے خصوص اس مسجد میں جہاں رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں پڑھی ہیں وہاں پر نقلیں پڑھتا ہے اور
 جانا چاہیے کہ گیارہویں کو ظہر کی نماز منامیں بجماعت ادا کر کے اور
 امام کا خطبہ جس میں احکام رمعی کے اور مسائل عمرے کے بیان کرتا ہو
 اوسکو سکے اول جمرہ اونٹ کے نزدیک مکے کے راہ کی طرف سے
 آوے اور اوس جمرے پر جو جمرہ عقبہ سے بلند ہی اس قدر چڑھے کہ
 اوس شخص کے اور کنگرے گرتے سو مقام کے بیچ پانچ گز کے فرق ہی
 کم نہ رہے پھر قبلہ رو ہو کے اسطور پر کھڑا ہووے کہ جمرے کی بلندی
 کا ایک حصہ بائیں طرف اور دو حصہ دائیں طرف ہووے یعنی اوپر سے
 کنگری پہنکے جیسا کہ بروز عید جمرہ عقبہ پر پہنکا تھا اور ہر کنگرے سے
 تکرار کرنا چاہیے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ
 اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّي مَبْرُورًا وَسَعْيِي مُسْكِرًا وَذَنْبِي مَغْفُورًا فَفُظْ

بعدہ تہوڑا آگے بڑھ کے اپنے بائیں طرف تہوڑا بیٹھے اور رد قبایع کو
 واسطے دعا کے ماتہ اوٹھا دے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کہے اور تکبیر
 اور تہلیل اور درود پڑھے اور بڑی عاجزی اور بہت انکساری اور حضور
 دل سے اپنے اور ماہن باب اور خوشنوں اور دوستوں اور مومنوں کے
 واسطے درگاہ اللہ تعالیٰ میں دعا مانگے جیسا کہ یہ بیان ہو چکا ہے
 کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ اسی
 دعا فرمائی ہے اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ لِلْحَاجِّهِ وَطَلَبِ اسْتَعْفَا لَہُ الْحَاجِّ
 معنی اوسکے یہ ہیں اسی خدا بخشش حاجیوں کو اور ان کو جنکے واسطے بخشا
 چاہیں حاجیان اور مستحب یہ ہے کہ استقامت پائو جزو قرآن شریف کا پڑھو
 اتنے وقت ٹھہر کے دعائیں اور اذکار میں مشغول اور مصروف رہے پھر
 وہاں سے جمرہ وسطے پاس اپنے بائیں جانب سے اتر آوے
 اور شیب میں یوں کھڑا ہو دے کہ وہ جمرہ اسکے داہنی طرف پڑے
 پھر جسطرح جمرہ اوسے پر کنکریاں مارا تھا ویسا ہی اسکو بھی سات کنکری
 مارے بعد اوسکے تہوڑا زمانہ ٹھہر کے دعا مانگے ولیکن دعا کے وقت
 آگے نہ بڑھے اوسکے بعد جمرہ عقبہ کے قریب اگر شیب میں کھڑا ہے
 اور جسطور سحر کے روز اسکو کنکری مارا تھا ویسا ہی پھر اسکو سات کنکریاں
 مار کے وہاں ٹھہرے نہیں بلکہ بیت جلد نکل چلے کیونکہ وہاں پر تنگ
 جاگہ کے باعث لوگوں کو حرج ہوتا ہی برخلاف دوسرے جمرات
 کے کہ کشادہ جاگہ ہے اور افضل یوں ہی کہ رمی جمرہ اوسے اور
 وسطے کے پیادہ کرے اور جمرہ عقبہ کے رمی سواری سے ادا کرے
 ۱۲ کو بھی ویسا ہی بعد زوال سورج کے مومنوں جمرات کو کنکریاں مارے اگر

جا ہے تو اسی دن قبل غروب آفتاب جہاں تاب سکے کو چلا آوے خواہ
 ۱۳ کو ہی منامین رہ کر ویسا ہی تینوں جہرات کی رمی سے فراغت پاوے
 مگر ۱۲ کو بعد غروب آفتاب کے نکلنا مکروہ ہی اور ۱۳ کو بعد طلوع آفتاب کے
 نکلنے سے دم لازم آتا ہی کس واسطے طلوع کے وقت وہاں رہنے سے
 تینوں جہرات کی رمی واجب العمل ہوتی ہی بعد رمی جہار کے نماز ظہر کے قبل
 مناس سے باہر ہو کے وادی محض میں سکے کے ایک دو ساعت ٹھہرے اور
 وہاں سے مکہ مکرمہ کو راہی ہووے لیکن مستحب یہ ہی کہ محض میں نماز
 ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء ادا کر کے وہاں پر تھوڑا وقت سو رہے پھر
 بعد اسکے مکہ شریف میں داخل ہووے فقط بمقام شکر ہی اور خوشی
 کا کہ قبولیت دعائیں ہی کچھ شک نہیں پہنچ دنیا اور عقبی کے بفضل الہی نتیجہ
 او سکا ظاہر ہوگا اور تعالیٰ حکیم کریم ہی اگر دنیا میں کسی مصلحت سے اجر ندیوے
 گا اپنے بند و نکو تو آخرت میں ضرور ثمرہ دعائے قبولیت کا عطا فرماوے گا
 اور اجر کرامت کرے گا فقط

نیمہ فصل چودھویں بیانیہ مقامات اجابت دعائے بقید وقت و روز کے

اسی بہا ہی مسلمانوں گوش دل سے بخوبی سنو کہ کیا اکرام الہی اور چال اتنان
 مرحوم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ واکہ و صحبہ وسلم بہ طفیل و عنایت
 خاص آن صدر نشین چار بالمشتاب تو سین اب و ادنی کے عائد اور نازل ہی
 کہ دیکھنے سے رسائل مناسک حج اور روایات حضرت امام محمد بن حسن نقاش
 رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات قبولیت دعائے کے زائد از چالیس بلا شک مع

اوقات اور یوم کے واضح ہوئے اور عین سے جس قدر اس راہ کو مانہ آئی
 اوس قدر درج رسالہ ہذا کیا اور تفصیل اور شرح اوسکی ذیل سے بخوبی حلقہ
 گوش ارباب سامعین اور ذہین نشین اہل شائقین ناظرین کے ہونا فقط

تمام مقامات	مقدار	تعیین وقت	تعیین روز	کیفیت تعیین اوقات و مائلی
پہلے مقام ابراہیم علیہ السلام	ایک	سحر	×	×
تحت میزاب	ایک	سحر	×	×
قریب کن عرافی	ایک	ایضاً	×	×
اند خضری کی	ایک	ایضاً	×	×
قریب کن شامی	ایضاً	×	×	×
رکن یانی	ایضاً	نار فجر	×	×
نزد حجر اسود	ایضاً	دوپہن	×	×
نزد ملتزم	ایضاً	آدھی رات	×	×
اوپر چاہ زرم	ایضاً	غروب آفتاب	×	×
اند خانہ کعبہ	ایضاً	زوال آفتاب	ایک	سیان ہر دو ستون اول وقت زوال
بالا صفا و روا	دو	بعد نماز عصر	×	وقت آمدن از باب السلام
درخانہ ام المومنین	ایک	وقت شنبہ	×	کہ آن مکان اقبہ الوقتی نیز میگویند
خدیجہ رضی اللہ عنہا				
مطاف	ایک	بعد طواف	×	×
کعبہ معظمہ	ایک	بایام پیدان	×	×
ہر سہ سنی حرات	۳	باد اسی	×	ابن حجرات بن جابرین جانت سہ

نام مقامات	تعداد	تعیین وقت	تعیین روز	کیفیت بعض مقامات و مان کی
مقام حطیم	۶			
در میان مکین و مکر	یک	بوقت رسیدن آنجا		
بجائی وقت نحر صلعم یک	یک	ایام ثوال و شنبه		
بدار انحر زمان	یک			دارار قم شب بین العشاءین
در سنا	یک	وقت شب		چهار دهم ماه ذی حجه نو
در مسجد کیش تا ہی	یک			کدامی وقت و روز معین نیست ہر گاہ
رکن یمانی و باب				دعای کند قبول شود و این مسجد بحر
کی در میان مین	یک			حضرت اسماعیل علیہ السلام تکو
در مزدلفہ	یک	قبل طلوع آفتاب		
در عرفات	یک			
در موضعی	یک	وقت ثوال		این موضع راتحت السدرہ نیز میگویند
باب عمرہ پیچھے				
پیشہ کے ہے				
در موقف جبل حتمہ	یک	غروب آفتاب		جانب چپ از مقام مذکور بحر
در مسجد الشجرہ	یک		چهار شنبہ	این مسجد مقابل مسجد حجب است بحر
در مکا	یک		یک شنبہ	نیز گویند و این حرم
در غار حیل ثمر	یک			این مسجد کہ قریب بنیاست نہ جابوشت
در مسجد نموت	یک			کہ آنجا سواد المرسلان نازل شدہ است و آن مسجد
در مقام سلمان	یک			خف است

خاتمہ بیان اوپر زیارت روضہ مکرم اور قبۂ محترم اور مسجد عظم
اور مدینہ منورہ بکرت قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
کے اور آداب میں دیکھنے مدینہ منورہ کے اور زیارات
قبور ارباب جنت البقیع اور وہان کے نقشے اور بیان
ریخت ہوئے ہیں ساتھ تشریح کے

اسی ہیای مسلمانوں بخوبی اپنے صدق دل اور نور ایمانی سے جانو اور پہچانو کہ کمال
قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ امام ہمام ابو حنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ کے
حسب الروایت احسن کے اپنے شرح متوسط میں تحریر فرماتے ہیں احسن یہ
کہ جو کوئی اپنے وطن سے بیت اوڑے حج فرض کے سیکھ اولاً حج ادا کرے
بعین واسطہ حصول شرف زیارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مدینہ
منورہ کو جاوے اور جو پہلے ہی سہاوت زیارت سے وغیرہ تشریف حاصل
کرے اور بعد اسکے ادا کرے حج کرے تو یہی صحیح اور جائز ہے کیونکہ تقدیم نفل
اد پر فرض کے جائز آتا ہے ولیکن شرط یہ ہے کہ جو کوئی عازم حج فرض یا نفل
ہمیں حج کے مکہ مکرمہ میں جاوے مجاز ہے کہ اول ہی مشرف زیارت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہووے اور جو اندر ہمیں حج کے مکہ میں لوچے
تو زیارت کا قصد کرنا جائز ہے اور حج نفل کو آوے تو اسکو اختیار ہے جائے
پہلے زیارت کرے یا بعد حج مگر افضل ہے کہ اولاً انفرادی حج اور زیارت
کے مقدم جانے پر ظاہر ہے کہ اول حج کرے گناہوں سے پاک ہوتا ہے پھر

جب پاک صاف ہو گیا تو پاک صاف ہو کے زیارت حضور پاک میں حاضر ہونا
 موجب افزونی عزت اور وقار اور باعث ترقی سعادت نیکو کار کا ہی انتہائی
 بہرہ جب کوئی شخص عبادت حج سے فارغ ہو جاوے اور ادا سے ارکان
 حج سے مطمئن تب پیر وے اس حدیث شریف کے **مَنْ حَجَّ قَا لَعَزَّ وَجَلَّ**
فَقَدْ جَفَا لِي یعنی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو لگیا پس تحقیق اوسنو
 ہم پر ستم کیا اور اسباب العمل ہو کہ حصول زیارت سے آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ و
 آلہ و صحبہ وسلم کے سعادت ابدی اور سر بلندی سرمدی حاصل کرے کیونکہ
 بعد ادا سے فرائض جناب پروردگار عالم کی زیارت اوس محبوب خدا کی
 سب عبادتوں سے اولیٰ اور افضل ہے مگر بعد از خدا بزرگ تو فی قصہ
 اور تمامی سنن اور استجابات سے بہر اور اکل واسطے عفو جرائم مجرمین کے
 احسن وسیلہ ہی اور واسطے اتحصال نعمائے شفاعت کے ذریعہ جمیلہ جیسا
 کہ حدیث والا وارد اور ناقد ہے **مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي**
 یعنی جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گا واجب ہوگی اوسکے واسطے
 شفاعت میری اور زیارت قبر مبارک کی ایسی ہی کہ گویا حیات کی حالت
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کی زیارت قدم فیض لزوم سے فارغ
 اور مشرف ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے **مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي**
كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي اور ترک کرنا اسکا باوجود قدرت
 کے بڑی غفلت اور معصیت ہی بلکہ صریح نے نصیب اور عذر و حکمی ہے اور
 زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کی عذر تو ان کے حق میں مستحب
 واضح ہو کہ فقہا سب لوگ تحریر فرماتے ہیں کہ زیارت کی نیت ساتھ قبر شریف
 کے مسجد نبوی کی زیارت کی نیت ملاوے تاکہ نیت اجرا پور ہوگی **طحاوی**

ابن ہمام سے نقل لاتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میرے نزدیک اولیٰ یون ہی کہ پہلے
 قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر پیچھے مدینہ منورہ کی مسجد شریف کی نیت کرے
 کیونکہ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعظیم ہی اور
 فرمانبردار اور زائر کو مطابق اس حدیث کی شرف ہوتا ہے جسے صحابہ سے
 زائر الا یحج حجة الا زیارتی کان علی ان اکمل لک شفیعی یعنی جو کوئی آوے گا
 میری زیارت کے واسطے کہ اسکو سوائے اسکے کوئی حاجت نہ تو بہتر
 جاوے گا بھیر یہ کہ میں اسکے شفاعت کروں الغرض جب کہ ارادہ زیارت
 کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی کرے تب اسکو لازم ہے کہ
 طواف وداع سے فارغ ہو کے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو راہی ہو و
 اور راہ میں درود بے حساب پڑھا کرے اور مدح و ثناء حضور پڑے
 صدق دل و جان سے بیان کیا کرے اور اثناء راہ میں جہاں جہاں اپنے
 نماز پڑھی ہیں وہاں پر نماز پڑھے اور دعا مانگے کہتے ہیں کہ وہی ہجرت
 ہیں اور درمیان راہ کے جو جوشاہد اور مقابر ہیں ان سب کی زیارت
 کرے اور حقد مدینہ منورہ قریب آتا جاوے اور سقدر ترقی و ذوق اور فزونی
 شوق کی ہوتی جاوے اور جب اس مقام پاک کے سرحد میں داخل ہوا اور
 وہاں کے درختوں اور گہروں کا معائنہ ہوئے تب غرض نظر آوے تب غسل کرے
 اگر ممکن ہو تو پیادہ پا ہو کے نہایت غر اور غایت انکساری سے مرتبہ فرید
 درود خوانی کرتا ہوا اس بلدہ طیبہ اور خطہ پاک میں داخل ہوتے وقت
 ساتھ پڑھنے اس دعا کے شرف فرادان اور ابروی بے پایان حاصل کرے
 بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدِّیقٍ وَاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدِّیقٍ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ لَّدُنْكَ

سُلْطَانًا نَصِيرًا اللَّهُمَّ هَذَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ فَاجْعَلْهُ لِي وَفَائِدَةً مِنَ الثَّارِ
وَأَمَّا تَامِزُ الْعَذَابِ وَشَوْءُ الْحِسَابِ اللَّهُمَّ اقْتُمْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَارْزُقْنِي مِنْ رِزْقِكَ رِزْقًا لَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَرَسْتُ
أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَكَ أَعَيْتَ وَأَنْعَدْتَنِي مِنَ الثَّارِ وَاعْفُ عَنِّي وَارْحَنِي
يَا خَيْرَ مُسْتَوْجِبٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيهَا قَرَارًا وَمِرَادًا حَسَنًا

اور جو اپنے ہمراہ سامان سفر اور اسباب کم و بیش رکھتا ہو دے تو اسکو کسی جگہ
مخفوظ اور مطمئن میں رکھ دیوے اور بحالت نکرے غسل کے بشرط اسکان غسل
کر لے ورنہ وضو ہی کافی ہی اس کے بعد لباس پاک اور صاف پہن کے خوشبوئی
خوب لگا دے اور درود اور استغفار سے اپنی زبان کو سیراب اور تازہ
کرتا ہوا دولت زیارت باسعادت کی نیت سے بکمال آداب اور حضہ و قلب
کے آنکھیں پتھے کیے ہوئے باب جبریل یا باب السلام سے بڑی عاجزی
اور انکساری سے مسجد میں ان پریا پی راست کو راست کر کے در آوے اور
اوسوقت میں یہ دعا جو سخت ہی زبان پر لاوے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَلِیْمِ
وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ سُلْطَانِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَلَّی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَعْفِنَا
یَا ذُو الْجَلَالِ وَاقْتُمْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پس ازان منبر شریف کی طرف متوجہ
بدل ہو کے عمود منبر کو برابر کندھے سے جانب راست کے رکھ کے بجائی مصلای
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحیت المسبح کا دو گانہ بجالا دے جو جماعت
اور نماز سنت موکوح کے جانے کا اندیشہ ہو تو نماز تحیت نہ پڑھے کیونکہ نماز تحیت
ضنا اور نماز بن فرض اور سنن کے ادا ہوتے ہیں اور جو سبب مجرم خلافت کے نماز
تحیت کے ادا ہونے سے محذور ہو تو مسجد مبارک کے جس مقام میں مناسب جانے

پڑھ لیوے اور باداے اس دکانہ کے پہلے پہلے کافروں اور ثانی میں سورۃ
 اخلاص پڑھے کہ مستحب ہی پہ اس توفیق کا شکر نہ بجالا تا پر ضرور جاسے بہر بعدہ
 حمد و ثناء میں مشغول ہووے اور اپنے جملہ مقاصد اور مراد اور مطالب اور بخشا
 گناہ اور حسن خاتمہ کے واسطے دعا کرے پس پیچھے قبر شریف کے مقابل
 آجاوے و حجۃ مبارک سے بمقام صلیب گزے کہ وجہ مبارک کے برابر قبلہ
 کی جانب پڑھے کہ اور اوپر ہی پڑھے کہ بڑی عاجزی اور ادب ہی سے اور
 بکمال ادب اور حضور قلب کے دست بستہ نیچی آنکھیں کئے ہوئے کھڑے
 واسطے کہڑے ہونے کے اس مقام طیب اور برگزین میں پروردگار عالم
 سے توفیق رفیق اور امداد ڈھونڈ ہی اور اپنے دل کو خطرات اور تعلقات گونہ
 سے پاک اور خالی کرے اور ایسا تصور جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وسلم رونق بخش ہیں اور میں حضور معلے میں حاضر ہوں اور مجھے عاجز مسکین اور
 گدا کے طالب تسکین کی التجا اور معروضہ اور سلام اور قیام کو بخوبی گوش اطہر
 ہوش سے سماعت فرماتے ہیں اور اونکی عظمت و شان اور بزرگی علو مکان
 کا لحاظ کرے اور اپنے نہایت ذلیل اور حقیر اور غایت ناوہم اور پر تقصیر سمجھے اور
 بڑے ادب اور سعادت طلب سے باوازم اور متوسطیوں پرودا اور سلام
 میں طوطی زبان کو نغمہ سرا بناوے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَحَمْدُ اللّٰهِ وَجَہُ**
تین مرتبہ پڑھے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ اَللّٰہُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا حَبِیْبُ اللّٰہِ حَیْزَکَ
اللّٰہُ لَعَالِی اَعْنَابُ اَیُّہَا رَسُولَ اللّٰہِ اَفْضَلُ وَاَکْمَلُ مَا جَزَاہُ رَبِّ
رَبِّمُؤْمِنٍ لَّعَلَّہُمْ اَمَّتِہُمْ وَنَبِیُّکَ اَعْنِ فَوْقَہُمْ
 بہر خیر چاہے اوپر زیادہ کرے پہلے شفاعت کی التجا اور آرزوی کی اور کہے

الْأَسْرَارُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْإِسْلَامِ وَاهْلِهِ خَيْرًا جَزَاكَ
وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ أَحْسَنَ الرِّضَا

زان بعد وہاں سے بفاصلہ ایک گز جانب رست ہٹ کر جناب امیر المؤمنین عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لیے کھڑا ہوئے اور یہ کہے السلام
عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَطَوَى
بِالصَّوَابِ وَوَافَقَ قَوْلُهُ بِحُكْمِ الْكِتَابِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اسْتَجَابَ اللَّهُ
فِيكَ دَعْوَةَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَظْهَرَ اللَّهُ بِكَ الدِّينَ
جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْإِسْلَامِ
وَآلِهِ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ أَحْسَنَ الرِّضَا

پس پچھے بفاصلہ نیم گز کے جانب چپ جدا ہو کر کھڑا رہے اور یوں کہے
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ كَمَا يَأْتِي بِصَحِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِيقِهِ
وَوَزِيرِهِ وَمُشِيرِيهِ وَالْمَعَاوِنِينَ لَهُ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّينِ وَالْقَائِمِينَ بَعْدَهُ
بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِينَ جَزَاكَ اللَّهُ أَحْسَنَ جَزَاءٍ جُنَّا كَمَا نَقُوتُ
كَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْأَلَ رَبَّنَا أَنْ يَتَقَبَّلَ سَعْيَنَا
وَيُجِيبَنَا عَلَى طَلِبِهِ وَيَتَيْبِنَا عَلَيْهِ وَيُجَشِّدَنَا فِي رُؤُوسِ

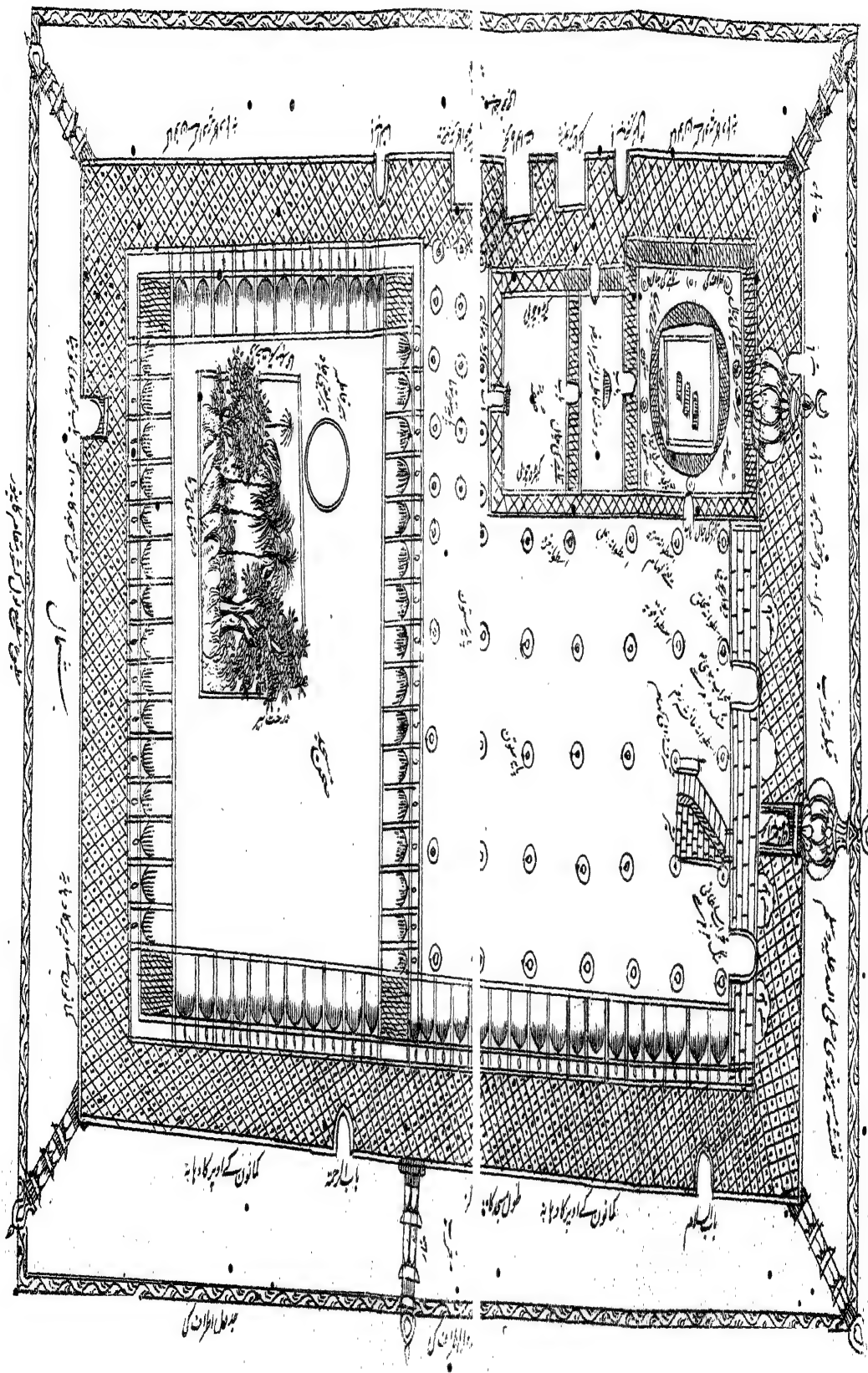
زان بعد پھر وہاں سے الگ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو
حاضر ہو کر حمد و ثناء و شکر و سپاس بے قیاس درگاہ الہی میں اور تسبیح اور تہلیل باری تعالیٰ
زبان پر لاوے اور درود نامحدود بکثرت پڑھے اور وسیلہ جمیل اس شفیع گناہگار
اور رحمت عالمیان کا کہے درگاہ الہی سے امید و بخشش اور معافی کا رہے اور اپنی
نضامی ہر حاجت اور غفرت و تقصیرات ہر گونہ کی درجہ شہین درگاہ رب المعبود کے کرے

اور یوں التجارے اور دل سے گڑگڑاؤ کے اللھم اِنَّكَ قُلْتَ وَاَنْتَ
اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ وَكَوْنَتْهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا نَفْسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ
وَاَسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّوَاللّٰهُ تَقَا بِاَرْحَمِ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا
فَقِيْلَكَ وَاَطَعْنَا اَمْرَكَ وَقَصَدْنَا اِلَى نَبِيِّكَ هَذَا عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
مُسْتَشْفِعِيْنَ بِكَ اِلَيْكَ يٰرَبِّنَا وَمَا اَثْقَلْ ظَهْرُكَ بِاَمْنٍ اَوْ نَارِنَا نَاعُوْ بِكَ
اِلَيْكَ مِنْ ذُلِّنَا مُعْتَرِفِيْنَ بِخَطَايَا نَا اللّٰهُمَّ فَتُبْ عَلَيْنَا وَشَفِّعْ نَبِيَّكَ هَذَا
عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيُنَاوِئَ اَعْمُرُنَا بِمَنْزِلَتِكَ عِنْدَكَ وَقُرْبِكَ كَدَيْكَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْنَا اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَوْ اَنْهَمُ اِذْ ظَلَمُوْا
اَنْفُسَهُمْ اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَقَدْ جِئْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَالِمِيْنَ لَا نَفْسِنَا مُسْتَغْفِرِيْنَ
مِنْ ذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا اِلَى رَّبِّكَ وَاَسْأَلُهُ اَنْ يُبَيِّنَ عَلَيْنَا سُنَّتَكَ وَاَنْ
يُخَشِّرَنَا فِيْ رُفْعَتِكَ وَاَنْ يُوَرِّدَنَا حَوْضَكَ وَاَنْ لِّيَقِيْنَا
بِكَ سَيِّدِكَ غَيْرُ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ
اور میں بار یہ کہے الشفاعة بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سوائے
اسکے جو دعا دل میں آوے سو سب مانگے اور ہر دعائی کو خدا تعالیٰ کی حمد
سے شروع اور درود پر ختم کرے کہ باعث قبولیت کا یہی طریقہ ہے بعد
از ان حضرت بی بی فاطمہ الزہراء کی زیارت کے واسطے حجرہ مطہرہ کے طرف
موجہ ہل ہو کے یوں زبان پر لاوے السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیْتَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَضْعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا قَاطِبَةَ الزُّهْرَاءِ
السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ اَهْلَ الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَةَ
حَبِیْبِ اللّٰهِ حَزْرَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِ خَمْرٍ اَلْحَمْدُ لِیَرْضَوْ
عَنْكَ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ جِئْنَاكَ نَرَاثَرِیْنَ مُسْتَشْفِعِيْنَ بِكَ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْفَعْنَا عِنْدَهُ لِيُشَفِّعَ لَنَا عِنْدَ
 رَبِّنَا الْعَظِيمِ فَيَسْتُنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَنَجِّنَا فِي مَرْمَرَتِهِ وَيَجْعَلَنَا مِنْ أُمَّتِهِ وَيُسَبِّحَنَا
 مِنْ حَوْضِهِ الْكَرِيمِ مُشْرِئًا بَارِئًا يَا سَائِفًا هَيْئًا لَا نَطْمَأَنِّدُكَ أَبَدًا آمِينَ آمِينَ آمِينَ

واضح ہو کہ حیات القلوب میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
 کا حجرہ مبارک کہ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور صدیق اکبر اور عمر
 فاروق علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ ہیں سواوسکی دیوارین کی بناسنگ
 منقوش سونے سے ہیں اور اس میں کسی طرف سے دروازہ نہیں ہے مگر اوسکی
 چہت کی ایک جانب میں دریچہ ہی اور اوسکی چہت پر قبہ منبر مسجد کی سقف سے نصف
 قد کی مقدار بلند کیا گیا ہے سپہ نورالدین مشہودمی نے خلاصۃ الوفا میں تحریر کیا ہے
 کہ جب میں دریچہ مذکور سے حجرہ شریف میں داخل ہوا آخرے کی شاخ سے حجرہ
 مبارک ناپا تو طول میں قبلے کی طرف مشرق و مغرب کے بائیں ۱۰ گز ۱۱ اوٹکل
 پایا اور شمال کی جانب مشرق و مغرب کے درمیان ۱۰ گز ۱۰ اوٹکل اور عرض میں ۸
 مشرق قبلے اور شمال کے بائیں اور مغرب کی طرف بھی قبلے اور شمال کے
 بائیں ۱۰ گز ۱۵ اوٹکل انتہی اور حجرہ مبارک کے اطراف دائرہ محض کی شکل سے
 ایک دائرہ کا احاطہ ہی پہر اوس احاطہ کے دیوار مغرب کی طرف حجرہ شریف کی
 دیوار سے قریب ہی اور باقی تین طرف دائرے کے دیوار اور حجرہ کی دیوار کی
 بائیں فرجہ ہی پہر اوس احاطے کی دیوار جو مسجد کی چہت سے ۸ گز پہنچے ہے
 صندل کے تختوں کے جال مسجد کی چہت تک قائم کی گئی ہے اور اوس احاطے
 پر غلاف چھوڑا جاتا ہے اور اوس احاطے کے اطراف سے تانبے کی جالدار دیوار
 بنائی گئی ہے اور اوس میں چار دروازے ہیں پہر اول سے دو دروازوں کو دو
 بازینے صبح و شام کہوتے ہیں اور دوسرے دو دروازوں کو کبھی اور شیشہ چری

بن دو نوافنی کی نقب زنی سے حجرہ شریف کے اطراف سے دیواروں کے پائوں
 بن گدھا کر کے پنجرس ساتھ سیس کے گلا کر وال کے مضبوط کر دی گئی ہیں اور
 مسجد نبوی کے دیواروں اور کنبوں کے سنگ منقوش سے بنا ہیں اور بندش
 ونکی گچ سے ہے اور چیت او سکی ساگون کی بیٹوں سے بلندی دیواروں
 لی ہگز طول مسجد شمال اور قلبی کے بائیں ۳۰ گز اور عرض قبے کی طرف ۲۰
 نزا و شمال کی جانب ایک سو اسی گز ہے اور مسجد کے کنبوں سے ہر طرف ہفتے
 ہیں پہلا اسطوانہ معلق دو ستر اسطوانہ عائشہ تیسرا اسطوانہ توبہ چوتھا اسطوانہ
 منیر پانچواں اسطوانہ علی چھٹا اسطوانہ وقود ہاتھواں اسطوانہ مرتعبہ القبرا
 اٹھواں اسطوانہ جو بعد اسکے ہی قبر شریف وہ حضرت کے وقت میں جو بنی تھا
 اور اسکے ۳ درجے تھے ہر درجہ امانیب کا لیکن اب وہ سنگ مرمر سے قبہ
 وار ہے مسجد حرام کے منبر کے مانند روضہ وہ منبر مبارک اور قبر اطہر کے دربان
 کی جگہ کا نام ہے جو حضرت نے فرمایا ہے کہ **مَنْ بَيْنَ هَيْدَرٍ وَقَدْرٍ كَوْضَةٍ مِنْ**
رِيَاضِ الْجَنَّةِ یعنی وہ جگہ جنت سے لائی گئی ہے حدیث میں آیا ہے کہ مدینہ
 کی مسجد ایک نماز دوسری جگہ کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے اور مسجد حرام کی ایک
 نماز دوسری جگہ کی دس ہزار نمازوں کے برابر ہے ہر مقام روضہ کی نماز
 کا مرتبہ اس قدر زیادہ ہو گا قبہ نبی بی فاطمہ الزہرا کا روایت صحیح سے حضرت
 کے حجرہ شریف کے پیچھے شمال کی طرف میں ہے اور دروازے مسجد نبوی
 کے چار ہیں ۲ بجانب مشرق ایک باب عثمانی کہ جسکو باب جبریل ہی بولتے
 ہیں دوسرا باب النساء اور ۲ بطن مغرب کے ایک باب السلام اور ثانی باب الرحمتہ
 اور ہی باب الرحمان اور ایک دروازہ بطن گوشہ شمال اور مشرق کے چند سال سے
 بنام سلطان دوم باب مجیدی کہہ کے بنایا گیا ہے اور مشہور ہے اور اس صورت میں چنانچہ



دروازے میں احمد بقید کہ راقم نے بھی اپنی آنکھوں سے کمال کرم الہی اور عنایت
آنحضرت نامتناہی کے جملہ مقامات مسبوق الذکر کو دیکھا اور تصدیق اپنی تحریر اور
مالیت اس سالہ کی بخوبی کی بہنہ و کمال کر رہا اور یہ حقائق مذکور بالا کو جو چاہے
سوقشہ مشمول سے بھی برابر العین دیکھ کے ساتھ و فور شوق اور مزید ذوق
خاطر نشین کر لیوے کہ عین سعادت ابدی عاشقان ہوئے اور طالبان
رحمت مصطفویٰ کی ہی فقط

بقشہ متبرکہ یہ ہے

واضح ہو کہ ایسی بہاوی مسلمانان کہ جب کوئی شخص قیام سے اس مقام فرخندہ
فرجام کی سعادت تائب اور بہرہ یاب ہونا چاہے تو اسکو ہر عنوان لازم
ہے کہ ہر آن و بہر مکان حضور پر نور کی رعایات ادب اور لحاظ طلب کو
بدل و جان ملحوظ کہے بلکہ موجب ترقی اپنی نوریان کا جانے اور عبادات
اور مراتب میں بخوبی سعی بلیغ اور کوشش تبلیغ کیا کرے اور جماعت چنگانہ کو
ماہیت سے نہ دیوے یعنی اس کے ثواب کو نہ چوڑے اور مسجد شریف کے
ملازمت سے کہی بہنہ نہ موڑے اور آداب و نوافل و قرآن خوانی اور درود
اور دعا بصد استغفار معاصی اور حمد و ثنا اور تسبیح و تہلیل الہی میں ہر وقت
مشغول اور موطاف رہا کرے علی الخصوص مقام روضہ میں اور ستونوں کے
دریان فضل سے منبر شریف پاس اور مسجد شریف میں ختم قرآن بھی مستحب
اور کثرت زیارت سے حضور پر نور کی اپنے دل اور جان کو بخور سرور اور
سعادت مبرور بخشے اور مسجد میں جاوے اعتکاف کی نیت سے بہر وقت
قیام مسجد نظر حجرہ شریف پر کرتا ہے کیونکہ یہ مکان نامند نظر اندازی کہے کہ

عبادت میں اور جب قبر مبارک کی طرف گزرو گے اگرچہ باہر مسجد کے ہو کھارہ جاوے اور درود و سلام بھیجے اور تا مقدور سعی شریف میں عبادت کے ساتھ ایک شب بیدار رہے کہ اس دولت کو نائے سے نہ دیوے اور اس شب کو شب قدر سے کم نہ جانے مصطفیٰ آن شب قدری کہ گوئید اہل خلوت این شب بہت اور چاہیے کہ ہر روز یا ہفتہ میں ایک بار جمعہ کے اولیٰ روز اہل بقیع کی زیارت بموجب ترتیب کے جیسا کہ لکھا جاتا ہے عمل میں لاوے کتب محررہ سے واضح ہے کہ بقیع میں دس ہزار تک صحابی مدفون ہیں ان میں سے جو مشاہد اور مشہور ہیں وہ دس ہیں پہلو مشہور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہی حاجی اس خواب کی زیارت سے بہرہ مند ہووے اور یہ السلام علیک یا امیر المؤمنین السلام علیک یا اصحاب المسلمین السلام علیک یا ثالث خلفاء الراشدين السلام علیک یا ذا النورین السلام علیک یا محمد جلیس العسرة بالنقد والعین السلام علیک یا جامع القرآن بنین الدفتین السلام علیک یا صبیہ علی الاکدار السلام علیک یا شہید فی الدار السلام علیک یا من لبثہ النبی الخیار یدخل الجنة مع الاکابر السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ دوسرا مشہد سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرزند جبرگوشہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ہی اور اس مشہد میں مدفون ہیں بی بی رقیہ حضرت کی بیٹی اور عثمان بن مظعون حضرت کے برادر رضائی اور عبدالرحمان بن عوف اور سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ سے اور عبداللہ بن مسعود اور جیس

بن حذافہ اور اسعد بن زرارہ اور شہد عباس بن عبد المطلب عم آنحضرت کا
ہے اوس شہد میں مدفون ہیں حضرت امام حسن بن علی اور زین العابدین
بن حسین اور اون کے فرزند امام محمد باقر اون کے فرزند امام جعفر صادق اور
بی بی فاطمہ الزہرا ایک قول سے اور سربارک سید الشہد حضرت امام حسین
کا اور حضرت علی ایک قول سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہد بی بی عائشہ
کا ہی اوس میں مدفون ہیں حضرت کی ابی بنیان مگر بی بی خدیجہ مکہ مکرمہ میں دفن
ہیں اور بی بی میمونہ شرف میں مکہ کے نزدیک شہد عقیل بن ابی طالب کا ہی
اوس میں مدفون ہیں ابوسفیان اور حارث بن عبد المطلب سے دونوں صحابی
حضرت کے حجرے بہائی ہیں اور عبداللہ بن جعفر طیار حضرت کے حجرے بہائی
کے بیٹے لیکن مدفون عقیل میں اختلاف ہی یہی شہد تانکہ تادمینہ تا شام شہد
نزدیک شہد عقیل کے ہی اوس میں دفن ہیں حضرت کی لڑکیاں زینب رقیہ
ام کلثوم شہد سعد بن معاذ کا ہے شہد بی بی صفیہ بنت عبد المطلب کا ہے
جو حضرت کی پوپی تھیں شہد امام مالک بن انس کا ہی شہد نافع مولے
ابن عمر کا ہی چاہیے کہ جس ترتیب سے مشاہد ذکر کیے گئے ہیں اوسی ترتیب
سے اہل مشاہد کی زیارت کرنا افضل اور اولے ہی جیسا کہ کیوں زیارت کا
اہل معلیٰ کی فضل زیارت میں اوپر درج ہے شائقین اور زائرین کو اللہ کے
مطابق عمل درآمد کرنا ضرور ہی بعدہ پس از زیارت مذکور کے علی العموم حاکم متون
اور منات کی جو بقیع میں ہیں یوں زیارت کرنا چاہیے کہ زائرین اونچے برکتوں
ہوں اور قبرستان کبیر متوجہ ہو کے جب قدر قرآن شریف سے پڑھا جس کے اثر
اوسکا ثواب اونکی ارواح کو پونجا دیں اور یہ کہیں السلام علیکم یا اہل البیت علیہم السلام
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَاجِرِينَ وَالْأَقْبَارِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صَبْرًا فَتَمَّ اعْقَبَى اللَّهُ أَمِيرًا

اور ظاہر ہی کہ مشاہدہ مذکور کے بعد اسے تین مشہد مدینہ منورہ کے اندر میں اور
 زیارت اہل بقیع کی ان کی بھی زیارت کرنا چاہیے مشہد اسماعیل فرزند امام جعفر
 صادق مشہد مالک بن سبیل جو ابی حنظلہ کے باب میں مشہد محمد بن عبد اللہ
 جو پوتے امام حسن بن علی علیہما السلام کے ہیں بعین جتنے مساجد کہ مدینہ منورہ میں
 اور اوسکے اطراف میں ہیں ان سب میں نماز پڑھے اور دعا کرے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی ہیں وہ حجامہ مساجد ۱۲ ہیں مسجد قبا
 مسجد جمہ مسجد مضع مسجد اقرظہ مسجد ابراہیم مسجد بنی ظفر مسجد الاجابت مسجد بنی
 مسجد الفتح مسجد سلمان فارسی مسجد علی مسجد ابوبکر صدیق مسجد بنی ہما مسجد ثقلین
 مسجد الصفا مسجد دباب مسجد ابی ذر مسجد بقیع مسجد فاطمہ الزہرا مسجد مصطفیٰ عبد
 مسجد ابی بکر مسجد علی مرتضیٰ مسجد فاکہ اوسکو تقویت الایمان ہی کہتے ہیں وہاں نفل
 نماز پڑھنا سنت ہی کیونکہ حضرت صلعم نے وہاں ہی نماز پڑھی ہی اور وہاں
 کی مٹی خاک شفا ہی تبرکالینا اور رکھنا اجر بسیار و ثواب بے شمار ہے اوسکے
 بعد چشتیہ کے روز اُحد اور شہدائے احد کی زیارت جو شترین میں خصوصاً الشہداء
 حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کرے اسطور پر کہ ان کی تربت کے پاس کھڑی
 اور آیتہ الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھے اور یہ کہے السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَمَزَةُ
 يَا حَمَزَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اسَدَ اللَّهِ وَاسَدَ
 رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا فَاعِلَ الْخَيْرَاتِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا كَاثِبَ الْكُفَرَاتِ
 السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا ذَا أَبَا عَنٍّ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک پتھر اور اوپر یہ لکھا ہوا ہے هَذَا مَضْرَعُ
 حَمَزَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور مسجد فخر اور مسجد رکن عینین اور مسجد وادی میں خواجہ
 کے نزدیک ہیں نماز پڑھے اور دعا مانگے اور باولیان کہ حضرت رسول خدا صلعم

کی طرف منسوب اور مدینہ کے اطراف میں ہیں اون کا پانی تبرگ پیوے اور اوس سے وضو کرے کہ اسمین فضیلت ہے حد ہی اور ثواب بے شمار کیونکہ حضرت نے اونکا پانی پیئے ہیں اور بعضوں میں لعاب دہن ڈالے ہیں اور کو ان سب ۱۹ ہیں پر اون سے ۱۱ معلوم اور متعین ہیں آئیں وہ مسجد قبا کی نزدیک ہی اوسکے بیرون حاتم کہتے ہیں بیرعرس وہ بھی مسجد قبا کے پاس ہی بیرعرس وہ مدینہ کے پہاڑ میں ہی بیرثقبہ وہ بقیہ کے نزدیک ہی مسجد قبا کی جانے کی راہ میں ہی بیرضاعہ وہ مدینہ کے متصل ہی بیراذ حاء وہ بیرضاعہ کے پاس مسجد نبوی کے قریب کی طرف ہی بیرروحہ بیرابا ابوسی دونوں مدینہ کے نزدیک مغرب کی طرف ہیں بیرابی حلقہ وہ مدینہ سے ایک میل پر ہی بیرئیں بن مالک وہ مدینہ کی اندر مسجد نبوی کے غریبی اور شامی طرف بابین میں ہی اور وہ بیرباطیہ یا زتا طیہ کر کے مشہور ہے بیرضیاء وہ نزدیک مدینہ کے ہے واضح ہو کہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیان طریق مسلوک پر واقع ہیں مسجد و میں یہی نماز پڑھنا مستحب ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے وہاں نزول فرمائی یا نماز پڑھی ہیں وہی مسجد میں مسجد ذوالخلیفہ اوسکو مسجد الشجرہ بھی کہتے ہیں مسجد عرس وہ مدینہ سے ۶ یا ۷ میل پر ہے مسجد عرق الطیب مسجد شرف الرواح وہ مدینہ سے ۱۲ یا ۱۳ میل پر ہے مسجد القزیم وہ روحا سے ۳ میل پر ہے مسجد الفقر وہ مدینہ سے ۳ روز کی راہ میں ہی مسجد بکرا وہ سکے اوڈینی کے وسط میں ہی آٹھوئیں یا نوئیں یہ دونوں مسجد حنفیہ میں ہیں اور دسویں حنفیہ سے ۱ میل پر ہی مسجد خلفین وہ سکے سے ۲ روز کے راہ پر ہے مسجد مراطران وہ سکے سے ایک کوس پر ہے مسجد شرف وہ سکے سے ۱۰ میل پر ہے مسجد بیتم وہ سکے سے ۲ میل پر ہے جاتا چاہیے کہ جب زائر مدینہ منورہ سے برآمد ہونے کا ارادہ

کہے مستحب یہ ہیں کہ مسجد نبوی میں نصبت کا دوکانہ بغوض طواف و راع کے
 پڑھے اور دعا مانگے جو دلمین آوے امور غیر سے بوجہ بدستور سابق حضرت
 صدیق اکبر اور عمر فاروق اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہو کر
 اور اپنے اپنے والدین وغیرہ دوستوں کے حق میں دعا کرے اور یہ کہے
 اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ هَذَا الْخِرَاءَ الْعَقْدَ بِدِينِيَّاتٍ وَتَسْجِدَ وَحَرَمِيَّهٖ وَكَيْسِرِي الْعُقُودَ
 إِلَيْهِ وَالْعَكُوفَ لَدَيْهِ وَإِنْ شِئْتِ الْعَقُوفَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَدِّتَنَا
 إِلَى أَهْلِنَا سَالِمِينَ غَافِلِينَ الصَّلَاةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 پھر وہاں کے فقیر و کمزور اپنے مقدور کے خیرات کر کے اوس شہان ملائک
 مکان سے اور بارگاہ فلک نشان کی جدائی سے غمناک اور اندوہگین ہو کر واپس
 ہوا بہت سوز و درد کے ساتھ وہاں سے برآمد ہوا و جب اپنے وطن میں داخل
 ہو نیک کاموں میں مشغول ہے کیونکہ حج مقبول کی نشانی یہی ہے کہ جس نے
 حج کیا وہ شخص کا چال نیک کاموں میں آگے کی نسبت بہتر بہتر اور جملہ کار بہر
 اور خلاف سے پرہیز کرے اور مدام مخالف سے اور دعائے اوسکے خاتمہ
 کی دلیل قاطعہ ہے اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حَاجَّ بَيْتِكَ الْمُدِينَةِ وَزِيَارَةَ بَيْتِكَ
 قَبْرِ نَبِيِّكَ الشَّرِيفِ وَاحْتِلَمْنَا يَا إِلَهَ الْاِيْمَانِ حِجَّاهُ نَبِيِّكَ
 رَسُولِ الْاَوَّلَيْنِ وَالْاٰخِرِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
 بیان میں بات کلمہ فوائد کے کہ بحق ہر مومنین و مومنات اور
 مسلمین و مسلمات کی دیکھنا اور پڑھنا اوسکا جو بکثرت و گزریگی پیش خداوند
 ذوالجلال کے بہر حال ہی

اسی ہماری مسلمانوں نجوبی اسکو جانو اور پہچانو کہ روایت ہی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے کہ جو کوئی ان بارہ کلمات متجذد توہیت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو بہ صدق دل اور طیب خاطر سے اپنے اوپر اور اہل کاغذ کے تحریر کرے اور اس پر ہر روز بتاتال نظر کیا کرے یا جو خود بخوانے ہو پڑھا کرے اور اس پر عمل کرے وہ شخص مخصوص خالق ارض و سما کے برگزین اور بہرہ مند سعادت ابدی کا ہووے وہ کلمات بارہ یون ہیں پہلا اللہ جل شانہ فرماتا ہے اسی فرزند آدم غم روزی محو رہی نہ خیریت اور نعمت کا سیری پڑا اور معمور رہی اور میرا خزینہ ہرگز خالی نہوگا و تیسرا اسی فرزند آدم بادشاہان جبار اور امرا کبار سے مت ڈراور ہرگز ہرگز خوف نہ کر کہ بادشاہت ہمیشہ کی دوڑ جہان کی ہلکوبانی ہی تیسرا اسی فرزند آدم کیسے ساتھ اللہ اور محبت مت کر اور کوئی چیز و نہی نہ چلے یعنی خواہش نہ کر کسی شے کی طلب پر کیون دوام مجھو پادشہ اور جب ہم سے مانگے پادشہ چوتھے اسی فرزند آدم سب چیز و ملک و زمین نے تم لوگوں کے واسطے پیدا کیا اور تم کو اپنے لیے پہر تم لوگ اپنے کو غیور کے دروازے پر لجا کر خوار کرتے ہو سو مت کرو بلکہ غیور کی طرف سے منہ موڑو پانچویں اسی فرزند آدم میں جیسا کہ تم سے عمل فرما نہیں چاہتا ہوں تم لوگ یہی ہم سے روزی فرما طلب نہ شہر زریگی تا توانی نخوری تو غم فرما اور زریجو چون نذر و برسی روزی فرما پڑا چٹا اسی فرزند آدم جیسا کہ ہم پیدا کرتے ہیں نو آسمان اور سات طبق زمین کے عاجز نہیں لئے ویسا ہی پیدا کرنے سے تیرے اور روزی دینے میں تیری عاجز نہیں ہیں بلا شک نلوگوں کو روزی دیتا ہوں میں ساتویں اسی فرزند آدم جس طرح پر میں تیری روزی بند نہیں کرتا تو یہی میری عبادت فوت نہ کر اور میرے حکم میں خلعت مت نہ کر پانچویں اسی فرزند آدم جو کچھ تیری قسمت میں ہے کیے اور اس پر راضی رہو اور

ہو اس کے نفسانی اور دسواس شیطانی سے اپنے دلوں کو داخل نہ کرو لوہین ایفرزہ
 آدم میں تیرا دوست ہوں تو میرا دوست ہو نہ کہ تیرے خدائی سے رہو سوہین ایفرزہ
 آدم میں سے کہتے ہیں تیرے پر وامت رہو تنگ کرل صراط سے نہ گزے اور
 جہشت میں قدم نہ رکھے گیارہویں اسی فرزند آدم مجھ غضب اور غصہ کرتا ہے
 اپنے نفس کی مصلحت سے اور پر غضب اور غصہ نہیں ہوتا ہے تو نفس پر اپنے
 واسطے رضا جوئی میری کے بارہویں اسی فرزند آدم اگر میری ہی ہوئے
 قسمت پر راضی ہو تو اپنے نفس کو عذاب سے میرے رہائی دے تو اور
 جو اسیر راضی نہ ہو دے تو دو نفس کو تھپہر غر کر وں تو تھکوتا ہوں جشیون
 بیابانی کے جنگلوں اور صحراؤں میں دوڑانے والا ہو قسم ہی مجھ کو اپنے غوت اور حلال
 لی کہ پناوے تو مگر جو کچھ کہ تیری تقدیر کی ہی میں نے فقط اللہ اعلم باب

بیان مواعظ اور نصائح مندرجہ صحف حضرت ابراہیم خلیل
 علیہ السلام جبکی منشا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام
 بن بی بی ہاجرہ و حضرت اسحق بنی اللہ علیہ السلام بن بی بی
 سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پونے ۲۵ پند کے

واضح ہو کہ جناب کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ صحف میں
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مرقوم ہے از اجماع نصیحت تہ کہ تھکوتا ہوں
 جشیون مقسوم و لکھنؤ مقسوم و لکھنؤ مقسوم و لکھنؤ مقسوم و لکھنؤ مقسوم
 دوم اسی پر آدم بیان تک کہ مرغ شہود ہوں تجھے نماز اور خدمت روز بروز سے

تیرے تو بھی ہم سے راضی ہو ساتھ رزق ربانی ہر روزہ کے تیرے بہرہ
 اسی پسر آدم پہلے پہنچ جو کچھ اپنے ہاتھ میں رکھے واسطے اوس دن کے کہ ویش رکھی تو
 چوتھے یہ کہ اسی پسر آدم شکر گزاری کرو جس کو دوبارہ تو انعام دیا گیا اور انعام
 نے تو بھی اوسکو جو تیری شکر گزاری کرے تو پانچویں اسی پسر آدم تمام عہد طلب
 دنیا میں جیا کیا پر طلب آخرت کب کرے گا تو چھٹے یہ کہ اسی پسر آدم یہاں تک
 کہ پیدا کیا میں نے تیری آنکھوں کے لیے پوشش پلکوں کی تاجھاوے تو
 آنکھیں اپنی چیز تھامے ناویدنی سے بوقت درمیش لے اوسکے اور ایسا ہی واسطے
 دمان تم لوگوں کے طبقہ لبون کے ترتیب دیا ہے تاکہ تہا کہ ناگفتنی ہوں اور
 لب بند کرے ساتویں یہ کہ اسی پسر آدم اونٹین سے نہو کہ طالب دنیا ہوں سطل
 اعلیٰ اور آرزوے عقیٰ نر کے ساتھ قلیل عمل کے مس سخن اونکے موافق عابدوں
 کے ہوں ولیکن عمل اونکے مطابق منافقوں کے پر عطا بقناعت نکرین اور
 نامرادی بر صابر نہوں اگر تیرا معاملہ ویسا ہی ہو تو تجھے گرفتار بلا سے کروں میں
 کہ تمامی تجھے تجربہ بادین آٹھویں یہ کہ اسی پسر آدم جو شخص تجھکو دوست رکھتا ہے
 سو اپنے واسطے دوست رکھتا ہے اور بقسم غرت خود میں جو دوست رکھتا ہوں تجھکو
 تو تیرے ہی واسطے دوست رکھتا ہوں ہرگز تو اپنی شامت سے اپنے کو ہم سے براہ
 سخل دور نہ کہ نوین یہ کہ اسی پسر آدم تیری گردنیں دو فلاوہ لٹکایا ہے ایک تیری
 عیوب پر اور ثانی اوپر عیوب دوسریں کی یہ تو میری اپنی عیوب چشم بند رکھتا ہے اور عیوب سی خلاف
 برکمر بند یہ کیا شرط انصاف ہے دل از انصاف دور صاف دسویں یہ کہ اسی
 پسر آدم نہ ہر کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہے ہیشت میں ہر آوے مگر وہ شخص کہ اوپر چند عمل
 دیگر جی جمع کرے یعنی تواضع کرے میرے درگاہ میں اور اپنی عمر بسر کرے میری
 یاد میں اور اپنے نفس کو باز رکھے محرمات سے میرے واسطے اور غریب و مساکین کو

جگہ دیوے اپنے جوار میں اور ساتھ فقیروں کے حوالے اور یتیموں پر رحم کرے و اس طرح
 رضا مندی میرے گیارہویں یہ کہ امی پسر آدم بہ گاہ اپنے دلبین توفار پائے
 اور بدن میں بیماری نظر آوے یا مال میں نقصان در آوے یا کمزیری راہ
 دیکھا وے ان سب کو جانا چاہیے کہ سب ظہورِ ماست شیخیاں لایعنے کہ
 جو تو نے اس کے ساتھ حکم رانی کیا بارہویں یہ کہ امی پسر آدم اگر تو بہشت
 کو دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ طاعت کو دوست رکھتا ہے پس تو عمل و ہر
 حکم میں دوست رکھتا ہوں یعنی طاعت تو مجھے بلا اون تیرے دوست ہی
 یعنی بہشت اور جو تو مکروہ جانتا ہی دوزخ کو تو خداے تعالیٰ مکروہ رکھتا ہی
 معصیت کو پس تو ترک کر میرے مکروہ کو یعنی عصیان کو اور میں نگاہ رکھوں
 تجھے تیری مکروہ سے یعنی دوزخ سے تیرے دوست یہ کہ امی پسر آدم شہادت
 سے اجتناب کرے تو مجھے پیچانے تو اور گرسنگی کو اپنا پیشہ کر تو مجھے دیکھو
 تو اور واسطے میرے اپنے گواچہ دی سے فارغ کر تو مجھ میں داخل ہو و میری
 چودہویں یہ کہ امی پسر آدم جو واسطے بہشت کے اس قدر عمل کرے کہ حسب قدر
 دنیا کے لیے کرے خداوند کریم اس کو بی حساب بہشت میں در لادے اور
 جو اوپر عطاے الہی کے قناعت کرے پس کل خلایق سے بے پروا کر دیوے
 اور جو ترک حرام کرے تو اپنے دین کو خالص کیا اور جو ترک دروغ گوئی
 کرے از جملہ صدیقان ہو پندرہویں یہ کہ امی پسر آدم جو کچھ سکے تو محتاجوں
 سے مت پھر تو میں ہی نہ پھیروں تجھے جو کچھ رکھتا ہوں میں اور گرامی کہہ
 میرے مہمان کو جیسا کہ میں گرامی رکھتا ہوں تیرے مہمان کو حضرت ابراہیم
 علیہ السلام نے عرض کیا کہ بار خدا یا تیرا مہمان کون ہی تا اس کو گرامی کروں میں
 جواب آیا کہ جو فقیر اور حقیر تیرے نزدیک آوین جان لے کہ میرے مہمان ہیں

سولہویں یہ کہ اسی سپر آدم تم سب خطا کار ہو اور میں تمام غفران میری طرف پہنچا
 اور توبہ کرو تو میں بخشہ دل اور امرزش میں باک نہ کہوں شریعوں یہ کہ اسی
 سپر آدم جب تجھے غضب غالب ہو تو مجھے یاد کرو میں تجھ کو یاد کروں اپنی رحمت
 سے جس وقت تم کو غضب آوے اٹھارہویں یہ کہ اسی سپر آدم جو کوئی ہم سے
 راضی ہو دے ساتھ تھوڑے رزق کے میں بھی راضی ہوں اور اس کے
 تھوڑے عمل سے اونیسویں یہ کہ اسی سپر آدم تین چیزیں ایک خاصہ
 اوس سے ہوں اور ثانی تو اور ایک وہ بھی کہ جس میں ہم اور تم دونوں
 شامل ہیں جانو کہ خاصہ میری روح ہی تیری بدن میں اور خاصہ میرا عمل
 اور خاصہ مشترکہ یہ ہی یعنی کہ از تو دعا و از ما اجابت پس ہرگز محبوبیت
 کرو دعا کو ہم سے ساتھ لقمہ حرام کے بیسویں یہ کہ اسی سپر آدم جس قدر کہ تیرا دل
 بجانب دنیا رغبت کرتا ہی اوسی قدر باہر کرتا ہو غنیمت اپنی محبت کو تیرے
 دل سے اور جتنا حرص دنیا ہوتا ہی اتنا ہی باہر کرتا ہوں خلاوت
 ایمان کو تیرے سینے سے ہم نے واسطے اسکے نہیں پیدا کیا کہ تو دنیا کو
 ذخیرہ کرے بلکہ بنا بر عبادت خود کے پیدا کیا ہے اور واسطے اسکی
 کہ بازرگے دعوت مظلوموں کو میری درگاہ سے حالانکہ میں دعاے
 مظلوموں کی قبول کرتا ہوں اگر چند مرتبہ درمیان میں آوے اکیسویں
 یہ کہ اسی سپر آدم میری یاد سے اتنا دور نہو مگر یہ کہ تیرے واسطے نیازت
 پہچون اور اس کے برابر فرشتگان میرے مہاراعل ناپسند ہیں میری
 جناب میں لاوین کہ میری روزی کہاؤ اور گناہ کرو باوجود اسکے تم عا کرتی
 ہو اور میں قبول کرتا ہوں اور جو کچھ مانگتے ہو دیتا ہوں اور ہشت میں
 تم کو بلاتا ہوں قبول نہیں کرتے بائیسویں یہ کہ اسی سپر آدم اگر میرے ساتھ

تقرب ڈھونڈو تو نقل نماز پڑھو اور جو جوازِ حرمت چاہو تو عمارتِ مساجد بنادو
 اور جو رضامندی چاہو سطلابِ بہشت تو صحبتِ علماء سے باعملِ عمل میں لاؤ
 اور دروغگوئی کلیۃً چھوڑ دو تا ملائکہ میرے تیرے مصائب کو تقرب چاہیں
 اور غیبت سے ہمہ تن منہ موڑ دو تو میری بہشت تیری مشاق ہو اور ہمارے
 نماز صبح و دیگر نماز کے ایک ساعت یاد کرو کہ اس باب میں جو وقت کے تجھو
 کفایت کرتا ہوں تیسویں یہ کہ اسی پس آدم دعا سے ملول نہو کہ میں اجابت ہی
 ملول نہیں ہوتا ہوں اگرچہ معاصی میں اشرافِ گروہ ہو وہی نامید بہشت
 ہو میری رحمت سے فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ سَأَلَ الْمَلَائِكَةُ تَعَالَى عَنْكُمْ اسی پس آدم نے سوال اور
 بے طلب تجھے ایمان اپنے فضل سے کرامت کیا پس کیونکر بخیلہ کردن
 میں تیرے ساتھ تیری بہشت میں باوجود ان سب سوال اور طلب کے
 چوبیسویں یہ کہ اسی پس آدم مت مل اوس سے جو تجھ سے بھاگتا ہے اور
 عطا دے اوسکو جو کہ تجھے محروم کرتا ہے اور باتیں کر اوس سے جو تجھ سے
 زبان پھیرے اور ہند دے اوسکو جو کہ ساتھ تیرے خیانت کرے اور عفو
 کر اوسکو جو تیرے ساتھ ظلم کرے اور نیکی کر اوسکے ساتھ جو تیرے ساتھ
 بدی کرے تا ارجلہ شائقانِ بہشت کے ہو تو اور فرہ خالصانِ رحمت سے
 اور تجھے ان معالجات سے ثواب ہفتاد ہینجا کرو نکا کرامت کیا میں نے
 پچیسویں کہ یا ابن آدم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ فَارْحَمْنِیْ وَارْحَمْ اٰلَیَّ وَارْحَمْ
 خَلْقَکَ اَعْمَلْ اَلْاَعْمَالَ اَصْحَقُّ اَلْاَحْقَاقِ اَوْ یَذِیْبُہٗ نَصِیْحَتِ اٰخِرِیْ تہی نصائح سے صحف مذکورہ بالا
 کے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور میں جناب حق تعالیٰ
 کے سوال کیا کہ خداوند اکیس ہے جزاؤں بندوں کی کہ اوں کے رخصت
 آب دیدہ سے باعثِ خوف تیرے تر میں حق تبارک و تعالیٰ جواب میں تا

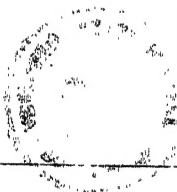
سب سے کہ بھی ابراہیم خراسے اونکی میری مغفرت اور بہشت اور رضوان پر سوالی
کیا تھا جب خراسا کی بھی خراسے اسکے جو تنگنل قہیبی و بیوہ ہوا جواب آیا اسی ہر
خلیل خراسا اسکی وہ ہی کہ میں اوسکو زیر در بیان اپنے عرش کے حکیمہ دون
قیامت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُکِّدُ لَکَ اَتُکِّدُ

بیان عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام واخذ شاق از حضرت
اسماعیل علیہ السلام اور تفویض اونکی تابوت سکینہ و حضرت

واضح ہو کہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزم سب اہل کتاب کے ایک سو تیرہ بیچ
سال کی تھی اور معارف بخنے ہیں دو دوست لایئے دو سو برس تعین کیا ہے
اور اخبار الزمان میں مسعود سے نقل ہے کہ یکسو نو ذوق بیچ سال تھے اور علماء
تواریخ قول مسعودی کو ترجیح دیتے ہیں اور محدثین نے دو دست سال اتفاق
کیا ہے واللہ اعلم اور محمد اسحاق محدث کہتے ہیں کہ ہر گاہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی آخر کو پہنچی تابوت سکینہ کو کہ حضرت آدم نبیا علیہ السلام سے ایکو پونجا تھا اور
وہ ایک تابوت تھا کہ ساتھ حدود ہر پیغمبر کے خانہ زبرجد سے سب کے اوستین قبرت
تھا اور آخر خانہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا کہ اس خانہ میں
دساجہ تھا حمر اوپر صورت آنحضرت کی نقش و سطر آنصورت صورت ثانی
از کملی لکھی ہوئے سودہ صورت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اور پیشانی پر
اوسکی لکھا تھا کہ اول جو کہ دائرہ تصدیق حضرت قبول کیا صدیق تھے و جناب
میں اوسکے صورت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ثبت کی تھی اوسکی پیشانی پر لکھا تھا

کہ دنیارسی میں مانند اسبن محکم کے تھا اونکے بیسے صورت ذی النورین عثمان رضی
 کی منقش نہی اونکی پیشانی پر لکھا تھا کہ یہ برہہ خلفائی راشدین ہے اور مقابل اونکی
 صورت حضرت علی رضی اللہ عنہم جمیع قوم تھی اور شیشہ ربنہ دوش پاؤں کے
 آویزان تھی اونکی پیشانی پر لکھا تھا کہ وہ شیعہ حملہ کنندہ ہیں کہ ہرگز زبان نہواور خدا ہی
 ورسول خدا اون کے تین دوست کہتے ہیں اور وہ بہن خدا اور رسول کو دوست
 اور حوالی میں خلفائے کی صورت صحابہ مہاجراور انصار سے تھے لکھی تھی اب
 بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو طلب کیا ابوبہنی اولاد کو فرمایا تا اونہیں
 نظر کریں سو صور انبیاء میں نگاہ کیا اور جانا کہ سبہ نبیاء صلب سے تہا رستی علیہ السلام
 کے ہونگے الامحمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلب سے حضرت اسماعیل
 علیہ السلام کے ہونگے اور سوقت اسماعیل کو فرمایا کہ مجھکو حکم محکم ہے کہ اولاد
 سے اپنی عہد و میثاق بچھے یون تا یہہ نور محمد ہی وضع نکرے الامطہرات
 نبیاج اور اوسکو کوہ بر اکبر لیکر جاوے اور وہاں مارو اور سپید ظاہر ہوا و مشک
 خالص اوپر ربا و عہد و میثاق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لیا اور عہد نامہ مرقوم
 کر کے اونسے لے لیا اور تابوت سیکندہ اونکو سونپا اور بجانب قدس مہجرت
 فرمایا اور وہاں پردعوت حق کی قبول کی انالہد وانا الیہ راجعون
 اور بعض روایت میں توثیق اوس عہد میں پس از اتمام بنا کعبہ مکرمہ کے ارادہ
 پایا ہے والہ اعلم روزے حضرت ابراہیم علیہ السلام طلب خیفے بیرون
 پر آئے اور صحرا میں ایک پیر مرد کو پایا وہ پیادہ جاتا تھا جارہ طلب میں اوسکے
 پوچھا تھا اوسکو سوار حاضر لائے حضرت نے طعام طلب کیا اور باہم کہا با شروع
 کیا وہ پیر لقمہ برداشتہ اپنے کو کبھی زبان اور کبھی چشم نے گیا اور گاہ بگاہ
 گوش ہر گاہ لقمہ بہن میں فرو کیا مستہرا ج اوسکے باہر ہوا جو کہ حضرت مغرب

خداوند تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے جب تک کہ وہ نہ آوے اور سبقت اوس میں سے وہ حال پہنچا کہ تم ایسے صبیحہ کس شہر سے ہو گے اور کہنے لگا جب کہ کبرنی کے پوچھا کہ عمر شریف پہنچا اوس میں سے خداوند خود وہ سفار زائد پہنچا سے یہاں پہنچا کہ وہ سال زائد کہ یہی حال یہاں پہنچا اوس میں پہنچا بلکہ تہ جنم تھے فرمایا خداوند امیری جان قبض فرما پہنچا اور سب سے صبیحہ کس شہر پہنچا کہ وہ حقیقت حضرت عزرائیل تھے قبض روح حضرت کی کہ آیا وہ مرزعم خزان میں زویا بی بی سارہ خانہ کے مدفون کیا کذا فی عرائس امام تغلق احمد لکھنؤیہ کہ بغایت الہی و بکرت جید اور سب اس سالہ کے زیور عالمی اوپر فاختہ زیبایا نے رائے کیا بندہ و لکھنؤیہ اللہ تعالیٰ



قطعة تاریخ اختتام سالہ شریف

با حکام حج چون گل تان باغ
مدغیب سے تب سے مجھے پیرا
تب ارکان حج سے وہ پاؤں فراغ

ہوا خوب نسخہ فیض کریم
جو کی فکر عاجز سے تاریخ کسکی
کرین ضبط حجاج اسکو بدل

الحمد لله والمنه کتاب مستطاب مسمی با حکام الحج جہادی الشاہ فیض
میں طبع فیض مرجع جناب منشی نول کشور واقع کانپور میں
بانتظام جلیل مولو کے محمد اسمعیل کے طبع ہوئے
اسم اسلام کے مطبوع طبع ہوئے تمام شد